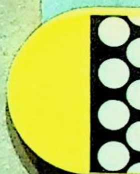

1600;U



پمفلٹ نمبر ۸



یوگ فلاسفی

یوگ وِدیا کے متعلق جملہ معلومات کا مجموعہ

جو

طالبانِ معرفت کے فائدہ کی نگاہ سے

عام فہم اردو میں

قلمبند ہو کر

پہلی بار

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں مہاشے منشی رام مالک و
پروپرائیٹر مطبع کے اہتمام سے چھپا

قیمت فی جلد ۱۰ر

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता।

فہرست مضامین یوگ فلاسفی

مضامین	پیراگراف	صفحہ	مضامین	پیراگراف	صفحہ
دیباچہ		۱ تا ۶	مرد و عورت کے مساوی حقوق	۱۶	۱۲
باب اول		۷	پابندیاں	۱۷	۱۳
یوگ کی نسبت رائیں	۱	۷	وقت کی پابندی	۱۸	۱۳
یوگ کی تعریف	۳	۷	رہائش	۱۹	۱۴
تعریف مزید	۴	۸	سامان و بستر وغیرہ	۲۰	۱۴
یوگ کی غرض و نتیجہ	۵	۸	خوراک	۲۱	۱۴
دو قسم کی سمادھی	۷	۸	زور سے بولنا	۲۲	۱۵
سماہت و وہتیت چت	۸	۹	دماغی و جسمانی کام	۲۳	۱۵
سماہت چت کے لکشن	۹	۹	پانی	۲۴	۱۶
وہتیت چت کے لکشن	۱۰	۹	روزہ رکھنا	۲۵	۱۶
چار قسم کے ادھیکاری	۱۱	۱۰	نیند	۲۶	۱۶
اتم ادھیکاری	۱۲	۱۰	یوگیوں کے رات دن	۲۸	۱۷
مدھیم ادھیکاری	۱۳	۱۱	یوگ ابھیاس کرنے کا سمے	۲۹	۱۷
کنشٹ ادھیکاری	۱۴	۱۱	یوگ کے طریقے	۳۰	۱۸
اتی کنشٹ ادھیکاری	۱۵	۱۲	یوگ کی دو قسم	۳۱	۱۸

دیباچہ

مندرجہ ذیل صفحات میں جو بڑی محبت کیساتھ نذر ناظرین کئے جاتے ہیں یوگ فلاسفی کا مختصر مگر بالتوضیح ذکر ہے۔ میں نے اس مضمون کے بیشتر رسالے دیکھے ہیں مگر افسوس ہے اُن میں سے کمتر ایسے نظر آئے جن میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس دقیق اور عملی سبجکٹ پر بحث ہو۔ برخلاف اور فلاسفیوں کے یوگ بالکل علمی فلسفہ ہے۔ اس علم کے شائق کو محض زبانی جمع خرچ دمعمولی بحث و مباحثہ سے مطلق فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسا شخص ہمیشہ اپنے اصلی مطلب سے کوسوں دور جا پڑتا ہے یہ تو واقعی "آؤ اور دیکھو" یا کہ "کرو اور دیکھو" کا معاملہ ہے۔ جب تک اسکی مقررہ ہدایات پر کاربند ہو کر عملدرآمد نہ کیا جائے۔ ہر قسم کی اور کوشش لاحاصل اور بیسود ہوتی رہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یوگ کے متعلق بمقابلہ اور علوم کے کمتر رسالے لکھے گئے ہیں۔ جہاں کہیں مقدس نوشتوں میں یوگ کا

ذکر آیا ہو وہاں ہمیشہ یوگی کے پاس جاکر شغل سیکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور فلاسفیوں میں بحث۔ دلیل و حجت کی بہت گنجائش ہے مگر یوگ میں نہیں۔ ہاں ابتدا میں طالبین کے لئے بعض بعض خاص باتوں میں استفسار کرنے اور واقفیت حاصل کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ اسوجہ سے بطور مددگار۔ اس قسم کی مختصر تالیفات کسی قدر کارآمد ہوسکتی ہیں۔

جسوقت کہ شائق نے اپنی طبیعت کو عمومی تحقیقات سے تسلی دے لی اور سکھلانیوالے کی باتوں میں اعتقاد ہوا فوراً عمل کرنا شروع کر دینا چاہئے۔ جیسی جیسی کہ من کی گرفت اور ترقی ہوتی جائیگی اُسی قدر یوگ کی فضیلت و بزرگی کا اثر اور اپنی روحانی ترقی کا علم ہوتا جائیگا۔

یوگ کرنے سے قدرتی طور پر انسان میں ایک قسم کی عجیب و غریب طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جو دنیا میں ارد گرد خیر و شر پھیلانے میں بہ آسانی کامیاب ہوسکتی ہے۔ اسلئے دنیا میں شانتی کے ساتھ شغل کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ یوگ سیکھنے والے کی اخلاقی حالت کا پورا اندازہ کرالیا جاتا جس سے وہ اپنے دا ہنے سکھلانیوالے کی غرض و مقصد کی پوری تکمیل کرسکے۔ جسطرح "نیم حکیم خطرۂ جان" کی مصداق اور دنیا دی

معاملات میں صاف نظر آتی ہے۔ اسی طرح یوگ کی نسبت بھی سمجھنا چاہئے۔ جنہوں نے یوگ میں
تمام و کمال گرو کی ہدایت کی پابندی نہیں کی وہ واقعی اپنے اور دوسروں کے
لئے کچھ عرصہ تک کے واسطے خطرہ کا باعث ہو جاسکتا ہے۔ اسی خیال سے اس علم اور
اسکے تجربات اور فروعات کی تعلیم اسوقت تک ممنوع ہے جبتک کہ آموزگار میں وحدانیت
پرستی کے یقینی آثار۔ دینداری کے علامات۔ اور صحیح العقلی کے نشانات نظر نہ آئیں۔
یوگ کی مختلف قسمیں ہیں یا مطلع موسوم اول کو راج یوگ اور ہٹ یوگ میں تقسیم کیا گیا ہے
بود و باش والوں میں اسکے متعلق بکثرت رسالے موجود ہیں۔ اور انکے نام بھی
مختلف ہیں۔ نانک صاحب نے اپنے طریقہ یوگ کو سہج یوگ نام رکھا۔ کبیر صاحب
اور زمانہ حال کے اعلیٰ درجہ کے مرتاض دہلی کے مشہور مہاتما رائے شالگ رام
صاحب بہادر نے اپنے عمل کو سُرت شبد یوگ کے خطاب سے موسوم کیا ہے۔ یوگ
طرح طرح کے ہیں اور علماء نے سب کو راج۔ و ہٹھ۔ میں انکی طرز عمل اور طریقہ
شغل کے لحاظ سے شامل کر دیا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں ہمنے صرف اُن طریقوں پر بحث کی ہے جو عام ہیں۔ اور
جن کا پاتنجلی یوگ شاستر وغیرہ تالیفات میں ذکر ہے باقی اُن شغلوں کا حال
مع انکی تشریحات و اصطلاحات کے بمطابق تمام شرائط و ضوابط دوسرے حصہ میں
درج کرونگا۔ اس رسالہ کے تیار کرنے میں ہمنے ایک انگریزی تالیف موسومہ
ڈاکٹر ین سی۔ پال صاحب ہردولی کی۔ جو میرے مہربان کرم فرما ہیں مدد لیتا
مسٹر پیکارام ناتھانے کھنا سوفیکل سوسائٹی کے لئے شائع کیا گیا سیکھ

لکھتے وقت اتفاق سے سوامی سوگن چند مہاراج بانی شانتی آشرم گجرات کا رسالہ سادھاسن دھرم ہاتھ آگیا - گو اُسمیں بھی یوگ کا ذکر کمتر ہے - مگر اُسکی عبارت اسقدر سہل سریع الفہم اور مطلب خیز تھی کہ مینے اُسی کو جا بجا استعمال کرنا ضروری سمجھا - اگر ناظرین نے اِسکے مطالعہ سے اپنے معلومات کی وسعت دینے میں کامیابی حاصل کی اور یوگ ودیا سیکھنے کی جانب متوجہ ہوئے تو میں اپنی محنت مشکور سمجھوں گا -

قبل اِسکے کہ میں اس دیباچہ کو ختم کروں مجھکو اِسکے لکھنے کی ضرورت کو ظاہر کردینا معلوم ہوتا ہے - میں افسوس سے دیکھتا ہوں کہ اب عوام کی دلچسپی قدیم آریہ فلاسفیوں کی طرف سے کمتر ہوتی جاتی ہے - اُسکے ظاہرا کئی سبب ہیں - اول تو یہ کتابیں سنسکرت میں ہیں - دوم اُنکی عبارت اسقدر مختصر اور دقیق ہے کہ معمولی سنسکرت داں تو درکنار اچھے اچھے عالم تک سمجھنے کا دعوے نہیں کر سکتے - سوم اُنکی تفاسیر وغیرہ کا بھی یہی حال ہے - وہ بھی محتاج شرح ہیں - چہارم یہ کتابیں آجکل کی مروجہ زبان میں باقاعدہ سہل طور پر نہیں لکھی گئیں اور اگر کسی نے ہمت بھی کی تو عامل اور شاغل نہ ہونے سے اکثر مطلب کو خبط کر دیا ہے - اور پڑھنے والے کو معنی کا پورا علم نہیں ہوتا - پانچویں اُنکی قیمت اسقدر زیادہ ہے کہ ہر کس و ناکس خریدنے سے مجبور ہے - میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ہندو فلسفیوں کے مختلف درشنوں کے جوہر کو بہت آسان اور سریع الفہم عبارت میں لکھ کر شائقین کی خدمت میں نذر کروں میں حتی الامکان ایسی کوشش کروں گا - کہ میری تالیفات کے پڑھنے والے ضرور اُس فلسفہ کے مقصد کو بہ آسانی سمجھ سکیں - اور اگر شوق ہو تو اُنکی مدد سے

اغراض کتاب یوگ فلاسفی

ضرورت تالیف

بڑی بڑی کتابوں کے پڑھنے کی ہمت کریں۔ جو صاحب اس رسالہ کو جو بہ عجلت لکھا گیا ہے پڑھیں گے۔ تو میرے اس وعدے میں کچھ نہ کچھ صداقت پا دیں گے۔

یہہ یوگ فلاسفی کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں مینے صرف عملی شکلوں کی طرف دھیان دیا ہے۔ دوسرے حصہ میں اسکے نظری پہلو سے بحث کیجاویگی۔

اسکے بعد اب میں جو رسالے ہاتھ میں لونگا۔ حسب ذیل ہونگے۔

(۲) ویدانت فلاسفی۔

(۳) سانکہہ فلاسفی۔ (تیار ہوکر شایع ہوگئی)

(۴) بدھ دہرم فلاسفی (تیار ہوکر شایع ہوگئی)

(۵) نیائے و ویشیشک فلاسفی۔

(۶) سنت مت فلاسفی۔

(۷) اپنشد سار یعنی اپنشدوں کی فلاسفی۔

(۸) ناستک فلاسفی۔

(۹) روز بعد از مرگ۔

(۱۰) درشن سار۔ یعنی کشٹ درشن کا فلسفہ۔ (تیار ہوکر شایع ہو گیا)

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

میری کوشش ہمیشہ یہی ہوگی کہ ان کے مطالب کو ہندی کی

سے ادا کروں۔ بہ ایں خیال کسی فلاسفی کے ضعف و سقم سے مجھکو غرض نہ ہوگی۔ نہ نکتہ چینی کا اظہار کیا جائے گا۔ ناظرین اُن کو پڑھکر خود نتیجہ اخذ کرسکیں گے۔

اپنے یوگ فلاسفی کے پڑھنے والوں سے التجا ہے کہ اس سلسلہ کے پرچار سے عوام میں رشیوں کے خیالات کی اشاعت کریں۔

اس سلسلہ کے ختم ہونے کے بعد بشرط ممکن میں یوروپ کے مختلف فلسفیوں کے پمفلٹ بھی اسی اصول کے بموجب لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ایشور راست لادے۔

اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ

من مقام بریلی

شیوبرت لال ورمن

یوگ فلاسفی

باب اوّل

یوگ کی نسبت رائیں

یوگ کے متعلق لوگوں کی مختلف رائیں ہیں بعض اسکو دماغی قوتوں کا ایک مرکز پر قایم ہونا مانتے ہیں۔ بعضوں کی رائے ہیں وہ ایک طرح کی خاموشی کی عبادت ہے۔ بعض لوگ سانس روکنی کو یوگ کہتے ہیں۔ اور بہت سے آدمیوں کے خیال میں روح کا پرماتما سے ملنا یا اتصال ہونا یوگ ہے۔[1]

مگر دراصل یہہ سب لوگ کسی نہ کسی طرح کی غلطی پہ ہیں۔[2]

یوگ کی تعریف

یوگ دراصل چت کی درتیوں کے نرودہ کا نام ہے اور مہرشی پاتنجلی نے جو یوگ درشن کے مصنف ہیں اور جنکی رائے اس معاملہ میں زیادہ مستند اور

[1] من۔ [2] ترنگ یا بھاو (لہر) قرار

قابل وقعت ہے۔ دیسی طرح پر اُسکو تعریف کی ہے۔

تعریف مزید

دوسرے لفظوں میں جوگ ابہیاس اُن وہنوں[ا] کی مشق کو کہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ من کی ورتیاں رُکتے رُکتے اور سنکلپ وکلپ[ء] کم ہوتے ہوئے من نہایت پاک۔ صاف اور طاقتور ہو جاتا ہے اور اُس میں آپ ہی آپ سچائی کا انبھو[۳] اور گیان پیدا ہونے لگتا ہے [۴]

یوگ کی غرض ونتیجہ

جس وقت من کی ایسی حالت ہو جاتی ہے اُس وقت انسان ہر قسم کے معاملات اور علے الخصوص روحانی باتوں پر غور کرنے اور سمجھنے کے قابل بنجاتا ہے اور ذرہ توجہ کرنے سے قدرت کے اسرار مخفی سچائی کا انبھو اور اپنی اصلیت کا گیان ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ بآسانی اُس درجہ کو پہونچ جاتا ہے۔ جسکی یوگیوں کو تمنا ہوتی ہے۔ جسکو رشیوں نے اپنی زندگی کا اصلی مقصد سمجھا ہے۔ اور جسپر دُنیا کے فیلسوف۔ علما و حکما برابر بحث اور غور کرتے آئے ہیں۔ ۵

دو قسم کی سمادھی

من کی یہ حالت سمادھی کے وقت میں ہوتی ہے

ا شغل ریاضت ء خیالی ترنگ ۳ گیان۔ اندازہ سمجھ

اُسکی دو قسمیں ہیں۔ سوِکلپ سمادھی اور نروِکلپ سمادھی ۶
سوِکلپ سمادھی میں کسی نہ کسی طرح کا وِکلپ موجود رہتا ہے
نروِکلپ سمادھی اس کے برعکس ہے۔اُس میں یہہ بات نہیں
رہتی بلکہ ہر قسم کے خیالات دور ہو کر محویّت عین کا عالم ہو جاتا ہے
اور یوگی علم الیقین وغیرہ کے درجوں سے گذر کر عین الیقین کے
درجہ کو پہونچ جاتا ہے۔ ۷

سماہت۔ وِیُتھِت چت

بعض انسانی طبائع قدرتی طور پر سمادھی کی حالت حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بعضوں کو یوگ کے محنت شاقہ اور کامل ریاضت کرنے کے بعد یہہ بات نصیب ہوتی ہے۔ اول الذکر کو سماہت چت اور ثانی الذکر کو وِیُتھِت چت کہتے ہیں۔ ۸

سماہت چت کا لکشن

سماہت چت والوں کی ذہنی بذاتہ لطیف ہوتی ہے۔اور نہ وہ صرف سمادھی ہی کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بلکہ اُنکی سمجھ بھی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے ہر بات کی تہ کو پہونچنا اور غور کر کے صحیح مطلب ظاہر کرنا اُنکے واسطے آسان بات ہوتی ہے اور وہ مقابلہ اور انسانوں کے روحانی مضامین کو زیادہ اور صحیح سمجھ سکتے ہیں۔ ۹

وِیُتھِت چت کا لکشن

وِیُتھِت چت والے اسکے برعکس ہوتے

ہیں۔ ان میں سے بعض تو اپنے ادہکار کے موافق یوگ ابھیاس وغیرہ کرکے اپنی تمیز بڑھا سکتے ہیں اور سمادھی کرنے پر بھی قادر ہوتے ہیں۔ اور بعض بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔ ۱۰

چار قسم کے ادہکاری

یوگ کے ادہکاری چار قسم کے ہیں۔ ۱۱

اتم ادہکاری

اتم ادہکاری وہ ہے جس کے کرم و سنسکار دونوں اچھے ہوں۔ اسکو عالم باعمل مہاتماؤں کے پاس جاکر وترک یعنی بحث مباحثہ کرنا چاہئے۔ سوکلپ سمادھی کی یہہ پہلی منزل ہے۔ پھر ایکانت میں بیٹھ کر اس بحث کے متعلق غور و فکر کرنا چاہئے۔ یہہ دوسری منزل ہے۔ جب وچار میں سرور و آنند آنے لگے تو تیسری منزل۔ اور جب عقل سلیم سانوک بدھی کے ذریعہ آنند کے چشمہ آتما تک رسائی ہونے لگے تو چوتھی منزل سمجھنا چاہئے۔ ۱۱

سمپرگیات اور اسمپرگیات یوگ

مذکرہ بالا ہر چہار حالتوں کا مجموعی نام سمپرگیات یوگ رکھا ہے۔ کیونکہ یہہ

(۱) لیاقت۔ قابلیت (۲) مستحق۔ ویدانتیوں کا شرون منن۔
(۳) (۴) ندھیاسن (ج) روح۔

بذریعہ اندریوں[1] - من اور بدھی کے حاصل ہوتی ہیں۔ اُسکے متعلق طریقے اور آنند[2] کو آمبر گیات یوگ کہتے ہیں۔ [12]

مہیم ادہکاری

مہیم ادہکاری اُسکو کہتے ہیں۔ جسکے سنسکار[3] دُشٹ[4] ہوں - مگر کرم اچھے ہوں - اُس کو پہلے سنسکار درست کرنا چاہئے اور سب سے اچھی تدبیر یہ ہے - کہ نِشکام[5] کرم کرے اور اپنی خواہش اور خود غرضی چھوڑ کر دُنیا کے فایدے کے واسطے کام کرے - پرماتما کی اُستتی[6] پرارتھنا[7] اور اُپاسنا[8] میں مصروف رہے - تپ کرنا - بار بار لفظ "اوم" کا جاپ[9] کرنا بھی مفید ہوگا - [12]

کنشٹ ادہکاری

کنشٹ ادہکاری کے کرم و خیالات دونوں خراب ہوتے ہیں - چت حد درجہ کا چنچل[10] ہوتا ہے اسی قسم کے لوگوں کے واسطے مہاتماؤں نے طرح طرح کے کرم کانڈ[11] بنائے - جسکے برابر انجام دینے سے بتدریج من کی

---

[1] حواس [2] سرور [3] جنم جنمانتر کا اثر [4] خراب [5] بیغرضانہ [6] الشور کی مدح - ستائش [7] دُعا - مناجات [8] عبادت [9] ریاضت [10] ورد کرنا (۱۲) بیقرار [11] اعمال شریعت -

شُدھی حاصل ہو کر اخیر میں یوگ سیکھنے کے قابل ہو جاتے ہے کہ پرماتما کو ہر جگہہ حاضر و ناظر سمجھہ کر بُرے کام سے ڈرتا رہے اور سادھوؤں کی سیوا سے سنسکار شدہ بناتا رہے۔

۱۴

اتینت کنشٹ ادہکاری

اِس کے خیالات اور کرم بہت خراب ہوتے ہیں اور اُن میں اسقدر گہرا تعلق اور موہ ہوتا ہے کہ چھوڑنے کی خواہش وہمت تک نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ یوگا بہیاس کا بھی شوق من میں رہتا ہے۔ اسوجہ سے ادہکاری سمجہا جاتا ہے۔ اسکو بھی ایشور کے خوف۔ سادھو سیوا خیرات وغیرہ کا ہر وقت خیال دل میں لبانا چاہئے۔

۱۵

مرد و عورت کے مساوی حقوق

یوگ ابہیاس کا ادہکار ہر شخص کو ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہر شخص اپنے ادہکار یعنی لیاقت کے درجے سمجہہ کر سادہن شروع کر سکتا ہے جلد یا دیر میں کامیابی حاصل کرنا محض اُسکے شوق کی تیزی اور شنکا۔ پر موقوف ہے۔ اِس بات کا اندازہ کرنا کہ کون شخص

ہ پاکی ۔ ہ خدمت ۔ ہ پاک ۔ ہ بھرم ۔ ہ ستحقاق ۔ آگیان بعتق ۔ ہ خوف ۔

کس درجہ کا ادھکاری ہے یا تو غور کرنے سے خود سمجھ سکیگا یا کسی نشکپٹ لائق ابھیاسی سے دریافت کرکے اپنے عمل اور شغل کا سلسلہ شروع کرسکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس قابلیت کا ادھکاری ہے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ جلد یا دیر میں اسکی محنت کا نتیجہ ظاہر ہوگا اور لائق ابھیاسی یہ ہی ہدایت کرسکیگا کہ کتنی عرصہ تک اسکو خاص ابھیاس میں متوجہ و مصروف ہونا چاہئے۔ ۱۶

پابندیاں

چونکہ انسان سے جبکہ خیالات و افعال کا نقش من پر پڑکر اچھے یا بُرے اثر ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے ابھیاسی کو ہمیشہ نیک صحبت میں رہنا۔ و چاہئے پورے طور اپنے وقت کو تقسیم کرکے اس میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہوئے سارے کام کو عمدگی سے وقت مقررہ پر کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ۱۷

وقت کی پابندی

ہرایک کام کو اوقات مقررہ پر کرنے سے اول تو وہ کام اچھی طرح انجام پاتے ہیں اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ من میں کسی وقت میں سوائے اس

۵؎ بے تعصب شاغل سے غور کے بعد۔

کام کے خیالات کے جو اُس وقت کے لئے مقرر ہے اور دوسرے خیالات کا حملہ نہیں ہوتا اور یوگ کے سادھن میں بہت مدد ملتی ہے۔

رہائش

جو لوگ کامل طور پر یوگ کرنا چاہتے ہوں۔ اُنکے لئے نہایت ایکانت جگہہ میں رہنے کا انتظام ہونا چاہئے جہاں کسی طرح کے خلل۔ شور و شرابہ کا خوف نہ ہو۔ مقام اچھی طرح محفوظ ہو۔ اور حتے الامکان کُل موسموں کی حالت قریب قریب یکساں رہے۔ گرمی و سردی کی کمی بیشی۔ ہوا کا زیادہ گذر۔ روشنی اور آواز کی زیادتی اکثر یوگیوں کے لئے خوف و خطرے کا سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ انہیں سب خیالات سے یوگی پہاڑوں کی گوپھاؤں میں بود و باش رکھتے ہیں۔

۱۹

سامان بستر وغیرہ

یوگیوں کے بستر وغیرہ کے سامان میں کوسا گھاس روئی۔ اور بھیڑ کی عون کا کپڑا نہائیت موزون اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔

۲۰

خوراک

حتی الامکان غذا ہلکی اور ملایم ہو۔ خوراک کا بھی خیال و قول و فعل پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے جتنی ہی غذا الطیف ہوگی اُتنا ہی فائدہ ہوگا۔ رشیوں کی غذا علی العموم

ـــــــــــــــــــ

۱۹ تنہائی۔ خلوت۔ ۲۰ پہاڑ کاٹ کر کوٹھڑیاں بنا لیتے ہیں *

چاول - گیہوں - جو - مونگ - دودھ - شکر - شہد - گھی - مکھن وغیرہ ہے - نمک بہت مضر سمجھا جاتا ہے - حتی الامکان اس سے پرہیز ہونا چاہئے - کڑوی کسیلی و کھٹی چیزیں نقصان پہونچانے والی تصور کیجاتی ہیں - گوشت - مچھلی - شراب - تیل - رائی - پیاز لہسن اور گاجر ممنوعات سے ہیں - ان کے استعمال سے انسان کے اخلاقی - مذہبی اور دماغی قوتوں میں ضعف پیدا ہوتا ہے عام طور پر چاول - جو - گیہوں مرغوب غذا ہیں - غذا کے معاملہ میں اس بات کا ہمیشہ لحاظ رہے - کہ باسی توک ہو - ثقیل - کچی - سڑی ہوئی و بد بودار چیز سے قطعی نفرت رہے ۲۱

زور سے بولنا یوگی کو ہمیشہ آہستہ اور کم بولنے کی ہدایت کیجاتی ہے اور اگر اس معاملہ میں ذرا بھی اعتدال کی حد سے گذرنے کا خوف ہو تو مون ورت[1] اختیار کرنا چاہئے - ۲۲

دماغی اور جسمانی کام دماغی کام یوگ کے سادہن میں مددگار ہوتے ہیں - مگر اس سے یہ مطلق غرض نہیں ہے کہ زیادہ دماغی کام کیا جائے - اس قسم کے کام بھی کمی اعتدال اور وقت وغیرہ کی پابندی کے لحاظ سے کئے جائیں - جسمانی شغل

---

[1] رطیفہ [1] خاموشی کی ریاضت -

متروک رہیں۔ کیونکہ اُن سے تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور زیادہ سانس لینے کا ڈر رہتا ہے ۲۳

پانی

زیادہ پانی پینے والے زیادہ سانس لیتے ہیں۔ کم پانی پینے والوں میں یہہ بات نہیں ہوتی۔ یوگی کو پانی کا استعمال کمی کے ساتھ ہو۔ اور پانی ہمیشہ سرد رہے اسکی وجہ سے صحت میں خلل نہ پیدا ہوگا۔

روزہ رکھنا

روزہ رکھنے سے دھیان میں مدد ملتی ہے۔ اور طبیعت خود بخود بلا تردد یکسوئی کی جانب مائل ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر روزہ داری کی ہدائیت کیجاتی ہے۔ اس سے سانس لینے میں بھی کمی رہتی ہے اور تندرستی و درازی عمر نصیب ہوتی ہے۔ مگر جیسے یوگیوں کی ہر بات میں اعتدال و وقت کی پابندی کا لحاظ رہتا ہے اس میں بھی ہونا چاہئے۔ ۲۵

نیند

یوگی کے استغراق کی حالت کو غلطی سے اکثر نیند سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ یوگ ابھیاس کرنے سے ابتدا میں نیند کی سی حالت خود بخود پیدا ہونے لگتی ہے مگر در اصل یہ چت کی یکسوئی کی حالت ہے۔ عام طور پر انسان کی نیند کا وقت و میعاد مقرر ہے۔ اُس سے زیادہ یا کم سوتے ہیں صحت میں خلل آنیکا خوف رہتا ہے۔ مگر یوگیوں کی یکسوئی کی

حالت کے لیے اس قسم کے وقت و میعاد کی پابندی کا خوف نہیں ہے۔ اگر ابھیاسی کو اس بات کا خدشہ پیدا ہو کہ ابتداء شغل میں اسکو نیند آجایا کرتی ہے تو وہ ہوشیاری سے شغل کرے۔ چند روز کی مشاقی اسکو آپ آگاہ کر دے گی کہ جو حالت اسکو نصیب ہو رہی ہے۔ دراصل معمولی نیند نہیں ہے۔ ۲۶

نیند کی حالت میں بھی جسمانی حرارت میں فرق آجاتا ہے۔ نبض کی رفتار میں کمی آجاتی ہے۔ اور گہری نیند میں تو اور بھی کمی رہتی ہے۔ یوگیوں کی سمادھی کی حالت میں نبض اور سانس دونوں بند ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں جو ابھیاس کیا جاتا ہے وہ ضرور وقت مقررہ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگے چلکر ذکر کیا جائے گا۔ مگر اس سے غرض صرف یہ ہے کہ ابھیاسی کو سمادھی کی حالت حاصل کرنے کے لیے عادی و تیار کیا جائے ۲۷

یوگیوں کے رات و دن

یوگی علی العموم رات کو دوسرے کام کاج کرتے ہیں۔ دن کو بالکل تنہا و علیحدہ رہنا پسند کرتے ہیں۔ اُن کے عادات و اطوار ظاہراً مجہول و کاہلوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ۲۸

یوگ ابھیاس کرنے کا سمے

یوگ ابھیاس کرنے کا اچھا وقت پندرہ

برس سے پینتالیس برس کی عمر تک ہے۔ مگر اس قسم کے بالی یوگی
ہمیشہ کمیاب ہوتے ہیں اور رشیوں نے کم سنی میں ابھیاس
کرانے یا کرنے پر زور نہیں دیا۔ تاہم جس شخص نے لڑکپن میں
برہمچریہ سیون کیا ہو اور جوانی میں دنیاوی بھوگ میں نہایت
لپٹ نہ ہوا ہو یا پوری لگن رکھتا ہو وہ بجائے پینتالیس
برس کے ستر برس کی عمر تک بھی یوگ سادھن کر کے پورا
فائدہ اوٹھا سکتا ہے مگر یاد رہے یہہ بات صرف راج یوگ کے
بارہ میں کہی جا رہی ہے۔ ۲۹

یوگ کے طریقے

اسقدر یوگ کے لوازمات بیان کرنے کے بعد
اب ہم اُس کے طریقہ و شغل کی ترکیب کا بالاختصار
تذکرہ کرتے ہیں۔ ۳۰

یوگ کی دو قسم

پاتنجلی نے اپنی لاثانی کتاب یوگ شاستر میں
اشٹانگ یوگ کے سلسلہ میں ہر قسم کے یوگ کا
تذکرہ کر دیا ہے مگر عوام اسکو راج یوگ کہتے ہیں۔ اس نظر سے یوگ
کی دو قسمیں ہیں۔ ایک راج یوگ۔ دوسرا ہٹ یوگ ۳۱

۱؎ ردکمن سری ۲؎ دیکھو نمبر ۳۰ ۳؎ لذت نفسانی ۴؎ نہایت درجہ
۵؎ گرفتار ۶؎ شوق ۷؎ مشغلہ۔

باب دوم

راج یوگ کا بیان اور اُسکے عمل کا طریقہ

اشٹانگ راج یوگ

راج یوگ میں آٹھ مدارج ہوتے ہیں ایک درجہ سے ابتداء کرتے ہوئے ابھیاسی اخیر منزل پر پہونچکر تب پورا یوگی کہلاتا ہے وہ آٹھ درجہ حسب ذیل ہیں:-

یم[۱] - نیم[۲] - آسن[۳] - پرانایام[۴] - پرتیاہار[۵]
دھارنا[۶] - دھیان[۷] - سمادھی[۸] -

۳۲

یم و نیم کی تشریح

لفظ یم نیم کے معنی روکنے کے ہیں ان سے اندری اور من کے تابع کرنے سے مراد ہے - جملہ اخلاقی اصول کی تعلیم ان دو لفظوں میں شامل ہے - یہ یوگ کی ابتدائی منزل ہے - جب چال وچلن کی درستگی. تہذیب و اخلاق کی تکمیل ہو لیتی تھی تب قدیم زمانہ میں یوگ کی دوسری منزل کی تعلیم دیجاتی تھی -

۳۳

یم - کے پانچ اخلاقی اصول حسب ذیل ہیں:-

اہنسا - اہنسا سے یہ مراد ہے - کہ کسی جیو کو نہ تکلیف دیجائے
نہ دل میں تکلیف دینے کا ارادہ کیا جائے -

یہ اہنسا اکیس قسم کی مانی گئی ہے - مگر ان سب کا تعلق عقل و
تمیز سے بہت کچھ ہے - مثلاً اگر خونی آدمی کو پھانسی دیجائے
یا اپنی حفاظت یا ملک کے فائدہ کے واسطے کسی کی جان تک
بھی لے لیجائے تو وہ ہنسا نہیں ہے - اہنسا یعنی دیا ایک
روحانی صفت ہے - جب ہر وقت اسکو عمدہ طرح برتا جائے
تو کسی جیو سے تکلیف نہیں پہونچتی - انسان کا ودیوت[1] جو
ہر وقت جسم سے نکلتا رہتا ہے اس میں انسان کے خیالات کا اثر
آجاتا ہے - رحمدل آدمی کا ودیوت جہاں تک اسکا اثر پہونچیگا
دوسرے جیوؤں کو بھی رحیم بنا دیگا - یہی وجہ ہے کہ اکثر مہاتماؤں[2]
کو شیر و سانپ سے مقابلہ ہونے پر بھی انکو کسی قسم کا گزند نہیں
پہونچتا - سبب یہ ہے کہ انکی ودیوت کے اثر سے وہ جانور بھی
رحم کی صفت سے موصوف ہوجاتے ہیں -

۳۴

ست - ست سے مراد یہ ہے - کہ من[3] بچن[4] کرم[5] سے راستباز

---

[1] قوت یا اثر مقناطیسی [2] ولی - برگزیدہ - [3] دل -
[4] قول [5] فعل ٭

دستکار ہو۔ اعلیٰ درجہ کا ستیہ یہ ہے کہ جیسا آئندہ ہونیوالا ہو۔ اُسکو بھی وچار کرکے ویسا ہی کہے۔ ستیہ بادی کا من صاف ہوکر اُنمیں رِدّھی ضمیری کی صفت آجاتی ہے اور جو کام وہ کرتا ہے۔ اچھی طرح کامیابی سے انجام دیتا ہے ۳۵

استے

استے سے مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ لے نہ لینے کا دل میں ارادہ کرے۔ ایسی پرتگیا سے اُسکو ہر چیز ہمیشہ آپ ہی آپ ملتی رہیگی۔

برہمچریہ

برہمچریہ سے مراد ویریہ کی رکشا اور ودّیا کا پڑھنا ہے۔ اُس کا پھل یہہ ہے کہ شریر آروگ اور بُدھی نرمل ہوکر ہمیشہ آنند پراپت ہوتا رہتا ہے اور جس کسی نے برہمچریہ کا اچھی طرح سے سادھن کیا ہے۔ وہ پرکرمی۔ پورشارتھی اور تیج والا ہوتا ہے ۳۷

اپری گرہ

اپری گرہ کا ارتھ یہ ہے کہ باوجود دسترس کے

---

۱ غور ۲ راست گفتار ۳ عہد ۴ بیج ۵ حفاظت ۶ جسم ۷ با صحت ۸ عقل ۹ صاف ۱۰ حاصل ۱۱ ہمت والا ۱۲ جودت والا ۱۳ اقبال مند ۱۴ مطلب ۱۵ قدرت والا

بھی ضرورت سے زیادہ چیزوں کو جمع نہ کرے اور اندری جیت

ہے۔

نیم یم بھی پانچ ہیں۔ یم کے ابھیاس کے بعد اِن کا ابھیاس کیا جاتا ہے۔

یم کی تفصیل یہ ہے:-

شوچ۔ سنتوش۔ تپسیا۔ سوادھیائے۔ ایشور پرندھان ۴۹

شوچ شوچ سے مراد صفائی سے ہے۔ جب جسم کو روزمرہ صاف رکھنے پہ بھی باہر بہتیرا۔ ملینتا بھری رہتی ہے۔ تب اوروں کے جسم میں بھی ایسا ہی حال ہونیکا یقین ہوتا ہے اور اسوجہ سے دوسروں کے شریر سے سپرش کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اور علیحدگی میں رہنا پسند آتا ہے۔ جسکے سبب سے من میں ایک خاص آنند اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ ۵۰

سنتوش سنتوش سے غرض یہ ہے کہ جس چیز کی طرف رغبت کیجائے۔ اُسکے واسطے مناسب کوشش کیجائے۔ پھر بھی اگر وہ نہ ملے تو صبر کیا جائے۔ جو سکھ دھن وغیرہ سے ملتا ہے۔ اُس سے بہت زیادہ سُکھ سنتوش سے پراپت ہوتا ہے

۵؎ نفس کش ۵۰؎ کثافت ۵؎ چھُونا

اِسوجہ سے اکثر مہاتماؤں نے سنتوش کے سُکھ کو موکش[۵] سے
کے برابر کہا ہے۔ ۴۱

تپسیا

"اوم" شبد کا بار بار جپ کرنا اور من کو روکنا
تپسیا کہلاتا ہے۔ جسمانی جذبوں کے روکنے کے
واسطے فاقہ کشی یا پنچ اگنی وغیرہ تپنے کو بھی تپ کہتے ہیں۔ تپ
کے ذریعہ دُشٹ سنکلپوں کا بیج دگدھ[۶] ہو جانا کہا گیا ہے۔ ۴۲

سوادھیائے

سوادھیا سے اُن کتابوں کے پڑھنے یا وظیفہ کے
طور پر ورد کرنے سے مراد ہے۔ جنکی ذریعہ سے
اپنی ہستی معلوم ہو کر سچی خوشی حاصل ہوسکے۔ جو شخص عالم و
باعلم ہیں وہ روحانی مضامین کی کتابیں پڑھیں۔ جو علوم سے
بے بہرہ ہیں وہ مہاتماؤں کے ست سنگ سے فائدہ اُٹھائیں۔
پرماتما کا نام جپیں۔ دراصل انسان کے اندر سچے علم کا سرچشمہ
موجود ہے۔ مگر ایک تنگ و تاریک جنگل سے گزر کر اُس
آبحیات کے چشمہ پر پہونچنا ہوتا ہے۔ عالم آدمی علم کا چراغ لیکر
وہ راستہ آرام سے طے کرسکتا ہے۔ گو چراغ کی روشنی میں
کئی دل بہلانیوالی چیزیں دیکھنے کی وجہ سے اصل چشمہ تک پہونچنے
سے محرومی رہجانی بھی ممکن ہے۔ اکثر ان برائی اور آرام کے
کیچڑ میں پھنس جانے کا خوف رہتا ہے۔ مگر ست سنگ کی

۵ نجات ۔ ۶ سوختہ ۔

برکت ونام روپی لکڑی کے سہارے دوسرا شخص بطور اندھے کے گھسٹتا ہوا آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے۔ اور منزل پر پہنچنے پر دونوں کو ایک سا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ۴۴

یوگ کے سادھنوں میں سوا دھیائے اعلےٰ درجہ کا مفید سادھن سمجھا گیا ہے۔

ایشور پرندھان

ایشور پرندھان کا مطلب یہ ہے کہ پرماتما کو اپنا مالک سمجھ کر اُس کے کیے ہی پر بھروسہ نہ کرنا۔ ۴۵

آسن

یوگ کے لئے آسن ضروری چیز ہے۔ آسنوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ اِن میں سب سے زیادہ مفید و پسندیدہ سدھ آسن و پدم آسن ہیں۔ سدّھ آسن کو علے العموم زیادہ تر ترجیح دیجاتی ہے۔ پاتنجلی کہتے ہیں کہ جس نشست سے عرصہ تک آدمی بیٹھتا ہے اُسمیں ہی آرام معلوم ہونے لگتا ہے۔ جسقدر آسن درڑھ ہوتا ہے اُسی قدر یوگ سادھن میں سہولیت ہوتی ہے۔ ۴۶

آسن سے اور فائدہ

سدھ آسن یا پدم آسن کی مشاقی سے کئی قسم کی بیماریوں سے نجات ہو جاتی ہے اور تندرستی رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اور تندرستی کی حالت بھی

مضبوط

علی العموم اچھی رہتی ہے۔ ۴۷

سدّھ آسن کی ترکیب

سدّھ آسن کی مشق اسطرح کیجاتی ہے:۔ بائیں پانوں کو موڑ کر اسکی ایڑی کو انڈ کوش کے اوپر سیون پر رکھ کر چار زانو یعنی پالتی مار کر بیٹھے اور اوپر کے سارے بدن کو تنا ہوا رکھے۔ ۴۸

پدم آسن کی ترکیب

پدم آسن کی ترکیب یہ ہے:۔ "بائیں پانو کو داہنی جانگھ (ران) پر اور داہنے پانوں کو بائیں جانگھ پر رکھو۔ داہنے ہاتھ سے داہنے پانوں کے انگوٹھے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں پانوں کے انگوٹھے کو پکڑو۔ ۴۹

سدھ آسن و پدم آسن پر بیٹھنے سے طبیعت کو یکسوئی ہوتی ہے چنچلتا دور ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ انکی مشاقی بڑھانے سے انسان علی التواتر بہت دنوں تک ایک ہی نشست پر بیٹھا رہ سکتا ہے۔ ۵۰

پرانایام کا وقت و تعریف

جس وقت کہ یوگی کو آسن پر اسقدر مہارت ہو جاتی ہے کہ ایک آسن پر برابر تین گھنٹہ تک بیٹھا رہ سکے۔ تب اسکو پرانایام کرنا چاہئے یہ یوگ کی چوتھی منزل ہے سانس کے روکنے کا عمل پرانایام کہلاتا ہے

ہے۔

۵۱

ریچک۔پورک۔کمبھک

اندر سانس کھینچنے کا وقفہ پورک باہر نکالنے کے وقفہ کا نام ریچک۔ اور جس قدر عرصہ تک سانس رکی رہے اسکو کمبھک کہتے ہیں۔ یہہ الفاظ ہندوؤں کے مقدس نوشتوں میں عام ہیں۔ پورک کا مقصد اپان اور ریچک کا پران کہلاتا ہے۔ کمبھک کا وقفہ بڑھاتے ہوئے یوگی بہت عرصہ تک بلا خورش اپنی زندگی قایم رکھہ سکتا ہے۔ ۵۲

رشیوں کے کلام کے بموجب حرکات تنفس کے روکنے کے پانچ درجے ہیں:۔

پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان۔ سمادہی۔ ۵۳

مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہوگا کہ ہر درجہ میں بلحاظ کمبھک کم سے کم کس قدر فرق ہوا کرتا ہے:۔

نام عمل	سانس اندر کھینچنا (ریچک کا وقفہ)	سانس روکنا (کمبھک کا وقفہ)	سانس خارج کرنا (پورک کا وقفہ)
پرانایام	۱۲ سکنڈ	۱۴۴ سکنڈ	۲۴ سکنڈ
پرتیاہار	" "	۶۴۸ "	"
دھارنا	" "	۱۲۹۶ "	"
دھیان	" "	۲۵۹۲	"
سمادھی	" "	۵۱۸۴	"

پرانایام کے لئے جیسا پہلے ذکر ہوا ہے اعتدال کی سخت ضرورت ہے جو شخص زیادہ کھاتا ہے یا کم کھاتا ہے وہ کبھی پرانایام نہیں کرسکتا - یہی کیفیت سونے چلنے وغیرہ کی بھی سمجھنا چاہئے - - - - ۵۵

اعتدال کی سخت ضرورت

یوگ کرنیوالے کو بالکل لتکام ہونا چاہیئے یوگ سے اُسکی غرض پرماتما کی بھگتی اور اپنے موکش کے سوا اور کچھہ نہ ہونا چاہیئے - دُنیا وی خواہشات اور خودغرضی کے خیالات سے دور ہو - من کی شُدھی کی نگاہ سے خلوت پسند - کم سخن و اوروں کے معاملات میں دخل درمعقولات نہ کرنیوالا ہو - ۵۶

پرانایام کرنیوالے کو کیسا ہونا چاہیئے

چار پل تک بائیں نتھنے سے سانس کو اندر کی طرف کھینچو اور ۱۶ پل تک روک رکھو تب آہستہ آہستہ دہنے نتھنے سے ۸ پل میں اُسکو خارج کرو - تب پھر دہنے نتھنے سے چار پل تک سانس کو اندر کی طرف کھینچو اور ۱۶ پل تک روک رکھو - تب ۸ پل میں بائیں نتھنے سے خارج کرو - پھر اسی طرح بائیں نتھنے سے شروع کرو - یہہ عمل دن میں چار دفعہ

ابتدائی شغل

ٓ راسخ الاعتقادی - ٓ ۵ سکنڈ کے قریب وقفہ کا نام ہے -

کرنا چاہئے۔ اور ہر دفعہ ۴۸ منٹ سے کم نہ ہو۔ اس ابھیاس کو تین مہینے تک برابر جاری رکھو۔ اس کے بعد پرانایام کے وقفہ کو بتدریج بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ مندرجہ ذیل ابھیاس کے کرنے کی قوت و قابلیت آجائے یعنی ۱۶ پل تک بائیں نتھنے سے سانس کو اندر کھینچو۔ ۵۵ پل تک روک رکھو اور ۲۸ پل تک داہنے نتھنے سے خارج کرو۔ پھر داہنے نتھنے سے ۱۶ پل میں سانس اندر کھینچتے ہوئے ۵۵ پل تک روک کر بائیں نتھنے سے ۲۸ پل میں خارج کرو اور پھر ایک مرتبہ اور بائیں نتھنے سے شروع کرتے ہوئے ابھیاس کرو۔ اور علیٰ ہذا القیاس " " " ۵۷

تین طرح کے پرانایام بعض لوگوں کی رائے کے بموجب پرانایام تین قسم کا ہوتا ہے۔ اُدہم۔ مدہیم۔ اُتم۔ ۵۸

ادہم پرانایام ادہم پرانایام سے جسم میں پسینہ نکلنے لگتا ہے۔ اُسکی ترکیب یہ ہے:۔

بائیں نتھنے سے ۳ پل تک سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۱ پل تک روک کر ۶ پل میں داہنے نتھنے سے خارج کرو۔ پھر یہی عمل داہنے نتھنے سے شروع کرو۔ اور علیٰ ہذا القیاس۔ ۵۹

مدہیم پرانایام مدہیم پرانایام سے چہرہ کی رگوں میں حرکت پیدا

ہوتی ہے - طریقہ حسب ذیل ہے -:

۲ پل تک میں بائیں نتھنے سے سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۶ پل تک روک کر داہنے نتھنے سے ۱۱ پل میں خارج کرو اور داہنے نتھنے سے یہی عمل کرو - وہو ہذا ۶۰

اُتم پرانا یام

اُتم پرانا یام میں پدم آسن پر بیٹھنے سے جگیاسی سطح زمین سے اوپر اُٹھ آتا ہے - ترکیب حسب ذیل ہے - بائیں نتھنے سے ۸ پل میں سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۶ پل تک روک کر ۱۶ پل میں داہنے نتھنے سے خارج کرو اور اسی عمل کو پھر داہنے نتھنے سے شروع کرو - وعلی ہذا ۶۰

آٹھ قسم کے کُمبھک

پرانا یام کے ساتھ ساتھ اکثر یوگی آٹھ قسم کے کُمبھک کا بھی عمل کرتے ہیں:-

سوریہ بیدھی - اُدجئی - سیتکاری - سیتلی

بھستریکا - بھرمری مورچھا - کیول ۶۱

اِن کُمبھکوں سے لابھ

اِن آٹھ کمبھکوں کے استعمال سے تت وچار کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے - ۶۲

اور دو ضروری عمل

علاوہ اِن کے اور دو قسم کے عمل کو ضروری سمجھا جاتا ہے - اِن کو کھیچری مُدرا اور مول بندھ کہتے ہیں - - - - - - ۶۳

کھیچری مُدرا

کھیچری مُدرا کے ابھیاس میں زبان بڑھانا پڑتا ہے - پہلے زبان کو بیچ سے چیر کر دو کر دیتے ہیں جیسے سانپ کی زبان ہوتی ہے - اُن کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر ملنا اور باہر کیجانب آہستہ آہستہ کھینچنا ہوتا ہے جسطرح اہیر دودہ دوہتا ہے - جب زبان اس عمل سے لمبی ہو جاتی ہے تو اُس کے پردوں سے ہیتر تالو کے دونوں سوراخ بند کر دیتے ہیں - ۶۴

اس مُدرا کی عمل سے یوگی اپنی آنت اور پھیپھڑوں کو ہوا سے بھر لیتا ہے - وشٹ یرہ کے کُل سوراخوں کو روئی کے گالے یا موم سے بند کر کے پدم آسن پر بیٹھکر تالو کے سوراخوں کو زبان کے دونوں سرے سے بند کر لیتا ہے ۶۵

مُدرا کا فائدہ

اس مُدرا کے عمل سے یوگی موت پر غالب آسکتا ہے - اور اگر وہ چاہے تو شاعر یا پنڈت ہو بن سکتا ہے - اُسکی آتما شُدہ ہو جاتی ہے - ماضی - حال - و استقبال

---

* مُدرا - کمبھک - بند وغیرہ دراصل ہٹ یوگ کے لوازمے ہیں مگر چونکہ اکثر راج یوگی بھی یہ عمل کرتے ہیں - اس لئے یہاں لکھہ دینا مناسب معلوم ہوا *

کے پوشیدہ اسرار سے واقفیت ہوتی ہے ۔ بلا اسکے ایشور میں محو ہونا مشکل ہی ۔ اسی مدرا کی وجہ سے اسکی گرمی سردی دُکھ سکھ سب سے آزادی ہو جاتی ہے ۔ اور پرم پرش میں لین ہوکر مہا آنند ہو گتا ہی ۔ ۶۶

اس مدرا کے عمل سے بھوکھ ۔ پیاس و نیند وغیرہ کی تکلیف پاس نہیں آتی ۔ جو یوگی اس شغل کو چوبیس برس تک کرتا ہی اسکا لہو دودھ کی طرح ہو جاتا ہی اور اسکو زبان سے امرت کی لذت پراپت ہوتی ہے ۶۷

مول بندھ	مول بندھ کے شغل سے بڈھا شخص بھی جوان ہو سکتا ہے ۔ اسکی ترکیب یہ ہی :

پدم آسن پر بیٹھ کر گدا کے سوراخ کو روئی کے گالے سے بند کرو ۔ داہنے نتھنے سے سانس لو ۔ اور اپنی ہڈی سینہ پر کھینچتے ہوئے اپنا ماتھا گھٹنوں سے لگا کر پیر کے انگوٹھوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر سانس کو روک لو ۔ جب تھک جاؤ تو بائیں نتھنے سے سانس خارج کرو ۔ اور پھر اسی طرح بائیں نتھنے سے سانس کھینچتے ہوئے داہنے نتھنے سے خارج کرو ۔ یہ یوگی کا اشنان کہلاتا ہے ۔ ۶۸

سوریہ بھیدی کمبھک	سوریہ بھیدی کمبھک میں داہنے نتھنے سے

سانس لیتے ہوئے پھر روکتے ہوئے بائیں نتھنے سے خارج کرو
اس کمبھک میں ہمیشہ داہنے نتھنے سے سانس لیجاتی ہے
اور ٹھوڑی کو سینہ سے لگائے ہوئے بائیں نتھنو سے خارج
کیجاتی ہے۔ اس کے لئے مخصوص آسن پدم اور سکھ آسن
ہیں۔ اس کے عمل سے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور
بہت سے مرض آپ ہی آپ دور ہو جاتے ہیں۔ ۶۹

اس کی ترکیب

سکھ آسن پر بیٹھو۔ پہلے کمبھک سے دونوں
نتھنوں کو صاف کرو۔ پھر دونوں نتھنوں سے
سانس لو۔ ہوا سے معدہ و گلا بھر لو۔ پھر سانس روک
رکھو۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ بائیں نتھنے سے خارج کرو۔ ۷۱

سیتکاری کمبھک کی ترکیب

سیتکاری کمبھک کی ترکیب یہ ہے۔
دونوں نتھنوں سے جمہائی کے بعد
(گہری و لمبی سانس لیکر) سانس کو خارج کرو۔ اور منہ سے
سانس اندر کھینچو۔ اسطرح پر کہ دانت کی ہر دو قطاریں بھی
بند رہیں۔ اور سی سی آواز پیدا ہو۔ تب سانس کو روک
رکھو۔ اور دونوں نتھنوں سے خارج کرو۔ اس عمل سے
جسم کا حسن اور قوت بڑھتی ہے۔ بھوکھ۔ پیاس۔ سستی
اور نیند دور ہوتی ہے۔ ۷۲

ستیلی کمبھک کی ترکیب

ستیلی کمبھک کا شغل اسطرح کیا جاتا ہے۔ زبان کی نوک کو ملایم تالو سے لگاؤ۔ زبان اور تالو کے سہارے سانس لو۔ پھر سانس روکو۔ اور کل جسم کو ڈھیلا کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دونوں نتھنوں سے خارج کرو۔ ایک مہینہ متواتر اس کمبھک کے کرنے سے یوگی کو یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ اپنے شریر کے گزشتہ یا اگلی غلطیوں کے نتیجوں کو درست کرسکتا ہے۔ بخار سے محفوظ رہتا ہے بہت سی بیماریاں پاس نہیں آتیں۔ اپنی کھال سانپ کی طرح ادھیڑ سکتا ہے۔ اور ہوا۔ پانی و غذا کی تکلیف کا متحمل ہو کر اپنا وقت ایکانت اور بھگوت بھجن میں صرف کرسکتا ہے۔ ۷۳

جو یوگی۔ دودھ۔ گھی۔ اور سرد پانی پر زندگی بسر کرتا ہے صرف وہی یہ کمبھک کرسکتا ہے۔ اس کمبھک سے ایکانت نواس دو چار کا شوق خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ اور روحانی مضامین سمجھنے کی لیاقت آتی ہے۔ تین برس متواتر اس کمبھک کے کرنے سے وہ اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کر لیتا ہے۔ ۷۴

بھستریکا کمبھک

بھستریکا کمبھک پانچواں کمبھک ہے۔ اس سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ اور آنتوں کی بیماری دور ہوتی ہے۔ ۷۵

ترکیب | ترکیب یہ ہے :-

بایاں پاؤں داہنے جانگھ پر رکھو۔ گردن اور پیٹھ کو سیدھی اور کڑی کرو۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو منہ بند کرو۔ اور دونوں نتھنوں سے زور زور سے سانس خارج کرو۔ تب جلدی جلدی اسوقت تک سانس کو اندر کھینچتے اور باہر نکالتے جاؤ۔ جب تک خوب تھک نہ جاؤ تب داہنے نتھنے سے سانس لو۔ ہوا سے پیٹ بھر لو۔ سانس روک رکھو۔ ناک کے سرے کو اپنی نگاہ کا مرکز بناؤ یعنی اسے نگاہ جماؤ۔ تب بائیں نتھنے سے سانس خارج کرو۔ دوسری بار بائیں نتھنے سے سانس لو۔ اور روک رکھنے کے بعد داہنے نتھنے سے خارج کرو۔ آنتوں کو پھولانے اور زیادہ ہوا بھر لینے سے یوگی موٹا اور پھر خارج کر دینے سے دبلا پتلا ہو سکتا ہے۔ ایسی طرح وہ ہلکا اور بھاری بھی بن سکتا ہے۔ اِس کمبھک سے بھی کمال اور ہیر پھیر سکتا ہے

بھرمری کمبھک | بھرمری کمبھک کی غرض یہ ہے کہ جلد جلد سانس لینے سے حرارت حیوانی کی زیادتی پیدا کر کے اور پھر کم کر کے پسینہ خارج کیا جاوے۔ اور جب جسم کی حرارت

اعتدال کے درجہ پر آجائے تو حبسِ دم کرنا شروع کرے"۔

ترکیب | یوگی سدھ آسن پر بیٹھکر دونوں نتھنوں سے آہستہ آہستہ حرکاتِ تنفس کرے۔ تھوڑی دیر اُن کو بڑھاتا جائے یہاں تک کہ پسینہ میں تربتر ہو جائے۔ تب دونوں نتھنوں سے سانس اندر کھینچکر روک لے۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ خارج کرے۔

۷۸

مورچھا کمبھک | مورچھا کمبھک سے محویت باستغراق جلد طاری ہوتا ہے۔

ترکیب | سدھ آسن پر بیٹھکر سانس اِس طریقہ سے لیا جاتا ہے کہ پانی برسنے کی طرح شبد پرگٹ ہونے لگتا ہے۔ تب ٹھوڑی کو سینہ پر رکھ کر سانس کو بیہوشی کے خیال میں روکا جاتا ہے۔ خارج کیا جاتا ہے۔ اگر بیہوشی کی حالت طاری ہو گئی تو سمجھو کہ کمبھک میں کامیابی ہوئی۔

۸۰

گھیرنڈ سنہتا کی رائے | "گھیرنڈ سنہتا" نے اِس عمل کی ہدایت اسطرح پر کی ہے:۔

"سانس اسطرح لو کہ پانی برسنے کا شبد پرگٹ ہو۔ ٹھوڑی کو سینہ پر دھرے ہوئے سانس روکو۔ دو کانوں کو انگلیوں سے

* یوگ کا گرنتھ۔ اس اور اس قسم کے عمل کا بیان مشرح ہمارے سُرت شبد یا حق ملاسفی میں ملیگا +

بند کرکے داہنے کان کی آواز کو بائیں کان سے سُنو اور جب آواز آنا بند ہو جائے تو دونوں نتھنوں سے سانس خارج کرو ۔۔ ۸۱

کیول کمبھک کا فائدہ

کیول کمبھک آخری کمبھک ہے۔ یہ سب بیماریوں کو دفع کرتا ہے۔ پاپ ناش ہو جاتے رہیں۔ عمر زیادہ بڑھتی ہے۔ من کا اندھکار دور ہوتا ہے۔ اخلاقی حالت درست ہو جاتی ہے۔ اور جیو آتما جاگ اُٹھتا ہے۔ ۸۲

اسکا ادھیکاری

یہ کمبھک صرف وہ یوگی کرتا ہے۔ جو بہت دنوں تک گوپھا میں رہا ہو۔ جو یوگ شاستر کی ہدایات بموجب تعمیر ہوئی ہو۔ اُسکی غذا صرف دودھ ہو اور جو مذکورہ بالا کمبھک و کھیچری مُدرا کے علم و عمل سے واقف ہو ۸۳

ترکیب عمل

پہلے یوگی اپنی زبان کو چوبیس حصوں میں چیرے یہ کام ہر آٹھویں روز کیا جائے۔ ہر مرتبہ چیرنے کے بعد زبان کو دوہنا اور سات دن تک ہر روز ریلا نامہ روغنی۔ نمکین اور صحت آور چیزوں سے کم سے کم دن میں دو مرتبہ ملنا چاہیے۔ چھ مہینے تک یک لخت دودھ کی غذا استعمال میں رہے۔ اور اپنی گوپھا میں حبس دم کرتے ہوئے آہستہ آہستہ بتدریج غذا کی مقدار کم کرتا جائے۔ سردی کے موسم

آنے پر جب اُسکو معلوم ہو جائے - کہ صرف زبان کے سہارے
حرکات تنفس رک سکتے ہیں تو وہ ایک ہفتہ کے قریب گھی
اور دودھ کی غذا کھائے - پھر ایک یا دو دن تک ہر قسم کی
غذا سے پرہیز کرے . تب معدہ اور آنتوں کو ہوا سے بھر کر
سدھ آسن پر بیٹھ جائے زور سے سانس کے پھیپھڑوں
کو ہوا سے بھر کر زبان سے تالو کے سوراخ بند کر دے - اور
نگاہ کو دونوں ابرو (بھوؤں) کے درمیان جما کر سانس روک
ے* - - - - - - - - ۸۴

یہاں تک مختلف آٹھ کمبھکوں کا بیان ختم ہوا ۸۵

(۱) شُک دیو جی کی رائے

شُک دیو جی کی رائے کے بموجب جنکی بات یوگ کے معاملات میں زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے وہ شخص اُتم درجہ کا ابھیاسی ہے جو پانچ منٹ

---

* مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب کے دربار میں ہریداس نامی سادھو اسی عمل سے پرانایام کر کے مدت تک زمین کے نیچے دفن رہا تھا۔

(۱) شُک دیو جی ولی مادرزاد ویاس جی کے لڑکے اور راجہ جنک کے شاگرد تھے۔

اور یہ ہو سکنڈ تک حبس دم کر سکے۔

ونڈی سنیا سیوں کی رائے

ونڈی سنیاسی اُسکو پرانا یام کا ابہیاسی کہتے ہیں جو ایک سانس میں ہزار بار اپنے من میں بلا جنبش و حرکت زبان "اوم" کا شبد کا جاپ کر سکے۔ ۸۷

کاشی کہنڈ کی رائے

کاشی کہنڈ میں صرف چوبیس سکنڈ تک سانس روک رکہنا پرانا یام ہے۔ ۸۸

متاہار

اب ہم متاہار کا بیان کرتے ہیں۔ ۸۹
متاہار۔ غذا کے باقاعدہ اعتدال پر لانے کا نام ہے اِس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ اسلئے دوبارہ وضاحت اور صراحت سے لکہنا محض طوالت ہوگی۔ غذا کو اِس طور پر باقاعدہ بنانا چاہئے کہ ۱۷۷ رتی تک آجائے۔ ۹۰

پرتیاہار*

پرتیاہار۔ یوگ کا پانچوں سادہن ہے۔ اِس سے مراد اندریوں کے دمن سے ہے۔ یوگی۔ کہن

---

* پرتیاہار کے معنی اُلٹی خوراک کے ہیں۔ کانوں کی خوراک و شئے سُننا۔ آنکہوں کی خوراک دیکہنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کو باہر کی چیزوں سے ہٹا کر آتم شبد و پرکاش میں لگانے سے غرض ہے۔ زیادہ وستار کے لئے ہمارا ستت منت فلاسفی کا رسالہ دیکھو۔

شکر - اور دودہ - پر زندگی بسر کرتے ہوئے حلم - گیان اور ویراگ کو پراپت ہوتا ہے - اور صرف دس منٹ کی حبس دم میں اُسکو اندریوں پر اختیار حاصل ہو جاتا ہے - ۹۱

اندری اور اُن کے وشے

بیرونی اشیاء کا اندریوں پر اثر پڑتا ہے - آنکھہ کی اندری رنگوں کے دیکھنے سے متاثر ہوتی ہے - رنگ سات ہیں - سفید - نیلا پیلا - سُرخ - نارنجی - اور بوقلمون (رنگا رنگ) زبان کے ذائقے چھہ ہیں - میٹھا - کڑوا - نمکین - کسیلا - کھٹا - تیتا - قوت شامہ (ناک) سے ہر طرح کی بو سونگھی جاتی ہے - وہ دو قسم کی ہے - سوگندھ - اور دُرگندھ - سامعہ (کان) سے آواز سُننے میں آتی ہے جو دس طرح کی ہے - یہ تقسیم اُس کے مختلف اوصاف کے بموجب کی گئی ہے - لامسہ (چھونے کی قوت) سے - نرم - سخت - کھُردرا پن - چکنا پن - گرم و سرد وغیرہ کا حس ہوتا ہے - حواس کو گیان اندری کہتے ہیں - ۹۲

پرتیاہار کی ترکیب

اندریوں کی باہر کھی ورتیوں کو اندر کھینچنا پرتیاہار ہے - اور وہ حسب ذیل طریقوں سے کیا جاتا ہے -

ا - کسی اچھے آسن پر بیٹھ کر نگاہ کو دونوں ابروں

کے درمیان جماؤ۔ دس منٹ کے عرصہ میں اندریاں بھیتر کو سکڑنے لگینگی۔

۱۔ آنکھوں کو ناک کے سرے پر جمانے سے۔

*۳۔ کان کو بیچلی انگلی سے بند کر کے ایک کان سے دوسرے کان کی طرف کی آواز سُننے سے۔

۴۔ گہری سانس لینے کے بعد من میں ۴ اہار مرتبہ اوم کا جاپ کرنے سے۔

۵۔ کپال آسن کرنے سے جس میں سر نیچے زمین پر رہتا ہے۔ ۹۳

شنکر یوجی کی رائے

شنکر یوجی مہاراج کے بموجب دس گیارہ منٹ حبس دم کرنے سے اندریوں کا دمن ہوتا ہے۔ اس مشق سے من کو یکسو کر کے پرماتما میں لگانے میں سہولیت ہوتی ہے۔ ۹۴

دھارنا کی تعریف اور شغل

دھارنا من کو یکسو کرنے سے مراد ہے۔ دو گھنٹے حبس دم کرنے سے دھارنا شکتی آتی

---

* بائیں طرف کی آواز سُننا سرت شبد ابھیاسی منع کرتے ہیں دیکھو سنت مت فلاسفی ؞

ہے۔ وہ حسب ذیل طریقوں سے کیجاتی ہے :-
(۱) ۲۴۰۰۰ ہزار مرتبہ خاموشی میں اوم کا جاپ کرنے۔
(۲) ۲ گھنٹہ تک نگاہ کو ناک کے سرے پر جمائے رکھنے۔
(۳) ۲ گھنٹہ دونوں بھوؤں کے درمیان نگاہ جمانے۔
(۴) چند بار گہرے سانس لے کر زبان کو تالو میں لگا کر سانس روک رکھنے اور امرت پان کرنے اور
(۵) دو گھنٹے ایکاگر چت ہو کر بائیں کان سے داہنے کان کی آواز سننے سے۔ ۹۵

ٹنڈل یوجی کی رائے	
ٹنڈل یوجی کی رائے میں ۱۱ و ۲۲ منٹ تک حبس دم جاری رکھنے سے دھارنا شکتی حاصل ہوتی ہے اور یوگی دھیان کا ادھکاری ہوتا ہے۔ ۹۴	

دھیان	
دھیان ساتواں درجہ ہے پرماتما کے خیال میں گہرے طور پر محو رہنا دھیان ہی جس اور اندریوں کی اچھی طرح ایکاگر ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔	

یہ حالت ۲۴ گھنٹہ حبس دم کرنے اور سر دگردن و جسم کو سیدھا رکھنے سے پراپت ہوتی ہے۔ ونیرہ ۱۶۵۸ ۰۰۰۷

نوٹ: دیکھو دونوں سوراخ سے امرت کی دھار آتی ہے۔

مرتبہ ایک آسن پر بیٹھکر اوم کے جپد

(۳) ۲۴ گھنٹہ تک ناک کے سرے پر نگاہ جمانے - اور

(۴) دونوں بھوؤں کے درمیان کی جگہ میں ۲۴ گھنٹہ علی التواتر تاکنے سے .. - - - - ۹۷

توریہ اوستھا

دہیان اوستھا میں یوگیوں کو گیانیونکی توریہ اوستھا پراپت ہوتی ہے - اور وہ پرماتما میں محو ہو جاتا ہے - ۹۷

شنکر یوجی کی رائے

شنک دیوجی فرماتے ہیں کہ تینتالیس چوالیس منٹ تک برابر حرکات تنفس روکنے سے دہیان کی اوستھا حاصل ہوتی ہے - ۹۸

سمادھی

سمادھی یوگ کی آخری منزل ہے - اس دشا کو پاکر یوگی گرمی سردی - دُکھ سُکھ سب سے پرے پہونچ جاتا ہے - ضرب کے صدمہ - آگ کی سوزش خوف - غصہ - رنج - وحسرت سب سے آزاد ہو کر مہا آنند بھوگتا ہے - عزت وبیعزتی سب کا خیال من سے جاتا رہتا ہے - لوہا - سونا - پتھر ایک سمجھتا ہے - محنت ولذت ایک سے معلوم ہوتے ہیں - دوست دشمن کی تمیز جاتی رہتی ہے - ۹۹

جس طرح ندی کا پانی صرف تند ہوا کی وجہ سے کنارہ سے

بگڑ کھاتا ہے۔ اسی طرح منتشر طبیعت کا حال سمجھنا چاہئے۔ جب اندریوں کا دمن ہو گیا۔ من ایکاگر ہو گیا۔ تو آپ ہی آپ قرار و شانتی آتی ہے۔ جو حرکات تنفس کو کم کرتا ہے وہی من کو شانت بناتا ہے۔ ۱۰۰

ترکیب سمادھی پراپت کرنے کی

۱۔ کیول کمبھک کرنے سے سمادھی ہوتی ہے۔ دیکھو بیان نمبر ۸۴۔

۲۔ ۰۰۰ ،۶ ۳۶ ،۷ ۲۰ مرتبہ اوم یں جپ کرو اور دو چار و (کان)

۳۔ ۱۲ دن تک حرکات تنفس کے روکنے سے بھی یہی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ۱۰۱

تنک دیو جی کی رائے

تنک دیو جی فرماتے ہیں کہ ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ اور ۲۴ سکنڈ تک برابر حبس دم کرنے سے پوری سمادھی لگ جاتی ہے۔ اس حالت میں پورنچکر یوگی سانپ کی کاٹنے سے بھی نہیں مرتا۔ ہتھیار سے زخمی کئے جانے اور آگ سے جلائے جانے پر بھی دکھ محسوس نہیں کرتا۔ نہ پانی میں ڈوب سکتا ہے۔ نہ ہوا میں خشک ہو سکتا ہے۔ سمادھی کی دشا میں پانی ہوا اور غذا کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور بلا تردد برھم کے دھیان میں محو رہتا ہے۔ اور اسرار قدرت سے آگہی پاتا ہے ۱۰۲

سدھی شکتی

سمادھی کرنیوالے یوگیوں کو جو عجیب غریب قوتیں حاصل ہوتی ہیں وہ علیحدہ نمبر ۱۲۶ سے ۱۳۳ تک میں بیان کیگئی ہیں۔ ۱۰۳

باب سوم

ہٹ یوگ

ہٹ یوگ کی تعریف

ہٹ یوگ اُن مختلف قسم کے سادہنوں کا شغل ہے جس سے یوگی کو سمادھی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ۱۰۴

ضروری سنجم

ہٹ یوگی بھی مثل راج یوگی کے سمادھی حاصل کرنے کے پیشتر صرف دودہ کی غذا پر بسر کرتا ہے اور آدمیوں کی صحبت سے بچنے کی غرض سے گوپھا میں رہتا ہے۔ پہلے اُسکو چھہ مندرجہ ذیل شریر صاف کرنے کے سادہن کرنے پڑتے ہیں۔ جو شخص ۲۴ گھنٹوں میں دو سیر دودہ کی غذا سے تندرستی قائم رکھہ سکتا ہے وہی چھہ سادہن کرسکتا ہے۔

چھہ ابتدائی سادہن

چھہ سادہنوں کے نام یہ ہیں۔
نیتی - دہوتی - بستی - گج کرم

۱۰۶
نیتی	نیتی پہلا سادہن ہے۔ مُلائیم سوت گیارہ انچہ لنبا بٹ کر ایک ناک سے ڈالکر دوسرے ناک سے نکالتے

ہیں ۔یہہ طریقہ آسان ہے ۔

۱۰۷
دھوتی	دھوتی دوسرا سادھن ہے ۔ اِس میں ۳ انچہ چوڑا، اور ۱۵ ہاتھ لنبا کپڑا پانی سے تر کرکے نگلنا

پڑتا ہی ۔ اور پھر اُسکو نکالکر شدہ کرلیتے ہیں ۔ یہہ ذرہ مشکل سادہن ہے ۔ اور کمتر لوگ کرتے ہیں ۔

بستی	بستی میں گدا سے پانی اندر داخل کرتے پچکاری کی طرح نکالتے ہیں ۔

۱۰۹
گج کرم	گج کرم یہہ ہی ۔ پہلے معدہ کو پانی سے خوب بھر لیتے ہیں پھر نگاہ کو دونوں بھؤں کے بیچ میں

جماکر قے کرکے سبکو نکال دیتے ہیں ۔ یہہ سادہن سہل ہے ۔

۱۱۰
اِن کے علاوہ ایک اور ضروری عمل کیا جاتا ہے ۔ جس کو شنکھپرکشال کہتے ہیں ۔ اُس کا طریقہ یہہ ہی:
کہ پہلے جسم میں خوب پانی بھر لیتے ہیں ۔ پھر نیولی کرکے نلوں کو ہلاتے ہیں ۔ پھر اُسکو خارج کرکے حبس دم کا

ابھیاس کرتے ہیں۔ اس عمل کے کرنے سے پیٹ میں
مل نہیں رہتا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پیٹ میں
مل رہ جانے سے سمادھی کی حالت میں کیڑے وغیرہ
پڑ جانے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے یہ عمل ضروری ہے۔
ڈاکٹروں کی رائے میں زندہ رہنے کے لئے پیٹ میں کچھ نہ کچھ
غذا کا باقی رہنا ضروری ہے۔ مگر ہٹ یوگی ایسا نہیں سمجھتے
ایک دوسرا عمل کنجر بھی کرتے ہیں۔ پہلے دو چار لوٹے
پانی پی لیتے ہیں۔ پھر اُسکو قے کر ڈالتے ہیں۔
شنکھ پرکشال کو یوگی لابدی عمل خیال کرتے ہیں۔

نیولی — نیولی سے مُراد تمام نلوں کے ہلانے سے ہے یعنی
پیٹھ اور کمر کو خوب کڑا کر کے سب نلوں کو ہلا دینا۔ ۱۱۱

تراٹک — تراٹک آنکھوں کو ناک کے سرے پر یا دونوں
ابرو کے درمیان جما رکھنے سے مُراد ہے۔ اور یہ عمل
اُس وقت برابر کرتے ہیں۔ جب تک کہ آنکھ سے آنسو
نہ نکل پڑیں۔ ۱۱۲

پنچ مُدرا — چھہ سادھن کے بعد یوگی پنچ مُدرا عمل
کرتے ہیں۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔
کھیچری۔ بھوچری۔ چاچری۔ اگوچری

کھیچری مُدرا | کھیچری مُدرا میں زبان سے ہر دو حلق کے سوراخ بند کر دینے سے حبسِ دم کا عمل ہوتا ہے

۱۱۴

اس مُدرا کا ذکر نمبر ۴۶ میں آ چکا ہے

بھوچری | بھوچری مُدرا میں پدم آسن پر بیٹھ کر نگاہ کو ناک کے سرے پر جمانا ہوتا ہے۔ کھیچری و بھوچری مُدرا دونوں صرف چند ہی مہینوں کے عرصہ میں محویت پیدا کر دیتے ہیں۔

۱۱۵

چاچری | چاچری مُدرا میں آنکھ سے تین انچ کے فاصلہ پر کسی چیز میں نگاہ جمانا ہوتا ہے۔ نگاہ سیدھی ہو۔ اور دیر تک قائم رہے۔ جب یوگی تھک جائے۔ تو ناک کے سرے پر نگاہ جماوے۔ اور پھر دونوں بھوؤں کے بیچ میں درشٹی جوڑ کر اس وقت تک یہ عمل کرے جب تک سمادھی نہ پراپت ہو۔

۱۱۶

اگوچری | اگوچری مُدرا میں کانوں میں موم دار روئی رکھ کر بائیں کان کی طرف سے انتر کے شبد کو داہنے کان سے سنتے ہیں۔ سر کسی قدرے داہنے کندھے کی جانب جھکا رہتا ہے۔ اور اسی ابھیاس سے سمادھی حاصل کرنیکی

کوشش کیجاتی ہے۔

امنی

امنی مدرا میں جسم کے کل سوراخ بند کرکے یوگی گہری ولمبی سانس لیتے ہوئے حبس دم کرکے سمادھی کی اوستھا حاصل کرتا ہے۔ ۱۱۸

* امنی مدرا میں ہی کہٹ چکر بیدہتے ہوئے سانس کو اوپر کی طرف چڑھاتے ہیں۔ اس عمل میں پیچھے یعنی پیٹھ کی طرف سے سانس لیتے ہیں۔ اور ریڑھہ کی ہڈی سے جسکو میرودنڈ کہتے ہیں۔ دم چڑھتا ہے۔ یہہ طریقہ بہت مشکل ہے۔ اور زیادہ عرصہ تک ابھیاس کی ضرورت چاہتا ہے۔ ۱۱۹

کہٹ چکر کی تفصیل

* کہٹ چکر کے نام یہہ ہیں:-

* مجھہ کو اس ابھیاس کی نسبت زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ میں نے ایک یوگی کو چنار کے قیام کے زمانہ میں عمل کرتے ہوئے ضرور دیکھا تھا مگر ذاتی طور پر زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ کہٹ چکر بیدہنے کا سادھن امنی مدرا سے بالکل مختلف ہو۔ مترجم

* گدا چکر	چار دل کا کنول	ہردے چکر	۱۲ دل کا کنول		
اندری چکر	۶ دل "	کنٹھہ چکر	۱۶ دل "		
نابھی چکر	آٹھہ دل "	نیتر چکر	۲ دو دل		

گدا چکر - اندری چکر - نابھی چکر - ہردے چکر -

کنٹھ چکر - نیتر چکر (۱) ۱۲۰

بندہ

ہٹ یوگ کے سادھک چار پرکار کے بندہ بھی کرتے ہیں - جنکو مول بندہ - جلندہر بندہ - اودیان بندہ اور مہا بندہ کہتے ہیں - ۱۲۱

مول بندہ

مول بندہ یہ ہے - یوگی اپنے بائیں اڈی کو داہیں لگا کر پدم آسن پر بیٹھتا ہے - اور کپڑا کی گیند اُس مقام کے اوپر باندہ دیتا ہے - ۱۲۲

جلندہر بندھ

جلندہر بندہ سینہ پر ٹھڈھی رکھنے اور لمبی گہری سانس لینے کو کہتے ہیں - ۱۲۳

اودیان بندہ

اودیان بندہ میں سانس لے کر ہوا بھر لینے کے بعد مُنہ کو زبان کے نگل لینے سے بند کر دیتے ہیں اور کان ناک وغیرہ کو بھی کھُلا نہیں رکھتے - ۱۲۴

مہا بندہ

مہا بندہ کی ترکیب حسب ذیل ہے :- بایاں پانوں گدا کے تلے اور ٹھڈھی کو سینہ پر رکھو ہاتھوں کو بڑھا کر داہنے پاؤں کو پکڑو اور اپنی ناکتے کو

(۱) تت نل -

باب چہارم

سِدھی شکتی

اشٹ سِدھی

یوگ ابھیاس کرنے سے یوگیوں میں جو قوتیں اور طاقتیں آجاتی ہیں۔ اُن کو مجموعی طور پر اشٹ سِدھی کہتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۶

اُن کے نام

اُن کے نام یہ ہیں:۔
اَنِما ۔ مَہِما ۔ لَگھِما ۔ گرِیما ۔ پراپتی
پراکمیہ ۔ واستویہ ۔ ایشتویہ ۱۲۷

اَنِما ۔ مَہِما

اپنی خواہش کے موافق دُبلا پتلا بن جانا اَنِما اور موٹا تازہ ہو جانا ۔ مَہِما کہلاتا ہے ۔

لَگھِما ۔ گرِیما

ہلکا ہو جانا لگھِما اور زیادہ ہوا بھر لینے سے بھاری ہو جانا گریما ہے ۔

پراپتی

خواہش کے بموجب ہر چیز کو حاصل کر لینا پراپتی ہے ۔ اس شکتی کا یوگی پیشین گوئی کر سکتا ہے

ہر ملک کی زبان بول سکتا ہے۔ دوسروں کے خیالات معلوم کر سکتا ہے۔ بہت دور کی آواز اور خوشبو سن اور سونگھ سکتا ہے و جانور و چڑیوں کی بولی بول سکتا ہے وغیرہ وغیرہ ۱۳۰

پراکمیہ — غیر معمولی وقت تک نوجوان بنا رہنا۔ پورا نا (کھال) اوتار دینا۔ دوسروں کے قالب میں سما جانا وغیرہ وغیرہ پراکمیہ ہے ... ۱۳۱

واستویہ — انسان اور جانوروں کو خواہش ہونے پر مطیع بنا لینا۔ اپنے حس اور اندریوں پر کامل اختیار حاصل کر لینا وغیرہ وغیرہ واستویہ کہلاتا ہے ... ۱۳۲

الیتوو — قدرت کے اسرار سے ماہر ہونا گزشتہ۔ حال اور آئندہ زمانہ کا علم حاصل کر لینا۔ اچھی طرح الشور کا گیان پراپت کرنا اور اُس میں لین ہونا۔ اور سات مذکورہ بالا سدھیوں سے بچتے ہوئے سچے گیان کی دشا میں وچرنا الیتوو ہے۔ اس شکتی کا یوگی مردہ کو زندہ کر سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۳

نوٹ۔ اگر اِن میں سے کوئی بات خلاف عقل معلوم ہو تو ناظرین معاف کریں۔ کیونکہ میں نے اِن بات کو اور کتابوں سے نقل کر کے لکھ دیا ہے۔

باب پنجم

بُدھ دہرم کا اشٹانگ یوگ

بُدھ دہرم کا اشٹانگ یوگ کی پاتنجل راج یوگ سے موافقت

بُدھ دیو نے اصل میں راج یوگ ہی کی تعلیم دی ہے۔ اُسکے یوگ کی پاتنجلی کے یوگ سے بالکل مطابقت ہے۔ بدھ مت میں بھی ہٹھ یوگ ایک طرح سکا موجود ہے۔ مگر اُس دہرم کے پیروکاروں نے راج یوگ ہی سے زیادہ تر تعلق رکھا ہے ۱۳۴

مدارج

بُدھ دیو کے اشٹانگ یوگ کے مدارج یہ ہیں:- سمیک درشٹی۔ سمیک سنکلپ۔ سمیک واک سمیک کرمانت۔ سمیک آجیو۔ سمیک دایام۔ سمیک سمرتی

اسکا مفصل حال ہمارے رسالہ بُدھ دھرم کے علم روحانی کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا جو بجنور پریس سے ملسکتی ہے قیمت ار

سمیک درشٹی

سمیک درشٹی سے غرض قانون قدرت کے کارن[1] اور کارج نیم یا یتھوچت گیان ہونا مراد ہے۔ ۱۳۵ ۱۳۷

سمیک سنکلپ

سمیک سنکلپ سے خودی کا ترک۔ دیا وغیرہ مراد ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۸

سمیک واک

سمیک واک کا مطلب راست کلامی ترک غیبت ہے۔ سخت کلامی دکذب بیانی سے نفرت ہونا مراد ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۹

سمیک کرمانت

سمیک کرمانت کا مطلب یہ ہے کہ مناسب کام کیا جاوے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۰

کسی جاندار کے مار ڈالنے کا کبھی خیال ہی دل میں نہ آوے حرامخوری۔ وحرامکاری سے احتراز ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۱

سمیک آجیو

سمیک آجیو سے یہ غرض ہے کہ رزق قوت مازد سے مناسب پیشوں کی پیروی کر کے حاصل کیا جاوے۔ جس پیشہ سے کسی جیو کو نقصان پہونچے اسے

[1] علت ومعلول کا قانون۔

ترک کردے۔ وغیرہ وغیرہ ۱۴۲

سمیک ویایام

سمیک ویایام است کوشش۔ بُرائی سے بچنے کی کوشش من۔ بچن۔ کرم سے نیک بننے کی سعی ہے۔ ۱۴۳

سمیک سمرتی

سمیک سمرتی کے معنی ہیں۔ چت کا مناسب طور پر نگاہ ہونا۔ دنیا کی شکل۔ حواس۔ خیال و من کی خواہشات کی ناپائداری کا وچار۔ تتوگیان۔ ۱۴۴

سمیک سمادھی

سمیک سمادھی کے معنی ہیں اہنگ آتما کا ابھاؤ۔ استغراق کا آنند۔ خودی کے خیالات سے نجات وغیرہ شامل ہیں ۱۴۵

مذکرۃ الصدر مدارج میں راج یوگ کی کل منزلیں شامل ہیں۔ انکو اسطرح سمجھو:-

۱۔ سمیک درشٹی۔	الیوڑ پرندھان۔
۲۔ سمیک سنکلپ	ناش شوچ
۳۔ سمیک واک۔	ست
۴۔ سمیک کرمانت۔	اہنسا۔ استے۔ برہم چریہ
۵۔ سمیک آجیو۔	اپری گرہ سنتوش
۶۔ سمیک ویایام۔	سوادھیائے۔ تپ۔ آسن۔ پرانایام۔
۷۔ سمیک سمرتی۔	پرتیاہار۔ دھارنا۔

یوگ کا اس قدر بیان کیا گیا۔ ایشور پڑھنے والوں کو اچھی بدھی بخشے اور اُن کو نیک راہ پر لاوے۔ ۱۴۵

اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

ستیہ دھرم پرچارک پھلاٹکیں

ہندی

چھپکر تیار ہوگیا۔ یہہ کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
کیسی کارآمد اور فایدہ مند ہے۔ ضرور منگواکر ملاحظہ فرماویں
قیمت فیجلد عہ ہندی - اور اردو عہ -
مطبع ستیہ پرچارک اور غیرہ الہ اجمیر سے ملسکتی ہے۔

نیاز مند

مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

نئے تحفے

قابل دید کتابیں برائے فروخت موجود مطبع ہذا

مسیحی مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے - اردو قیمت	١/
سنسکرت زبان کی عظمت " "	٢/
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے " "	۵/
سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی اردو	٣/
معدن التہذیب اردو - - - - - - - -	٦/
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی اردو -	١/
حیرت انگیز واقعات اردو - - - - - - -	١/
سندھیا منظوم اردو - - - - - - - -	١/
بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے - حصہ اول اردو	٣/
" راجپوتنی کی شادی اردو حصہ دوم	١/
" چتوڑ کا محاصرہ " حصہ سوم	١/
حصہ چہارم زیر طبع	زیر طبع
ثبوت تثلیث وید اردو - - - - - -	۴/
دلیشنو دھرم - - - - -	زیر طبع

دھرم آریہ ...	۳/
ترک کردے	
...یٹی اردو ...	۱/
پرچارک پبلاپبلک کیس اردو	عہ/
ہندی	عہ/
اپدیش منجری اردو ...	۵/
ویدانت دھوانت نوارن اردو	۳/
یوگ فلاسفی ...	۱۰/
سانکھیہ سکارکا اردو ...	زیر طبع
اُپنشد اردو ...	۶
آریہ درشن ویونانی فلاسفی اردو ...	"
وقت کے راشٹ کت دھرم اردو ...	"
شیو دھرم اردو ...	"
فقہ ہنود و اسلام میں توافق اردو	"
سب کو ...	۱/

المشتہر

سیکرٹری ستیہ دھرم پرچارک جلسہ شہر

پمفلٹ نمبر ۸



یوگ فلاسفی

یوگ ودیا کے متعلق جملہ معلومات کا مجموعہ

جو

طالبان معرفت کے فائدہ کی نگاہ

عام فہم اردو میں

تصنیف ہو کر

ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں چھاپا گیا ۔۔۔۔ پرو پرائیٹر مطبع کے اہتمام سے چھپا

قیمت فی جلد ۱۰/

نوٹس

اس سلسلہ کے دیگر رسالے ستیہ دھرم پرچارک

پریس جلندھر شہر

میں

چھپ رہے ہیں

فہرست مضامین یوگ فلاسفی

دیباچہ

مندرجہ ذیل صفحات میں جو بڑی محبت کیساتھ نذر ناظرین کئے جاتے ہیں یوگ فلاسفی کا مختصر مگر بالتوضیح ذکر ہے۔ میں نے اس مضمون کے بیشتر رسالے دیکھے ہیں مگر افسوس ہے اُن میں سے کمتر ایسے نظر آئے جن میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس دقیق و عملی سبجیکٹ پر بحث ہو۔ برخلاف اور فلاسفیوں کے یوگ بالکل عملی فلسفہ ہے۔ اس علم کے شائق کو محض زبانی جمع خرچ و معمولی بحث و مباحثہ سے مطلق فایدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسا شخص ہمیشہ اپنے اصلی مطلب سے کوسوں دور جا پڑتا ہے یہ تو واقعی "آؤ اور دیکھو" یا کہ "کرو اور دیکھو" کا معاملہ ہے۔ جب تک اسکی معززہ ہدایات پر کاربند ہو کر عملدرآمد نہ کیا جائے۔ ہر قسم کی اور کوشش لاحاصل اور بیہودہ ہوتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یوگ کے متعلق بمقابلہ اور علوم کے کمتر رسالے لکھے گئے ہیں۔ جہاں کہیں مقدس نوشتوں میں یوگ کا

(آؤ اور دیکھو) (یوگ عملی فلسفہ ہے۔)

ذکر آیا ہی وہاں ہمیشہ یوگی کے پاس جا کر شغل سیکھنے کا حکم دیا گیا ہے - اور فلاسفیوں میں بحث - دلیل و حجت کی بہت گنجایش ہے مگر یوگ میں نہیں - ہاں باریک بین طالبین کے لئے بعض بعض خاص باتوں میں استفسار کرنے اور واقفیت حاصل کرنیکی ضرورت پڑتی ہے - اسوجہ سے بطور مددگار اس قسم کی مختصر تالیفات کسی قدر کارآمد ہوسکتی ہیں -

جسوقت کہ شائق نے اپنی طبیعت کو معمولی تحقیقات سے تسلی دے لی اور سکھلانیوالے کی باتوں میں اعتقاد ہوا فوراً عمل کرنا شروع کر دینا چاہئے - جیسی جیسی کہ من کی گرفت اور ترقی ہوتی جائیگی اُسی قدر یوگ کی فضیلت و بزرگی کا اثر اور اپنی روحانی ترقی کا علم ہوتا جائیگا -

یوگ کرنے سے قدرتی طور پر انسان میں ایک قسم کی عجیب و غریب طاقت پیدا ہوتی ہے - جو دُنیا میں ار دگرد خیر و شر پھیلانے میں بہ آسانی کامیاب ہوسکتی ہے - اسلئے دونیز شانتی کے ساتھ شغل کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ یوگ سیکھنے والے کی اخلاقی حالت کا پورا امتحان کرا لیا جائے جس سے وہ اپنے وا ہے سکھلانیوالے کی غرض و مقصد کی پوری تکمیل کر سکے - جسطرح "نیم حکیم خطرۂ جان" کی مصداق اور دُنیاوی

معاملات میں صادق آتی ہی - اسی طرح یوگ کی نسبت بہی سمجہنا چاہئیے یعنی یوگ میں
تمام دکمال گورو کی ہدایت کی پابندی نہیں کی وہ واقعی اپنے اور دوسروں کے
لئے کچھہ عرصہ تک کیلئے واسطے خطرہ کا باعث ہوجاسکتا ہی - اسی خیال سے اس علم اور
اُسکے تجربات اور فروعات کی تفہیم اسوقت تک ممنوع ہے جبتک کہ آموزگار میں نیت خدا
پرستی کے یقینی آثار - دینداری کے علامات - اور صحیح العقلی کے نشانات نظر نہ آئیں
یوگ کی مختلف قسمیں ہیں لیکن بالعموم اول کو راج یوگ اور ہٹ یوگ میں منقسم کیا گیا ہی
بودھ مت والوں میں اسکے متعلق بکثرت رسالے موجود ہیں - اور اُنکے نام بھی
مختلف ہیں - نانک صاحب نے اپنے طریقہ یوگ کو سہج یوگ نام رکھا - کبیر صاحب
اور زمانہ حال کے اعلیٰ درجہ کے مرتاض دلی کامل مشہور مہاتما رائے شالگ رام
صاحب بہادر نے اپنے عمل کو سُرت شبد یوگ کے خطاب سے موسوم کیا ہے - یوگ
طرح طرح کے ہیں اور علما نے سبکو راج - وہٹ میں اُنکی طرز عمل اور طریقہ
شغل کے مناسبت سے شامل کردیا ہی -

اس مختصر رسالہ میں مینے صرف اُن طریقوں پر بحث کیا ہے جو عام ہیں - ہو
جن کا پاتنجل یوگ شاستر وغیرہ تالیفات میں ذکر ہے - باقی اونچے درجوں کا حال
مشکل کی تفسیر ہدایات و مشکلات کے پڑھنے سے تمام المشرط فرصت دوسرے نمبر میں
مندرج کیا جاویگا - اس رسالہ کے تیار کرنے میں مینے ایک انگریزی تصنیف مسمّٰی
ڈاکٹر ... بال صاحب ... مدد لی تھی - جو میرے مہربان بمبئی کے ... دت
سیکریٹری ... تھیاسوفیکل سوسائٹی کیطرف سے شایع کیا گیا ہے

لکھتے وقت اتفاق سے سوامی سوگن چند مہاراج بانی ستاہی آشرم گجرات کا
رسالہ سادھا سان دھرم ہاتھ آگیا - گو اسمیں بھی یوگ کا ذکر کمتر ہے - مگر اسکی عبارت
اسقدر سہل سریع الفہم اور مطلب خیز تھی کہ مینے اُسی کو جا بجا استعمال کرنا ضروری سمجھا -
اگر ناظرین نے اسکے مطالعہ سے اپنے معلومات کی وسعت دینے میں کامیابی حاصل
کی اور یوگ ودیا سیکھنے کی جانب متوجہ ہوئے تو میں اپنی محنت مشکور سمجھوں گا -
قبل اسکے کہ میں اس دیباچہ کو ختم کروں مجھکو اسکے لکھنے کی ضرورت کو ظاہر
کردینا معلوم ہوتا ہے - میں افسوس سے دیکھتا ہوں کہ اب عوام کی دلچسپی
قدیم آریہ فلاسفیوں کی طرف سے کمتر ہوتی جاتی ہے - اسکے ظاہرا کئی سبب ہیں
اول تو یہ کتابیں سنسکرت میں ہیں - دوم اُنکی عبارت اسقدر مختصر اور دقیق ہے
کہ معمولی سنسکرت داں تو درکنار اچھے اچھے عالم تک سمجھنے کا دعوے نہیں کرسکتے - سوم
انکی تفاسیر وغیرہ کا بھی یہی حال ہے - وہ بھی محتاج شرح ہیں - چہارم یہ کتابیں آجکل
کی مروجہ زبان میں باقاعدہ سہل طور پر نہیں لکھی گئیں - اور اگر کسی نے ہمت بھی
کی تو عامل اور شاغل نہ ہونے سے اکثر مطلب کو خبط کردیا ہے - اور پڑھنے والے کو
معنی کا پورا علم نہیں ہوتا - پانچویں انکی قیمت اسقدر زیادہ ہے کہ ہر کس و ناکس خریدنے
سے مجبور ہے میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ہندو فلسفیوں کے مختلف درشنوں کے
جوہر کو بہت آسان اور سریع الفہم عبارت میں لکھکر شائقین کی خدمت میں نذر کروں
میں حتی الامکان ایسی کوشش کرونگا - کہ میری تالیفات کے پڑھنے والے
ضرور اُس فلسفہ کے مقصد کو بہ آسانی سمجھ سکیں - اور اگر شوق ہو تو اُنکی مدد سے

بڑی بڑی کتابوں کے پڑھنے کی ہمت کریں۔ جو صاحب اس رسالہ کو جو بہ عجلت لکھا گیا ہے پڑھیں گے۔ تو میرے اس دعوے میں کچھ نہ کچھ صداقت پا دیں گے۔

یہہ یوگ فلاسفی کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں مینے صرف عملی شغلوں کی طرف دھیان دیا ہے۔ دوسرے حصہ میں اُسپر نظری پہلو سے بحث کیجاوئیگی۔

اسکے بعد اب میں جو رسالے ہاتھ میں لونگا۔ حسب ذیل ہونگے۔

(۲) ویدانت فلاسفی۔

(۳) سانکھیہ فلاسفی۔ (تیار ہو کر شایع ہوگئی)

(۴) بدھ دھرم فلاسفی (تیار ہو کر شایع ہوگئی)

(۵) نیاے و ویشیشک فلاسفی۔

(۶) سنت مت فلاسفی۔

(۷) اُپنشد سار یعنی اُپ نشدوں کی فلاسفی۔

(۸) ناستک فلاسفی۔

(۹) روز بعد از مرگ۔

(۱۰) درشن سار۔ کھٹ درشن کا فلسفہ۔ (تیار ہو کر شایع ہو گیا)

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

میری کوشش ہمیشہ یہی ہوگی کہ اُن کے مطالب کو انہیں کی

سے ادا کروں۔ بہ ایں خیال کسی فلاسفی کے ضعف وسقم سے مجھکو غرض نہ ہوگی۔ نہ یکشیات کا اظہار کیا جائے گا۔ ناظرین اُن کو پڑھکر خود نتیجہ اخذ کرسکیں گے۔

اپنے لوگ فلاسفی کے پڑھنے والوں سے التجا ہے کہ اِس سلسلہ کے پرچار سے عوام ہیں رشیوں کے خیالات کی اشاعت کریں۔

اِس سلسلہ کے ختم ہونے کے بعد بشرط ممکن ہیں یوروپ کے مختلف فلسفیوں کے پمفلٹ بھی اسی اصول کے بموجب لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ایشور راست لادے۔

اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ

من مقام بریلی

شیوبرت لال ورمن

نتیجہ

وعدہ

یوگ فلاسفی

باب اول

یوگ کی نسبت رائیں

یوگ کے متعلق لوگوں کی مختلف رائیں ہیں بعض اسکو دماغی قوتوں کا ایک مرکز پر قائم ہونا مانتے ہیں۔ بعضوں کی رائے ہے وہ ایک طرح کی خاموشی کی عبادت ہے۔ بعض لوگ سانس روکنے کو یوگ کہتے ہیں۔ اور بہتسے آدمیوں کے خیال ہیں روح کا پرماتما سے ملنا یا اتصال ہونا یوگ ہے۔ [1]
مگر دراصل یہہ سب لوگ کسی نکسی طرح کی غلطی پر ہیں۔ [2]

یوگ کی تعریف

یوگ دراصل چت کی درتیوں کے نرودھ کا نام ہے اور مہرشی پاتنجلی نے جو یوگ درشن کے مصنف ہیں اور جنکی رائے اس معاملہ میں زیادہ مستند اور

---

[1] من۔ [2] نرنگ یا بھاو (۳) قرار

قابل وقعت ہستا - دسی طرح پر اُسکو تعریف کی ہے -

تعریف مزید

دوسرے لفظوں میں جوگ ابھیاس ان دہنوں کی مشق کو کہتے ہیں - جن کے ذریعہ من کی دریتاں رُکتے رُکتے اور سنکلپ وکلپ کم ہوتے ہوئے من نہایت پاک - صاف اور طاقتور ہوجاتا ہے اور اُس میں آپ ہی آپ سچائی کا انبھو اور گیان پیدا ہونے لگتا ہے - ۴

یوگ کی غرض ونتیجہ

جس وقت من کی ایسی حالت ہو جاتی ہے - اُس وقت انسان ہر قسم کے معاملات اور علے الخصوص روحانی باتوں پر غور کرنے اور سمجھنے کے قابل بنجاتا ہے اور ذرہ توجہ کرنے سے قدرت کے اسرار مخفی سچائی کا انبھو اور اپنی اصلیت کا گیان ظاہر ہونے لگتا ہے - اور پھر رفتہ رفتہ بآسانی اُس درجہ کو پہونچ جاتا ہے - جسکی یوگیوں کو تمنا ہوتی ہے - جسکو رشیوں نے اپنی زندگی کا اصلی مقصد سمجھا ہے - اور جس پر دُنیا کے فیلسوف: علماء حکما برابر بحث اور غور کرتے آئے ہیں - ۵

دو قسم کی سمادھی

من کی یہ حالت سمادھی کے وقت میں ہوتی ہے

---

۱ شغل ریاضت ۲ خیالی ترنگ ۳ گیان - اندازہ سمجھ

اُسکی دو قسمیں ہیں۔ سوِکلپ سمادھی اور نِروِکلپ سمادہی ٦
سوِکلپ سمادھی میں کسی نہ کسی طرح کا وِکلپ موجود رہتا ہے
نِروکلپ سمادھی اس کے برعکس ہے۔ اُس میں یہہ بات نہیں
رہتی بلکہ ہر قسم کے خیالات دور ہوکر محویت عین کا عالم ہوجاتا ہے
اور یوگی علم الیقین وغیرہ کے درجوں سے گذر کر عین الیقین کے
درجہ کو پہونچ جاتا ہے۔۔ ٧

ساہت۔ وتہیت چت

بعض انسانی طبائع قدرتی طور پر سمادہی
کی حالت حاصل کرنے کے قابل ہوتے
ہیں۔ بعضوں کو یوگ کے محنت شاقہ اور کامل ریاضت کرنے
کے بعد یہہ بات نصیب ہوتی ہے۔ اول الذکر کو ساہت چت
اور مابعد الذکر کو وتہیت چت کہتے ہیں۔ ٨

ساہت چت کا لکشن

ساہت چت والوں کی دِرِتی بذاتہ ضعیف
ہوتی ہے۔ اور نہ وہ صرف سمادھی ہی کرنے
کے قابل ہوتے ہیں۔ بلکہ اُنکی سمجھ بھی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے
ہر بات کی تہ کو پہونچنا اور غور کر کے صحیح مطلب ظاہر کرنا اُنکے
واسطے آسان بات ہوتی ہے اور وہ مقابلہ اور انسانوں کے
روحانی مضامین کو زیادہ اور صحیح سمجھہ سکتے ہیں۔ ٩

وتہیت چت کا لکشن

وِتہیت چت والے اسکے برعکس ہوتے

ہیں۔ اُن میں سے بعض تو اپنے ادہکار کے موافق یوگ ابہیاس وغیرہ کر کے اپنی تمیز بڑھا سکتے ہیں اور سمادھی کرنے پر بھی قادر ہوتے ہیں اور بعض بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔[1]

چار قسم کے ادہکاری

یوگ کے ادہکاری[2] چار قسم کے ہیں۔

اُتم ادہکاری

اُتم ادہکاری وہ ہے جس کے کرم و سنسکار دونوں اچھے ہوں۔ اُسکو عالم باعمل مہاتماؤں کے پاس جا کر وترک[3] یعنی بحث مباحثہ کرنا چاہئے۔ سو کلپ سمادھی کی یہہ پہلی منزل ہے۔ پھر ایکانت میں بیٹھ کر اُس بحث کے متعلق غور وفکر کرنا چاہئے۔ یہہ دوسری منزل ہے۔ جب وچار میں سرور وآنند آنے لگے تو تیسری منزل۔ اور جب عقل سلیم ساتوک بدھی کے ذریعہ آنند کے چشمہ آتما تک رسائی ہونے لگے تو چوتھی منزل سمجھنا چاہئے۔

سمپرگیات و سمپرگیات یوگ

متذکرہ بالا ہر چہار حالتوں کا مجموعی نام سمپرگیات یوگ رکھا ہے۔ کیونکہ یہہ

---

(۱) لیاقت۔ قابلیت (۲) مستحق۔ (۳) ویدانتیوں کا شردن ہے من۔ دھیاسن (نج) (۴) (۵) ۳۵ دوح۔

بذریعہ اندریوں - من اور بدھی کے حاصل ہوتی ہیں - اُسکے متعلق طریقے اور آننددو کو آمپرگیات یوگ کہتے ہیں - ۱۲

اُتّیم ادہکاری

اُتّیم ادہکاری اُسکو کہتے ہیں - جیکے سنسکار - دُشٹ نہ ہوں - مگر کرم اچھے ہوں - اُس کو پہلے سنسکار - درست کرنا چاہئے اور سب سے اچھی تدبیر یہ ہے - کہ نشکام کرم کرے اور اپنی خواہش اور خود غرضی چھوڑکر دنیا کے فائدے کے واسطے کام کرے - یا پرماتما کی اُستتی پرارتھنا اور اُپاسنا میں مصروف رہے - تپ کرنا - بار بار لفظ "اوم" کا جاپ کرنا بھی مفید ہوگا - ۱۳

کنشٹ ادہکاری

کنشٹ ادہکاری کے کرم و خیالات دونوں خراب ہوتے ہیں - چت حد درجہ کا چنچل ہوتا ہے - ایسی قسم کے لوگوں کے واسطے مہاتماؤں نے طرح طرح کے کرم کانڈ بنائے - جنکے برابر انجام دینے سے بتدریج من کی

---

۱ خواہش ۲ سرور ۳ جنم جنمانتر کا اثر ۴ خراب ۵ بیغرضانہ ۶ ایشور ۷ مدح - ستائش ۸ دعا - مناجات ۹ عبادت ۱۰ ریاضت ۱۱ ورد کرنا ۱۲ بیقرار ۱۳ اعمال شریعت -

شدھی حاصل ہو کر آخیر میں یوگ سیکھنے کے قابل ہو جائے
چاہئے کہ پرماتما کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھ کر برے کام سے
ڈرتا رہے اور سادھوؤں کی سیوا سے سنسکار شدھ بناتا
رہے۔

۱۴

اشنیت کنٹ ادھکاری

اس کے خیالات اور کرم بہت خراب ہوتے ہیں اور اُن میں اسقدر گہرا تعلق اور موہ ہوتا ہے کہ چھوڑنے کی خواہش و ہمت تک نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ یوگابھیاس کا بھی شوق من میں رہتا ہے۔ اسوجہ سے ادھکاری سمجھا جاتا ہے۔ اسکو بھی ایشور کے خوف۔ سادھو سیوا خیرات وغیرہ کا ہر وقت خیال دل میں بسانا چاہئیے۔

۱۵

مرد و عورت کے مساوی حقوق

یوگ ابھیاس کا ادھکار ہر شخص کو ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہر شخص اپنے ادھکار یعنی لیاقت کے درجے سمجھ کر سادھن شروع کرسکتا ہے جلد یا دیر میں کامیابی حاصل کرنا محض اُسکے شوق کی تیزی اور سنسکار پر موقوف ہے۔ اِس بات کا اندازہ کرنا کہ کون شخص

---

۱ پاکی ۲ نیت ۳ پاک ۴ بھرم ۵ استحقاق
۶ تعلق ۷ حق

کس درجہ کا ادھکاری ہے یا تو غور کرنے سے خود سمجھ سکیگا یا کسی نرپکش لائق ابھیاسی سے دریافت کرکے اپنے عمل اور شغل کا سلسلہ شروع کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس قابلیت کا ادھکاری ہے۔ اُسی طرح درجہ بدرجہ جلد یا دیر میں اُسکی محنت کا نتیجہ ظاہر ہوگا اور لائق ابھیاسی یہ بھی ہدایت کر سکیگا کہ کتنی عرصہ تک اُسکو خاص ابھیاس میں متوجہ و مصروف ہونا چاہئے۔

۱۶

پابندیاں

چونکہ انسان کے جملہ خیالات و افعال کا نقش من پر پڑکر اچھے یا بُرے اثر ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ابھیاسی کو ہمیشہ نیک صحبت میں رہنا چاہئے اور بک اپنے وقت کو تقسیم کرکے اُس میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہوئے سارے کام کو عمدگی سے وقت مقررہ پر کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

۱۷

وقت کی پابندی

ہر ایک کام کو اوقات مقررہ پر کرنے سے اول تو وہ کام اچھی طرح انجام پاتے ہیں اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ من میں کسی وقت میں سوائے اِس

۵ بےتعصب ۲ شائق ۳ غور کے بعد

کام کے خیالات کے جو اُس وقت کے لیئے مقرر ہے اور دوسرے خیالات کا حملہ نہیں ہوتا اور یوگ کے سادھن میں بہت مدد ملتی ہے۔

رہائش جو لوگ کامل طور پر یوگ کرنا چاہتے ہوں۔ اُنکے لیئے نہایت ایکانت[1] جگہہ میں رہنے کا انتظام ہونا چاہیے جہاں کسی طرح کے خلل۔ شور و شرابہ کا خوف نہ ہو۔ مقام اچھی طرح محفوظ ہو۔ اور حتے الامکان کُل موسموں کی حالت قریب قریب یکساں رہے۔ گرمی و سردی کی کمی بیشی۔ ہوا کا زیادہ گذر۔ روشنی اور آواز کی زیادتی اکثر یوگیوں کے لیئے خوف و خطرے کا سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ انہیں سب خیالات سے یوگی پہاڑوں کی گوپھاؤں[2] میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ۱۹

سامان بستر وغیرہ یوگیوں کے بستر وغیرہ کے سامان میں کوسا گھاس روئی۔ اور بھیڑ کی عون کا کپڑا نہایت موزوں اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ۲۰

خوراک حتی الامکان غذا ہلکی اور ملایم ہو۔ خوراک کا بھی خیال و قول و فعل پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے جتنی ہی غذا لطیف ہوگی اُتنا ہی فائدہ ہوگا۔ رشیوں کی غذائیں بالعموم

---

[1] تنہائی۔ خلوت۔ [2] پہاڑ کاٹ کر کوٹھڑیاں بنا لیتے ہیں۔

چاول - گیہوں - جو - مونگ - دودھ - شکر - شہد - گھی - مکھن وغیرہ ہے نمک بہت مضر سمجھا جاتا ہے - حتی الامکان اس سے پرہیز ہونا چاہئیے - کڑوی کسیلی وکھٹی چیزیں نقصان پہونچانے والی تصور کیجاتی ہیں - گوشت - مچھلی - شراب - تیل - رائی - پیاز - لہسن اور گاجر ممنوعات سے ہیں - ان کے استعمال سے انسان کے اخلاقی - مذہبی اور دماغی قوتوں میں ضعف پیدا ہوتا ہے عام طور پر چاول - جو - گیہوں مرغوب غذا ہیں - غذا کے معاملہ میں اس بات کا ہمیشہ لحاظ رہے - کہ ستا توک ہو - ثقیل - کچی - سڑی ہوئی و بدبودار چیز سے قطعی نفرت رہے ۔ ۲۱

زور سے بولنا

یوگی کو ہمیشہ آہستہ اور کم بولنے کی ہدایت کیجاتی ہے اور اگر اس معاملہ میں ذرا بھی اعتدال کی حد سے گذرنے کا خوف ہو تو مون ورت[۱] اختیار کرنا چاہئیے۔ ۲۲

دماغی اور جسمانی کام

دماغی کام یوگ کے سادھن میں مددگار ہوتے ہیں - مگر اس سے یہ مطلب غرض نہیں ہے کہ زیادہ دماغی کام کیا جائے - اس قسم کے کام بھی کمی اعتدال اور وقت وغیرہ کی پابندی کے لحاظ سے کئے جائیں جسمانی شغل

ا لطیفہ ۱ خاموشی کی ریاضت ۔

متروک رہیں۔ کیونکہ ان سے تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور
زیادہ سانس لینے کا ڈر رہتا ہے ۴۳

پانی

زیادہ پانی پینے والے زیادہ سانس لیتے ہیں۔ کم پانی پینے والوں میں یہہ بات نہیں ہوتی۔ یوگی کو پانی کا استعمال کمی کے ساتھ ہو۔ اور پانی ہمیشہ سرد رہے اسکی وجہ سے صحت میں خلل نہ پیدا ہوگا۔

روزہ رکھنا

روزہ رکھنے سے دہیان میں مدد ملتی ہے۔ اور طبیعت خود بخود بلا تردد یکسوئی کی جانب مائل ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر روزہ داری کی ہدایت کیجاتی ہے۔ اس سے سانس لینے میں بہی کمی رہتی ہے اور تندرستی و درازی عمر نصیب ہوتی ہے۔ مگر جیسے یوگیوں کی ہر بات میں اعتدال و وقت کی پابندی کا لحاظ رہتا ہے اس میں بھی ہونا چاہیئے۔ ۲۵

نیند

یوگی کے استغراق کی حالت کو غلطی سے اکثر نیند سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ یوگ ابہیاس کرنے سے ابتدا میں نیند کی سی حالت خود بخود پیدا ہونے لگتی ہے مگر دراصل یہ چت کی یکسوئی کی حالت ہے۔ عام طور پر انسان کی نیند کا وقت و میعاد مقرر ہے۔ اس سے زیادہ یا کم سونے میں صحت میں خلل آنیکا خوف رہتا ہے۔ مگر یوگیوں کی یکسوئی کی

حالت کے لئے اس قسم کے وقت وبیجادہ کی ابتدی کا

خوف نہیں ہے۔ اگر ابہیاسی کو اس بات کا خدشہ پیدا

ہو کہ ابتداء شغل میں اسکو نیند آجایا کرتی ہے تو ذرہ ہوشیاری

سے شغل کرے۔ چند روز کی مشاقی اسکو آپ آگاہ کردے گی

کہ جو حالت اسکو نصیب ہو رہی ہے۔ دراصل معمولی نیند نہیں ہے۔ ۲۶

نیند کی حالت میں بھی جسمانی حرارت میں فرق آجاتا ہے۔ نبض

کی رفتار میں کمی آجاتی ہے۔ اور گہری نیند میں تو اور بھی کمی

رہتی ہے۔ یوگیوں کی سمادھی کی حالت میں نبض اور سانس

دونوں بند ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں جو ابہیاس کیا جاتا ہے

وہ ضرور وقت مقررہ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگے چلکر

ذکر کیا جائے گا۔ مگر اس سے غرض صرف یہ ہے کہ ابہیاسی کو

سمادھی کی حالت حاصل کرنے کے لئے عادی و تیار کیا جائے ۲۷

یوگیوں کے رات و دن

یوگی علی العموم راتکو دوسرے کام کاج کرتے

ہیں۔ دن کو بالکل تنہا و علیحدہ رہنا پسند

کرتے ہیں۔ اُن کے عادات و اطوار ظاہراً چمگادڑ دکاہلوں کی

طرح ہوتے ہیں۔ ۲۸

یوگ ابہیاس کرنے کا سمے

یوگ ابہیاس کرنے کا اچھا وقت پندرہ

برس سے پینتالیس برس کی عمر تک ہے۔ مگر اس قسم کے کامل یوگی ہمیشہ کمیاب ہوتے ہیں اور رشیوں نے کم سنی میں ابھیاس کرانے یا کرنے پر زور نہیں دیا۔ تاہم جس شخص نے لڑکپن میں برہم چریہ سیون کیا ہو اور جوانی میں وشئے بھوگ میں لپٹ نہ ہوا ہو یا پوری لگن رکھتا ہو وہ بجا سے پینتالیس برس کے ستر برس کی عمر تک بھی یوگ سادھن کر کے پورا فائدہ اوٹھا سکتا ہے مگر یاد رہے یہہ بات صرف راج یوگ کے بارہ میں کہی جا رہی ہے۔ ۲۹

یوگ کے طریقے اسقدر یوگ کے لوازمات بیان کرنے کے بعد اب ہم اُس کے طریقہ شغل کی ترکیب کا بالاختصار تذکرہ کرتے ہیں۔ ۳۰

یوگ کی دو قسم پاتنجلی نے اپنی لاثانی کتاب یوگ شاستر میں اشٹانگ یوگ کے سلسلہ میں جملہ قسم کے یوگوں کا تذکرہ کردیا ہے مگر عوام اُسکو راج یوگ کہتے ہیں۔ اس نظر سے یوگ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک راج یوگ ۔ دوسرا ہٹ یوگ ۳۱

ا؎ دھکن سوترا ۲؎ دیکھو نمبر ۲۰ ۳؎ لذات نفسانی ۴؎ غائت درجہ ۵؎ گرفتار ۶؎ شوق ۷؎ ہشتگانہ

باب دوم

راج یوگ کا بیان اور اسکے عمل کا طریقہ

اشٹانگ راج یوگ

راج یوگ میں آٹھ مدارج ہوتے ہیں ایک درجہ سے ابتداء کرتے ہوئے ابھیاسی اخیر منزل پر پہونچکر تب پورا یوگی کہلاتا ہے وہ آٹھ درجہ حسب ذیل ہیں:-

یم[1] - نیم[2] - آسن[3] - پرانایام[4] - پریتاہار[5] - دھارنا[6] - دھیان[7] - سمادھی[8] -

۳۲

یم و نیم کی تشریح

لفظ یم نیم کے معنی روکنے کے ہیں۔ انکی اندری اور من کے تابع کرنے سے مراد ہے - جملہ اخلاقی اصول کی تعلیم ان دو لفظوں میں شامل ہے - یہ یوگ کی ابتدائی منزل ہے - جب چال چلن کی درستگی، تہذیب و اخلاق کی تکمیل ہو لیتی تھی - تب قدیم زمانہ میں یوگ کی دوسری منزل کی تعلیم دیجاتی تھی -

۳۳

یم - کے پانچ اخلاقی اصول حسب ذیل ہیں:-

اہنسا۔ ستے۔ استے۔ برہمچریہ۔ اپاری گرہ — ۳۴

اہنسا۔ اہنسا سے یہ مراد ہے۔ کہ کسی جیو کو نہ تکلیف دیجائے نہ دل میں تکلیف دینے کا ارادہ کیا جائے۔

یہ اہنسا اکیس قسم کی مانی گئی ہے۔ مگر اُن سب کا تعلق عقل و تمیز سے بہت کچھ ہے۔ مثلاً اگر خونی آدمی کو پھانسی دیجائے یا اپنی حفاظت یا ملک کے فائدہ کے واسطے کسی کی جان تک بھی لے لیجائے تو وہ ہنسا نہیں ہے۔ اہنسا یعنی دیا ایک روحانی صفت ہے۔ جب ہر وقت اُسکو عمدہ طرح برتا جائے توکسی جیو سے تکلیف نہیں پہونچتی۔ انسان کا وِدیُت[۱] جو ہر وقت جسم سے نکلتا رہتا ہے اُس میں انسان کے خیالات کا اثر آجاتا ہے۔ رحمدل آدمی کا وِدیُت جہاں تک اُس کا اثر پہونچیگا دوسرے جیوؤں کو بھی رحیم بنا دیگا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مہاتماؤں کو شیر و سانپ سے مقابلہ ہونے پر بھی اُنکو کسی قسم کا گزند نہیں پہونچتا۔ سبب یہ ہے کہ اُنکی ودیُت کے اثر سے وہ جانور بھی رحم کی صفت سے موصوف ہو جاتے ہیں۔ ۳۴

ستّ۔ ستّ سے مراد یہ ہے۔ کہ من[۲] بچن[۳] کرم[۴] سے راستباز

---

[۱] قوت یا اثر مقناطیسی [۲] دل۔ برگزیدہ[؟] [۳] دل۔ [۴] قول [۵] فعل

دیتا ہو - اعلیٰ درجہ کاست یہ ہے کہ جیسا آئندہ ہونیوالا ہو - اُسکو بھی وچار کرکے دیکھا ہی کہہ بادی کا من صاف ہوکر اُسمیں روشن ضمیری کی صفت آجاتی ہے اور جو کام وہ کرتا ہے - اچھی طرح کامیابی سے انجام دیتا ہے ۳۵

استے استے سے مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ لے دینا لینے کا دل میں ارادہ کرے - ایسی پرتگیا سے اُسکو ہر چیز ہمیشہ آپ ہی آپ ملتی رہیگی -

برھمچریہ - برھمچریہ سے مراد ویریہ کی رکشا اور ودیا کا پڑھنا ہے - اُس کا پھل یہہ ہے کہ شریر آروگ اور بدھی نرمل ہوکر ہمیشہ آنند پراپت ہوتا رہتا ہے اور جب کسی نے برھمچریہ کا اچھی طرح سے سادھن کیا ہے - وہ پراکرمی - پورن بدھی اور تیج والا ہوتا ہے ۳۶

اپری گرہ اپری گرہ کا ارتھ یہ ہے کہ باوجود دسترس کے

---

۱ غور ۲ راست گفتار ۳ عہد ۴ بیج ۵ حفاظت ۶ جسم ۷ باصحت ۸ عقل ۹ صاف ۱۰ حاصل ۱۱ ہمت والا ۱۲ جودت والا ۱۳ اقبال مند ۱۴ مطلب ۱۵ قدرت والا +

بھی ضرورت سے زیادہ چیزوں کو جمع نہ کرے اور اندری جیت

۳۸

ہے۔

نیم	یم بھی پانچ ہیں۔ یم کے ابھیاس کے بعد ان کا ابھیاس کیا جاتا ہے۔

ان کی تفصیل یہ ہے:-

شوچ۔ سنتوش۔ تپسیا۔ سوادھیائے۔ ایشور پرنیدھان ۳۹

شوچ — شوچ سے مراد صفائی سے ہے۔ جب جسم کو روزمرہ صاف رکھنے پر بھی باہر بہتیرا۔ ملینتا بھری رہتی ہے۔ تب اوروں کے جسم میں بھی ایسا ہی حال ہونیکا یقین ہوتا ہے اور اسوجہ سے دوسروں کے شریر سے سپرش کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اور علیحدگی میں رہنا پسند آتا ہے۔ جسکے سبب سے من میں ایک خاص آنند اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ ۴۰

سنتوش — سنتوش سے غرض یہ ہے کہ جس چیز کی طرف رغبت کیجائے۔ اسکے واسطے مناسب کوشش کیجائے۔ پھر بھی اگر وہ نہ ملے تو صبر کیا جائے۔ جو سکھ دھن وغیرہ سے ملتا ہے۔ اس سے بہت زیادہ سکھ سنتوش سے پراپت ہوتا ہے

ق نفس کشی کہ کثافت سے چھونا

اِسوجہ سے اکثر مہاتماؤں نے سنتوش کے سُکھ کو موکش سے
کے برابر کہا ہے۔

۴۱

تپسیا

"اوم" شبد کا بار بار جپ کرنا اور من کو روکنا
تپسیا کہلاتا ہے۔ جسمانی جذبوں کے روکنے کے
واسطے فاقہ کشی یا پنچ اگنی وغیرہ تپنے کو بھی تپ کہتے ہیں۔ تپ
کے ذریعہ دُشٹ سنکلپوں کا بیج دگدھ ہو جانا کہا گیا ہے۔ ۴۲۔

سوادھیائے

سوادھیائے سے اُن کتابوں کے پڑھنے یا وظیفہ کے
طور پر ورد کرنے سے مراد ہے۔ جنکی ذریعہ سے
اپنی ہستی معلوم ہو کر سچی خوشی حاصل ہو سکے۔ جو شخص عالم و
باعلم ہیں وہ روحانی مضامین کی کتابیں پڑھیں۔ جو علوم سے
بے بہرہ ہیں وہ مہاتماؤں کے ست سنگ سے فائدہ اٹھائیں۔
پرماتما کا نام جپیں۔ دراصل انسان کے اندر سچے علم کا سرچشمہ
موجود ہے۔ مگر ایک تنگ و تاریک جنگل سے گزر کر اُس
آبحیات کے چشمہ پر پہونچنا ہوتا ہے۔ عام آدمی علم کا چراغ لیکر
وہ راستہ آرام سے طے کر سکتا ہے۔ گو چراغ کی روشنی میں
کئی دل لبھانیوالی چیزیں دیکھنے کی وجہ سے اصل چشمہ تک پہونچنے
سے محرومی رہجانی بھی ممکن ہے۔ اکثر ان برائی اور آرام کے
کیچڑ میں پھنس جانے کا خوف رہتا ہے۔ مگر ست سنگ کی

برکت و نام روپی لکڑی کے سہارے دوسرا شخص بطور اندھے کے کشکتا ہوا آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے۔ اور منزل پر پہنچے پر دونوں کو ایک سا فائیدہ حاصل ہوتا ہے۔ ۴۳

یوگ کے سادھنوں میں سوادھیائے اعلےٰ درجہ کا مفید سادھن سمجھا گیا ہے۔

ایشور پرندھان

ایشور پرندھان کا مطلب یہ ہے کہ پرماتما کو اپنا مالک سمجھ کر اُس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرنا۔ ۴۵

آسن

یوگ کے لئے آسن ضروری چیز ہے۔ آسنوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ اِن میں سب سے زیادہ مفید و دلپسند سدھ آسن و پدم آسن ہیں۔ سدّھ آسن کو علے العموم زیادہ ترجیح دیجاتی ہے۔ پاتنجلی کہتے ہیں کہ جس نشست سے عرصہ تک آدمی بیٹھتا ہے اُسمیں ہی آرام معلوم ہونے لگتا ہے۔ جسقدر آسن درڑہ ہوتا ہے اُسی قدر یوگ سادھن میں سہولیت ہوتی ہے۔ ۴۶

آسن سے اور فائیدہ

سدھ آسن یا پدم آسن کی مشاقی سے کئی قسم کی بیماریوں سے نجات ہو جاتی ہے اور تندرستی رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اور تندرستی کی حالت ہی

مضبوط

علی العموم اچھی رہتی ہے۔ ۴۷

سِدہ آسن کی ترکیب

سدہ آسن کی مشق اسطرح کیجاتی ہے:- بائیں پائنوں کو موڑ کر اسکی ایڑی کو انڈ کوش کے اوپر سیون پر رکھہ کر چارزانو یعنی پالتی مار کر بیٹھے اور اوپر کے سارے بدن کو تنا ہوا رکھے۔ ۴۸

پدم آسن کی ترکیب

پدم آسن کی ترکیب یہ ہے:- "بائیں پانو کو داہنی جانگھہ (ران) پر اور داہنی پانوں کو بائیں جانگھہ پر رکھو۔ داہنی ہاتھ سے داہنے پائنوں کے انگوٹھے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں پانوں کے انگوٹھے کو پکڑو۔ ۴۹

سِدہ آسن و پدم آسن پر بیٹھنے سے طبیعت کو یکسوئی ہوتی ہے چنچلتا دور ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ انکی مشاقی بڑھانے سے انسان علی التواتر بہت دنوں تک ایک ہی نشست پر بیٹھا رہ سکتا ہے۔ ۵۰

پرانایام کا وقت و تعریف

جس وقت کہ یوگی کو آسن پر اسقدر مہارت ہو جائے کہ ایک آسن پر برابر تین گھنٹہ تک بیٹھا رہ سکے۔ تب اسکو پرانایام کرنا چاہیئے یہہ یوگ کی چوتھی منزل ہے سانس روکنے کا عمل پرانایام کہلاتا

ہے۔

۵۱

ریچک ۔ پورک ۔ کُمبھک

اندر سانس کھینچنے کا وقفہ پورک باہر نکالنے کے وقفہ کا نام ریچک اور جس قدر عرصہ تک سانس رکی رہے اسکو کُمبھک کہتے ہیں۔ یہہ الفاظ ہندوؤں کے مقدس نوشتوں میں عام ہیں۔ پورک کا مقصد ایان اور ریچک کا پران کہلاتا ہے۔ کُمبھک کا وقفہ بڑھاتے ہوئے یوگی بہت عرصہ تک بلا خورش اپنی زندگی قائم رکھہ سکتا ہے۔

۵۲

رشیوں کے کلام کے بموجب حرکات تنفس کے روکنے کے پانچ درجہ ہیں:۔

۵۳

۱ پرانایام ۔ ۲ پرتیاہار ۔ ۳ دھارنا ۔ ۴ دھیان ۔ ۵ سمادہی ۔

مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہو گا کہ ہر درجہ میں بلحاظ کُمبھک کم سے کم کس قدر فرق ہوا کرتا ہے:۔

نام عمل	سانس اندر کھینچنا (ریچک کا وقفہ)	سانس روکنا (کُمبھک کا وقفہ)	سانس خارج کرنا (پورک کا وقفہ)
پرانایام	۱۲ سکنڈ	۳۲۴ سکنڈ	۲۴ سکنڈ
پرتیاہار	" "	۶۴۸ "	"
دھارنا	" "	۱۲۹۶ "	"
دھیان	" "	۲۵۹۲	"
سمادھی	" "	۵۱۸۴	"

۵۴

اعتدال کی سخت ضرورت

پرانا یام کے لئے جیسا پہلے ذکر ہوا ہے اعتدال کی سخت ضرورت ہے جو شخص زیادہ کھاتا ہے یا کم کھاتا ہے وہ کبھی پرانا یام نہیں کر سکتا۔ یہی کیفیت سونے چلنے وغیرہ کی بھی سمجھنا چاہیئے - - - - - ۵۵

پرانا یام کرنیوالے کو کیسا ہونا چاہیئے

یوگ کرنیوالے کو بالکل لشکام ہونا چاہیئے یوگ سے اُسکی غرض پرماتما کی بھکتی[۱] اور اپنے موکش کے سوا اور کچھ نہ ہونا چاہیئے۔ دُنیاوی خواہشات اور خود غرضی کے خیالات سے دور ہو۔ من کی شُدھی کی نگاہ سے خلوت پسند۔ کم سخن و اوروں کے معاملات میں دخل در معقولات نہ کرنیوالا ہو۔ ۵۶

ابتدائی شغل

چار پل تک بائیں نتھنے سے سانس کو اندر کی طرف کھینچو اور ۱۶ پل تک روک رکھو تب آہستہ آہستہ دہنے نتھنے سے ۸ پل میں اسکو خارج کرو۔ تب پھر دہنے نتھنے سے چار پل تک سانس کو اندر کی طرف کھینچو اور ۱۶ پل تک روک رکھو۔ تب ۸ پل میں بائیں نتھنے سے خارج کرو۔ پھر اسی طرح بائیں نتھنے سے شروع کرو۔ یہہ عمل دن میں چار دفعہ

---

[۱] راسخ الاعتقادی - سکندؐ کھوتب دنفہ کا نام ہے۔

کرنا چاہیئے - اور ہر دفعہ ۲۰ منٹ سے کم نہ ہو - اِس ابھیاس کو
تین مہینے تک برابر جاری رکھو - اس کے بعد پرانایام کے
وقفہ کو بتدریج بڑھانے کی کوشش کرو - یہاں تک کہ
مندرجہ ذیل ابھیاس کے کرنے کی قوت و قابلیت آجائے
یعنی ۱۴ پل تک بائیں نتھنے سے سانس کو اندر کھینچو - ۵۵
پل تک روک رکھو اور ۲۸ پل تک داہنے نتھنے سے خارج
کرو - پھر داہنے نتھنے سے ۱۴ پل میں سانس اندر کھینچتے ہوئے
۵۵ پل تک روک کر بائیں نتھنے سے ۲۸ پل میں خارج کرو
اور پھر ایک مرتبہ اور بائیں نتھنے سے شروع کرتے ہوئے
ابھیاس کرو - اور علیٰ ہذالقیاس ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۵۷

تین طرح کے پرانایام

بعض لوگوں کی رائے کے بموجب پرانایام تین
قسم کا ہوتا ہے - ادہم - مدہیم - اُتم - ۵۸

ادہم پرانایام

ادہم پرانایام سے جسم میں پسینہ نکلنے لگتا ہے -
اُسکی ترکیب یہ ہے :-

بائیں نتھنے سے ۳ پل تک سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۱
پل تک روک کر ۶ پل میں داہنے نتھنے سے خارج کرو - پھر
یہی عمل داہنے نتھنے سے شروع کرو - اور علیٰ ہذالقیاس :- ۵۹

مدہیم پرانایام

مدہیم پرانایام سے چہرہ کی رگوں میں حرکت پیدا

ہوتی ہے - طریقہ حسب ذیل ہے -:

۸ پل تک میں بائیں نتھنے سے سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۲ پل تک روک کر داہنے نتھنے سے ۱۱ پل میں خارج کرو اور داہنے نتھنے سے یہی عمل کرو - وہو ہذا ۶۰

اُتم پرانا یام

اُتم پرانا یام میں پدم آسن پر بیٹھنے سے جسم سطح زمین سے اوپر اٹھ آتا ہے - ترکیب حسب ذیل ہے بائیں نتھنے سے ۸ پل میں سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۲ پل تک روک کر ۱۶ پل میں داہنے نتھنے سے خارج کرو اور یہی عمل کو پھر داہنے نتھنے سے شروع کرو - دعلی ہذا ۶۰

آٹھ قسم کے کُمبھک

پرانا یام کے ساتھ ساتھ اکثر یوگی آٹھ قسم کے کُمبھک کا بھی عمل کرتے ہیں:-

سوریہ بیدھی - ادجیّ - سیتکاری - سیتلی

بھستریکا - بھرمری مورچھا - کیول ۶۱

ان کمبھکوں سے لابھ

ان آٹھ کمبھکوں کے استعمال سے تتّ وچار کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے - ۶۲

اور دو ضروری عمل

علاوہ ان کے اور دو قسم کے عمل کو ضروری سمجھا جاتا ہے - ان کو کھیچری مُدرا اور مول بندھ کہتے ہیں - - - - - - ۶۳

*

کھیچری مُدرا

کھیچری مُدرا کے ابھیاس میں زبان بڑھانا پڑتا ہے۔ پہلے زبان کو بیچ سے چیر کر دو کر دیتے ہیں جیسے سانپ کی زبان ہوتی ہے۔ اُن کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر ملنا اور باہر کیجانب آہستہ آہستہ کھینچنا ہوتا ہے جسطرح اہیر دودھ دوہتا ہے۔ جب زبان اس عمل سے لمبی ہو جاتی ہے تو اُس کے پردوں سے بہیتر تالو کے دونوں سوراخ بند کر دیتے ہیں۔ ۶۴

اس مُدرا کی عمل سے یوگی اپنی آنت اور پھیپھڑوں کو ہوا سے بھر لیتا ہے۔ وشریر کے کل سوراخوں کو روئی کے گالے یا موم سے بند کر کے پدم آسن پر بیٹھکر تالو کے سوراخوں کو زبان کے دونوں سرے سے بند کر لیتا ہے۔ ۶۵

مُدرا کا فائدہ

اس مُدرا کے عمل سے یوگی موت پر غالب آ سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو شاعر یا پنڈت بن سکتا ہے۔ اُسکی آتما شُدہ ہو جاتی ہے۔ ماضی۔ حال۔ استقبال

---

* مُدرا۔ کمبھک۔ بند وغیرہ در اصل ہٹ یوگ کے دوازے ہیں مگر چونکہ اکثر راج یوگی بھی یہ عمل کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں لکھہ دینا مناسب معلوم ہوا ✦

کے پوشیدہ اسرار سے واقفیت ہوتی ہے۔ بلا ایک الیشور میں محو ہونا مشکل ہے۔ اِس مدرا کی وجہ سے اُسکی گرمی سردی دُکھ سُکھ سب سے آزادی ہو جاتی ہے۔ اور پرم پُرش میں لین ہوکر مہا آنند بہو گتا ہے۔ ۶۶

اِس مدرا کے عمل سے بھوکھ۔ پیاس و نیند وغیرہ کی تکلیف پاس نہیں آتی۔ جو یوگی اِس شغل کو چوبیس برس تک کرتا ہے اُس کا لہو دودھ کی طرح ہو جاتا ہے اور اُسکو زبان سے امرت کی لذت پراپت ہوتی ہے ۶۷

مول بندھ

مول بندھ کے شغل سے بڈھا شخص بھی جوان ہو سکتا ہے۔ اُسکی ترکیب یہ ہے:

پدم آسن پر بیٹھ کر گدا کے سوراخ کو روئی کے گالے سے بند کرو۔ داہنے نتھنے سے سانس لو۔ اور اپنی ہڈی سینہ پر کھینچتے ہوئے اپنا متھا گھٹنوں سے لگا کر پیر کے انگوٹھوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر سانس کو روک لو۔ جب تھک جاؤ تو بائیں نتھنے سے سانس خارج کرو۔ اور پھر اسی طرح بائیں نتھنے سے سانس کھینچتے ہوئے داہنے نتھنے سے خارج کرو۔ یہہ یوگی کا شیم استھان کہلاتا ہے۔ ۶۸

سوریہ بھیدی کمبھک

سوریہ بھیدی کمبھک میں داہنے نتھنے سے

سانس لیتے ہوئے پھر روکتے ہوئے بائیں نتھنے سے خارج کرو
اس کُمبھک میں ہمیشہ داہنے نتھنے سے سانس لیجاتی ہے
اور ٹھوڑی کو سینہ سے لگائے ہوئے بائیں نتھنے سے خارج
کیجاتی ہے۔ اس کے لئے مخصوص آسن پدم اور سکھ آسن
ہیں۔ اس کی عمل سے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور
بہت سے مرض آپ ہی آپ دور ہو جاتے ہیں۔ ۶۹

اُس کی ترکیب

سکھ آسن پر بیٹھو۔ پہلے کُمبھک سے دونوں
نتھنوں کو صاف کرو۔ پھر دونوں نتھنوں سے
سانس لو۔ ہوا سے معدہ و گلا بھر لو۔ پھر سانس روک
رکھو۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ بائیں نتھنے سے خارج کرو۔ ۷۱

سیتکاری کُمبھک کی ترکیب

سیتکاری کُمبھک کی ترکیب یہ ہے:۔
دونوں نتھنوں سے جمہائی کے بعد
(گہری و لمبی سانس لیکر) سانس کو خارج کرو۔ اور مُنہ سے
سانس اندر کھینچو۔ اسطرح پر کہ دانت کی ہر دو قطاریں بھی
مددگار رہیں۔ اور سی سی آواز پیدا ہو۔ تب سانس کو روک
رکھو۔ اور دونوں نتھنوں سے خارج کرو۔ اس عمل سے
جسم کا حُسن اور قوت بڑھتی ہے۔ بھوکھ۔ پیاس۔ سُستی
اور نیند دور ہوتی ہے۔ ۷۲

سیتلی کمبھک کی ترکیب

سیتلی کمبھک کا شغل اسطرح کیا جاتا ہی۔ زبان کی نوک کو تمام تالو سے لگاؤ۔ زبان اور تالو کے سہارے سے سانس لو۔ پھر سانس روکو۔ اور کل جسم کو ڈھیلا کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دونوں نتھنوں سے خارج کرو۔ ایک مہینہ متواتر اس کمبھک کے کرنے سے یوگی کو یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ اپنے شریر کے گذشتہ یا اگلی غلطیوں کے نتیجوں کو درست کر سکتا ہے۔ بخار سے محفوظ رہتا ہے بہت سی بیماریاں پاس نہیں آتیں۔ اپنی کھال سانپ کی طرح ادھیڑ سکتا ہی۔ اور ہوا۔ پانی و غذا کی تکلیف کا متحمل ہو کر اپنا وقت ایکانت اور بھگوت بھجن میں صرف کر سکتا ہی۔ ۷۳

جو یوگی۔ دودھ۔ گھی۔ اور سرد پانی پر زندگی بسر کرتا ہے صرف وہی یہ کمبھک کر سکتا ہی۔ اس کمبھک سے ایکانت نواس و وچار کا شوق خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ اور روحانی مضامین سمجھنے کی لیاقت آتی ہی۔ تین برس متواتر اس کمبھک کے کرنے سے وہ اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کر لیتا ہے ۷۴

بھستریکا کمبھک

بھستریکا کمبھک پانچواں کمبھک ہے اس سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ اور آنتوں کی بیماری دور ہوتی ہے۔ ۷۵

ترکیب | ترکیب یہہ ہے :-

بایاں پاؤں داہنے جانگھہ پر رکھو - گردن اور پیٹھ کو سیدھی اور کڑی کرو - ہاتھ کی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو منہ بند کرو - اور دونوں نتھنوں سے زور زور سے سانس خارج کرو - تب جلدی جلدی اُسوقت تک سانس کو اندر کھینچتے اور باہر نکالتے جاؤ - جب تک خوب تھک نہ جاؤ تب داہنے نتھنے سے سانس لو - ہوا سے پیٹ بھرلو - سانس روک رکھو - ناک کے سرے کو اپنی نگاہ کا مرکز بناؤ یعنی اُسپر نگاہ جماؤ - تب بائیں نتھنے سے سانس خارج کرو - دوسری بار بائیں نتھنے سے سانس لو - اور روک رکھنے کے بعد داہنے نتھنے سے خارج کرو - آنتوں کو پھولانے اور زیادہ ہوا بھر لینے سے یوگی موٹا اور پھر خارج کردینے سے دُبلا پتلا ہوسکتا ہے - اسی طرح وہ ہلکا اور بھاری بھی بن سکتا ہے - اِس کُمبھک سے بھی کھال اور ہیر سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بھرمری کُمبھک | بھرمری کُمبھک کی غرض یہ ہے کہ جلد جلد سانس لینے سے حرارت حیوانی کی زیادتی پیدا کر کے اور پھر کم کر کے پسینہ خارج کیا جاوے - اور جب جسم کی حرارت

اعتدال کے درجہ پر آجائے تو حبس دم کرنا شروع کرے"۔

ترکیب | یوگی سدھ آسن پر بیٹھکر دونوں نتھنوں سے آہستہ آہستہ حرکات تنفس کرے۔ تھوڑی دیر اُن کو بڑھاتا جائے یہاں تک کہ پسینہ میں ترہتر ہو جائے۔ تب دونوں نتھنوں سے سانس اندر کھینچکر روک لے۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ خارج کرے۔

۷۸

مورچھا کُمبھک | مورچھا کُمبھک سے محویت یا استغراق حالت طاری ہوتا ہے۔

ترکیب | سدھ آسن پر بیٹھکر سانس اس طریقہ سے لیا جاتا ہے کہ پانی برسنے کی طرح شبد پرگٹ ہونے لگتا ہے۔ تب ٹھوڑی کو سینہ پر رکھ کر سانس کو بیہوشی کے خیال میں روکا جاتا ہے۔ خارج کیا جاتا ہے۔ اگر بیہوشی کی حالت طاری ہو گئی تو سمجھو کہ کُمبھک میں کامیابی ہوئی۔ ۸۰

*

گھرنڈ سنہتا کی رائے | "گھرنڈ سنہتا" نے اس عمل کی ہدایت اسطرح پر کی ہے:-

"سانس اسطرح لو کہ پانی برسنے کا شبد پرگٹ ہو۔ ٹھوڑی کو سینہ پر دھرے ہوئے سانس روکو۔ دو کانوں کو انگلیوں سے

* یوگ سکا گرنتھ۔ ایک اور اسی قسم کے عمل کا بیان منسرح ہاتھ ہٹرت شبد یا سنت مت فلسفی میں ملیگا۔

بند کر کے داہنے کان کی آواز کو بائیں کان سے سنو اور جب
آواز آنا بند ہو جائے تو دونوں نتھنوں سے سانس خارج
کرو ۔۔ ۸۱

کیول کمبھک کا فائدہ

کیول کمبھک آخری کمبھک ہے ۔ یہ سب
بیماریوں کو رفع کرتا ہے ۔ پاپ ناش ہو جاتے
ہیں ۔ عمر زیادہ بڑھتی ہے ۔ من کا اندھکار دور ہوتا ہے ۔ اخلاقی
حالت درست ہو جاتی ہے ۔ اور جیو آتما جاگ اٹھتا ہے ۔ ۸۲

اس کا ادھکاری

یہ کمبھک صرف وہ یوگی کرتا ہے ۔ جو بہت دنوں
تک گوپھا میں رہا ہو ۔ جو یوگ شاستر کی
ہدایات بموجب تعمیر ہوئی ہو ۔ اسکی غذا صرف دودھ ہو اور جو
مذکورہ بالا کمبھک و کھیچری مدرا کے علم و عمل سے واقف ہو ۔ ۸۳

ترکیب عمل

پہلے یوگی اپنی زبان کو چوبیس حصوں میں چیرے
یہ کام ہر آٹھویں روز کیا جائے ۔ ہر مرتبہ چیرنے
کے بعد زبان کو دوہنا اور سات دن تک ہر روز بلا ناغہ
روغنی نمکین اور صحت آور چیزوں سے کم سے کم دن میں
دو مرتبہ ملنا چاہئے ۔ چھ مہینہ تک یک لخت دودھ کی غذا
استعمال میں رہے ۔ اور اپنی گوپھا میں حبس دم کرتے ہوئے آہستہ
آہستہ بتدریج غذا کی مقدار کم کرتا جائے ۔ سردی کے موسم

آنے پر جب اسکو معلوم ہو جائے - کہ صرف زبان کے سہارے
حرکات تنفس رک سکتے ہیں تو وہ ایک ہفتہ کے قریب گھی
اور دودھ کی غذا کہائے - پھر ایک یا دو دن تک ہر قسم کی
غذا سے پرہیز کرے - تب معدہ اور آنتوں کو ہوا سے بھر کر
سدّہ آسن پر بیٹھ جائے زور سے سانس کے پھیپھڑوں
کو ہوا سے بھر کر زبان سے تالو کے سوراخ بند کردے - اور
نگاہ کو دونوں ابرو (بھوؤں) کے درمیان جما کر سانس روک
لے* - - - - - - - ۸۴

یہاں تک مختلف آٹھ کمبھکوں کا بیان ختم ہوا ۸۵

ستک دیو جی کی رائے

شُک دیو جی کی رائے کے بموجب جنکی
بات یوگ کے معاملات میں زیادہ مستند
سمجھی جاتی ہے وہ شخص اتم درجہ کا ابھیاسی ہے جو پانچ منٹ

---

* مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب کے دربار میں ہریداس نامی سادھو اسی عمل سے پرانایام کر کے مدت تک زمین کے نیچے دفن رہا تھا۔

[۱] سُک دیو جی ولی مادرزاد دیاس جی کے لڑکے و راجہ جنک کے شاگرد تھے۔



اور یہ ۹۰ سکنڈ تک جنبش اوم کرسکے۔

ڈنڈی سنیاسیوں کی رائے

ڈنڈی سنیاسی اسکو پرانایام کا ابھیاسی کہتے ہیں جو ایک سانس میں ہزار بار اپنے من میں بلا جنبش و حرکت زبان "اوم" شبد کا جاپ کرسکے۔ ۸۷

کاشی کھنڈ کی رائے

کاشی کھنڈ میں صرف چوبیس سکنڈ تک سانس روکے رکھنا پرانایام ہے۔ ۸۸

متاہار۔

اب ہم متاہار کا بیان کرتے ہیں۔ ۸۹

متاہار غذا کے باقاعدہ اعتدال پر لانے کا نام ہے اسکا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ اسلئے دوبارہ وضاحت اور صراحت سے لکھنا محض طوالت ہوگی۔ غذا کو اس طور پر باقاعدہ بنانا چاہئے کہ [illegible] رتی تک آجائے۔ ۹۰

پرتیاہار۔*

پرتیاہار یوگ کا پانچواں سادھن ہے۔ اس سے مراد اندریوں کے دمن سے ہے۔ یوگی لکھن

* پرتیاہار کے معنی الٹی خوراک کے ہیں۔ کانوں کی خوراک شبد سننا۔ آنکھوں کی خوراک دیکھنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کو باہر کی چیزوں سے ہٹا کر آتم شبد و پرکاش میں لگانے سے غرض ہے۔ زیادہ تشریح کے لئے ہمارا ست منت فن جمعی کا رسالہ دیکھو۔

شکر۔ اور دودھ۔ پر زندگی بسر کرتے ہوئے علم۔ گیان اور ویراگ کو پراپت ہوتا ہے۔ اور صرف دس منٹ کے حبس دم میں اُسکو اندریوں پر اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ ۹۱

اندری اور اُن کے وشیے

بیرونی اشیاء کا اندریوں پر اثر پڑتا ہے۔ آنکھ کی اندری رنگوں کے دیکھنے سے متاثر ہوتی ہے۔ رنگ سات ہیں۔ سفید۔ نیلا۔ پیلا۔ سُرخ۔ نارنجی۔ اور بوقلمون (رنگا رنگ) زبان کے ذائقے چھ ہیں۔ میٹھا۔ کڑوا۔ نمکین۔ کسیلا۔ کھٹا۔ تیتا۔ قوت شامہ (ناک) سے ہر طرح کی بو سونگھی جاتی ہے۔ وہ دو قسم کی ہے۔ سوگندھ۔ اور دُرگندھ۔ سامعہ (کان) سے آواز سُننے میں آتی ہے جو دس طرح کی ہے۔ یہ تقسیم اُس کے مختلف اوصاف کے بموجب کی گئی ہے۔ لامسہ (چھونے کی قوت) سے۔ نرم۔ سخت۔ کھُردرا پن۔ چکنا پن۔ گرم و سرد وغیرہ کا حس ہوتا ہے۔ جس کو گیان اندری کہتے ہیں۔ ۹۲

پرتیاہار۔ کی ترکیب

اندریوں کی باہر گئی ہوئی ورتیوں کو اندر کھینچنا پرتیاہار ہے۔ اور وہ حسب ذیل طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی اچھے آسن پر بیٹھ کر نگاہ کو دونوں ابروؤں

کے درمیان جماؤ۔ دس منٹ کے عرصہ میں اندریاں بھیتر کو سکڑنے لگینگی۔

۱۔ آنکھوں کو ناک کے سرے پر جمانے سے۔

*۳۔ کان کو بیچلی انگلی سے بند کر کے ایک کان سے دوسرے کان کی طرف کی آواز سُننے سے۔

۴۔ گہری سانس لینے کے بعد من میں ۱۲ بارہ مرتبہ اوم کا جاپ کرنے سے۔

۵۔ کپال آسن کرنے سے جس میں سر نیچے زمین پر رہتا ہے۔ ۹۳

شکدیوجی کی رائے

شُکدیوجی مہاراج کے بموجب دس گیارہ منٹ حبس دم کرنے سے اندریوں کا دمن ہوتا ہے۔ اس مشق سے من کو یکسو کر کے پرماتما میں لگانے میں سہولیت ہوتی ہے۔ ۹۴

دھارنا کی تعریف اور شغل

دھارنا من کو یکسو کرنے سے مراد ہے۔ دو گھنٹے حبس دم کرنے سے دھارنا شکتی آتی

* بائیں طرف کی آواز سننا سرت شبد ابھیاسی منع کرتے ہیں دیکھو سنت مت فلاسفی۔

ہے۔ وہ حبس ذیل طریقوں سے کیجاتی ہے:-

(۱) ... ۱۴۴ مرتبہ خاموشی میں اوم کا جاپ کرنے۔

(۲) ۲ گھنٹہ تک نگاہ کو ناک کے سرے پر جمائے رکھنے۔

(۳) ۲ گھنٹہ دونوں بھوؤں کے درمیان نگاہ جمانے۔

(۴) چند بار گہرے سانس لے کر زبان کو تالو میں لگا کر سانس روک رکھنے اور امرت* پان کرنے اور

(۵) دو گھنٹے ایکاگر چت ہو کر بائیں کان سے داہنے کان کی آواز سننے سے۔ ۹۵

شنکدیو جی کی رائے

شنکدیو جی کی رائے میں ۲۰۰۴۸ منٹ تک حبس دم جاری رکھنے سے دھارنا کی سدھی حاصل ہوتی ہے اور یوگی دھیان کا ادھیکاری ہوتا ہے۔ ۹۴

دھیان

دھیان ساتواں درجہ ہے۔ پرماتما کے خیال میں گہرے طور پر محو ہو رہنا دھیان ہے جو من اور اندریوں کی اچھی طرح ایکاگر ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ حالت ۲۴ گھنٹہ حبس دم کرنے اور سر و گردن و جسم کو سیدھا رکھنے سے پراپت ہوتی ہے۔ وغیرہ ۱۷۲۸۰۰

* تالو کے دونوں سوراخ سے امرت کی دھار آتی ہے۔

مرتبہ ایک آسن پر بیٹھکر اوم کے جپ

(۳) ۲۴ گھنٹہ تک ناک کے سرے پر نگاہ جمانے - اور

(۴) دونوں بھوؤں کے دھیان کی جگہ میں ۲۴ گھنٹہ علی التواتر

تاکنے سے .. - - - - ۹۷

توریہ اوستھا

دھیان اوستھا میں یوگیوں کو گیانیونکی توریہ اوستھا پراپت ہوتی ہے - اور وہ پرماتما میں محو ہوجاتا ہے - ۹۷

شنک دیوجی کی لئے

شنک دیوجی فرماتے ہیں کہ تینتالیس چوالیس منٹ تک برابر حرکات تنفس روکنے سے دھیان کی اوستھا حاصل ہوتی ہے - ۹۸

سمادھی

سمادھی یوگ کی آخری منزل ہے - اس دشا کو پاکر یوگی گرمی سردی - دکھ سکھ سب سے پرے پہونچ جاتا ہے - ضرب کے صدمہ - آگ کی سوزش خوف - غصہ - رنج - وحسرت سب سے آزاد ہوکر مہاآنند بھوگتا ہے - عزت وبے عزتی سب کا خیال من سے جاتا رہتا ہے - لوہا - سونا - پتھر ایک سمجھتا ہے - محبت ونفرت ایک سے معلوم ہوتے ہیں - دوست دشمن کی تمیز جاتی رہتی ہے - ۹۹

جس طرح ندی کا پانی صرف تند ہوا کی وجہ سے کنارہ سے

کر دکھاتا ہے۔ اسی طرح منتشر طبیعت کا حال سمجھنا چاہئے۔ جب اندریوں کا دمن ہوگیا۔ من ایکاگر ہوگیا۔ تو آپ ہی آپ قرار و شانتی آتی ہے۔ جو حرکات تنفس کو کم کرتا ہے وہی من کو شانت بنا تا ہے۔

۱۰۰

ترکیب سمادھی پراپت کرنے کی

۱- کیول کمبھک کرنے سے سمادھی ہوتی ہے۔ دیکھو بیان نمبر ۸۴۔

۲- ۲۰۷۳۶۰۰ مرتبہ اوم میں جپ کرو اور دھارو۔

۳- ۱۲ دن تک حرکات تنفس کے روکنے سے بھی یہی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

۱۰۱

منک دیوجی کی رائے

منک دیوجی فرماتے ہیں کہ ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ اور ۴۸ سکنڈ تک برابر حبس دم کرنے سے پوری سمادھی لگ جاتی ہے۔ اس حالت میں پہونچکر یوگی سانپ کے کاٹنے سے بھی نہیں مرتا۔ ہتھیار سے زخمی کئے جانے اور آگ سے جلائے جانے پر بھی دکھ محسوس نہیں کرتا۔ نہ پانی میں ڈوب سکتا ہے۔ نہ ہوا میں خشک ہوسکتا ہے۔ سمادھی کی دشا میں پانی ہوا اور غذا کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور بلا تردد برہم کے دھیان میں محو رہتا ہے۔ اور اسرار قدرت سے آگہی پاتا ہے

۱۰۲

سدھی شکتی

سمادھی کرنیوالے یوگیوں کو جو عجیب غریب قوتیں حاصل ہوتی ہیں وہ علیحدہ نمبر ۱۲۶ سے ۱۳۴، ۱۵۴ تک میں بیان کیگئی ہیں۔

باب سوم

ہٹ یوگ

ہٹ یوگ کی تعریف

ہٹ یوگ اُن مختلف قسم کے سادھنوں کا شغل ہے جس سے یوگی کو سمادھی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ۱۰۷

ضروری سنجم

ہٹ یوگی بھی مثل راج یوگی کے سمادھی حاصل کرنے کے پیشتر صرف دودھ کی غذا پر بسر کرتا ہے اور آدمیوں کی صحبت سے بچنے کی غرض سے گوپھا میں رہتا ہے۔ پہلے اُسکو چھ مندرجہ ذیل شریر صاف کرنے کے سادھن کرنے پڑتے ہیں۔ جو شخص ۲۴ گھنٹوں میں دو سیر دودھ کی غذا سے تندرستی قایم رکھ سکتا ہے وہی چھ سادھن کر سکتا ہے۔

چھ ابتدائی سادھن

چھ سادھنوں کے نام یہ ہیں۔
نیتی - دہوتی - بستی - گج کرم

نیولی - نروٹک -

۱۰۶

نیتی | نیتی پہلا سادہن ہے۔ مُلائم سوت گیارہ انچہ لمبا بٹ کر ایک ناک سے ڈالکر دوسرے ناک سے نکالتے ہیں - یہہ طریقہ آسان ہے -

۱۰۷

دھوتی | دھوتی دوسرا سادھن ہے - اس میں ۳ انچہ چوڑا اور ۱۵ ہاتھ لمبا کپڑا پانی سے تر کرکے نگلنا پڑتا ہے - اور پھر اُسکو نکالکر شُدھ کر لیتے ہیں - یہہ ذرہ مشکل سادہن ہے - اور کمتر لوگ کرتے ہیں -

بستی | بستی میں گدا سے پانی اندر داخل کرکے پچکاری کی طرح نکالتے ہیں -

۱۰۹

گج کرم | گج کرم یہ ہے - پہلے معدہ کو پانی سے خوب بھر لیتے ہیں پھر نگاہ کو دونوں بھوں کے بیچ میں جماکر قے کرکے سبکو نکال دیتے ہیں - یہہ سادہن سہل ہے -

۱۱۰

ان کے علاوہ ایک اور ضروری عمل کیا جاتا ہے - جس کو شنکھپرکشالن کہتے ہیں - اُسکا طریقہ یہہ ہے :-

کہ پہلے جسم میں خوب پانی بھر لیتے ہیں - پھر نیولی کرکے نلوں کو ہلاتے ہیں - پھر اُسکو خارج کرکے حبس دم کا

ابھیاس کرتے ہیں۔ اس عمل کے کرنے سے پیٹ میں
مل نہیں رہتا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پیٹ میں
مل رہ جانے سے سمادھی کی حالت میں کیڑے وغیرہ
پڑ جانے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے یہ عمل ضروری ہے۔
ڈاکٹروں کی رائے میں زندہ رہنے کے لئے پیٹ میں کچھ نہ کچھ
غذا کا باقی رہنا ضروری ہے۔ مگر ہٹ یوگی ایسا نہیں سمجھتے
ایک دوسرا عمل کنجر بھی کرتے ہیں۔ پہلے دو چار لوٹے
پانی پی لیتے ہیں۔ پھر اُسکو قے کر ڈالتے ہیں۔
شنکھپ پرکشال کو یوگی لابدی عمل خیال کرتے ہیں۔

نیولی	نیولی سے مُراد تمام نلوں کے ہلانے سے ہے یعنی پیٹھ اور کمر کو خوب کڑا کر کے سب نلوں کو ہلا دینا

۱۱

تراٹک	تروٹک آنکھوں کو ناک کے سرے پر یا دونوں ابرو کے درمیان جا رکھنے سے مُراد ہے۔ اور یہ عمل

اسوقت برابر کرتے ہیں۔ جب تک کہ آنکھ سے آنسو
نہ نکل پڑیں۔

۱۲

پنج مُدرا	چھہ سادھن کے بعد یوگی پنج مدّو کا عمل کرتے ہیں۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔

کھیچری۔ بھوچری۔ چاچری۔ اگوچری

اشٹمنی ۔

۱۱۳

کھیچری مدرا — کھیچری مُدرا میں زبان سے ہردو حلق کے سوراخ بند کر دینے سے حبس دم کا عمل ہوتا ہے

۱۱۴

اس مُدرا کا ذکر نمبر ۸۲ میں آچکا ہے

بھُوچری — بھوچری مُدرا میں پدم آسن پر بیٹھ کر نگاہ کو ناک کے سرے پر جمانا ہوتا ہے۔ کھیچری و بھوچری مُدرا دونوں صرف چند ہی لمحوں کے عرصہ

۱۱۵

میں محویت پیدا کر دیتے ہیں۔

چاچری — چاچری مُدرا میں آنکھ سے تین انچہ کے فاصلہ پر کسی چیز میں نگاہ جمانا ہوتا ہے۔ نگاہ سیدھی ہو۔ اور دیر تک قائم ہے۔ جب یوگی تھک جائے۔ تو ناک کے سرے پر نگاہ جاوے۔ اور پھر دونوں بھوؤں کے بیچ میں درشٹی جوڑ کر اُس وقت تک یہ عمل کرے جب تک سمادھی نہ پراپت ہو۔

۱۱۶

اگوچری — اگوچری مُدرا میں کانوں میں موم دار روئی بھر کر بائیں کان کی طرف سے انتر کے شبد کو داہنے کان سے سُنتے ہیں۔ سر کسی قدرت داہنی کندھے کی جانب جُھکا رہتا ہے۔ اور اسی ابھیاس سے سمادھی حاصل کرنیکی

کوشش کیجاتی ہے۔

اُمنی

اُمنی مُدرا میں جسم کے کل سوراخ بند کر کے یوگی گہری و لمبی سانس لیتے ہوئے حبس دم کر کے سمادھی کی اوستھا حاصل کرتا ہے۔ ۱۱۸

* اُمنی مُدرا میں ہی کھٹ چکر بیدھتے ہوئے سانس کو اوپر کی طرف چڑھاتے ہیں۔ اس عمل میں پچھم یعنی پیٹھ کی طرف سے سانس لیتے ہیں۔ اور ریڑھ کی ہڈی سے جسکو میرو ڈنڈ کہتے ہیں۔ دم چڑھتا ہے۔ یہ طریقہ بہت مشکل ہے۔ اور زیادہ عرصہ تک ابھیاس کی ضرورت چاہتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۹

* کھٹ چکر کی تفصیل

کھٹ چکر کے نام یہ ہیں:

چونکہ یہ کورس ابھیاس کی نسبت زیادہ تحقیقات نہیں ہے۔ میں نے ایک یوگی کو جننا۔ کے قیام کے زمانہ میں عمل کرتے ہوئے ضرور دیکھا تھا مگر ذاتی طور پر زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ کھٹ چکر بیدھنے کا سادھن اُمنی مدرا سے بالکل مختلف ہو۔ بسم

* گُدا چکر چار دل کا کنول	ہردے چکر ۱۲ دل کا کنول	
اندری چکر ۶ دل ۔	کنٹھ چکر ۱۶ دل ۔	
ناہبی چکر آٹھ دل ۔	بھنڈر چکر ۲ دل	

گدا چکر۔ اندری چکر۔ نابھی چکر۔ ہردے چکر۔

کنٹھ چکر۔ نیتر چکر ۱۲۰

بندہ

ہٹ یوگ کے سادھک چار پرکار کے بندہ بھی کرتے ہیں۔ جنکو مول بندہ۔ جلندہر بندہ۔ اودیان بندہ اور مہا بندہ کہتے ہیں۔ ۱۲۱

مول بندہ

مول بندہ یہ ہے۔ یوگی اپنے بائیں اڈی گودا میں لگاکر پدم آسن پر بیٹھتا ہے۔ اور کپڑا کی گیند اس مقام کے اوپر باندہ دیتا ہے۔ ۱۲۲

جلندہر بندھ

جلندہر بندہ سینہ پر ٹھڈھی رکھنی اور لمبی گہری سانس لینی کو کہتے ہیں۔ ۱۲۳

اودیان بندہ

اودیان بندہ میں سانس لے کر ہوا بھر لینے کے بعد منہ کو زبان کے نگل لینی سے بند کر دیتے ہیں اور کان ناک وغیرہ کو بھی کھلا نہیں رکھتے۔ ۱۲۴

مہا بندہ

مہا بندہ کی ترکیب حسب ذیل ہے:۔ بایاں پاؤں گدا کے تلے اور ٹھڈھی کو سینہ پر رکھو ہاتھوں کو بڑھا کر داہنے پاؤں کو پکڑو اور اپنی ناتھے کو

---

(۱) شاغل۔

گھٹنوں سے لگا لو۔ بائیں نتھنے سے سانس لے کر پھیپھڑوں
کو ہوا سے بھر لو۔ نگاہ ناک کے سرے پر جماؤ۔ سانس روک کر
داہنے نتھنے سے خارج کرو۔ تب دائیں نتھنے سے سانس لیکر
حبس دم کرتے ہوئے بائیں نتھنے سے خارج کرو۔ جو کوئی تین گھنٹہ
متواتر یہہ بندھ کرتا ہی۔ وہ پورا یوگی اور سمادھی کا ادھیکاری
ہے ۔۔۔ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۱۲۵

باب چہارم

سِدھی شکتی

اشٹ سدھی

یوگ ابھیاس کرنے سے یوگیوں میں جو قوتیں اور طاقتیں آجاتی ہیں - اُن کو مجموعی طور پر اشٹ سدھی کہتے ہیں - ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۶

اُن کے نام

اُن کے نام یہ ہیں :-

انما - مہما - لگھما - گریما - پراپتی - پراکمیہ - وستویہ - ایشتویہ ۱۲۷

انما - مہما

اپنی خواہش کے موافق دبلا پتلا بنجانا انما اور موٹا تازہ ہو جانا - مہما کہلاتا ہے -

لگھما - گریما

ہلکا ہو جانا لگھما اور زیادہ ہوا بھر لینے سے بھاری ہو جانا گریما ہے -

پراپتی

خواہش کے بموجب ہر چیز کو حاصل کر لینا پراپتی ہے - اس شکتی کا یوگی پیشین گوئی کر سکتا ہے

ہر ملک کی زبان بول سکتا ہے۔ دوسروں کے خیالات معلوم کرسکتا ہے۔ بہت دُور کی آواز اور خوشبو سن اور سونگھ سکتا ہے و جانور و چڑیوں کی بولی بول سکتا ہے وغیرہ وغیرہ ۱۳۰

پراکمیہ غیر معمولی وقت تک نوجوان بنا رہنا۔ پورانا کھال اوتار دینا۔ دوسروں کے قالب میں سما جانا وغیرہ وغیرہ پراکمیہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۱

وسیتویہ انسان اور جانوروں کو خواہش ہونے پر مطیع بنا لینا۔ اپنے من اور اندریوں پر کامل اختیار حاصل کر لینا وغیرہ وغیرہ وسیتویہ کہلاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۲

ایستوہ قدرت کے اسرار سے باہر ہونا گزشتہ۔ حال اور آئندہ زمانہ کا علم حاصل کرلینا۔ اچھی طرح ایشور کا گیان پراپت کرنا اور اُس میں لین ہونا۔ اور سات مذکورہ بالا سدھیوں سے بچتے ہوئے سچے گیانی کی دیشا میں وچرنا ایستوہ ہے۔ اس شکتی کا یوگی مردہ کو زندہ کرسکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۳

نوٹ۔ اگر ان میں سے کوئی بات خلاف عقل معلوم ہو تو ناظرین معاف کریں۔ کیونکہ میں نے اس بات کو اور کتابوں سے نقل کرکے لکھ دیا ہے۔

باب پنجم

بُدھ دہرم کا اشٹانگ یوگ

بُدھ دہرم کا اشٹانگ یوگ کی پاتنجل راج یوگ سے موافقت

بُدھ دیو نے اصل میں راج یوگ ہی کی تعلیم دی ہے۔ اُسکے یوگ کی پاتنجلی کے یوگ سے بالکل مطابقت ہے۔ بدھ مت میں بھی ہٹھ یوگ ایک طرح کا موجود ہے۔ مگر اُس دہرم کے پیروکاروں نے راج یوگ ہی سے زیادہ تر تعلق رکھا ہے ۱۳۴

مدارج

بُدھ دیو کے اشٹانگ یوگ کے مدارج یہ ہیں:۔ سمیک درشٹی۔ سمیک سنکلپ۔ سمیک واک سمیک کرمانت۔ سمیک آجیو۔ سمیک دایام۔ سمیک سمرتی

اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ "بُدھ دھرم کے علم روحانی" کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا جو بجنور پریس سے مل سکتی ہے قیمت ۱ر ۰

سمیک سمادھی۔

۱۳۵

سمیک درشٹی — سمیک درشٹی سے غرض قانون قدرت کے کارن[1] اور کارج نیم کا یتھوچت گیان ہونا مراد ہے۔

۱۳۷

سمیک سنکلپ — سمیک سنکلپ سے خودی کا ترک۔ دیا وغیرہ مراد ہے۔

۱۳۸

سمیک واک — سمیک واک کا مطلب راست کلامی ترک غیبت ہے۔ سخت کلامی و کذب بیانی سے نفرت ہونا مراد ہے۔

۱۳۹

سمیک کرمانت — سمیک کرمانت کا مطلب یہ ہے کہ مناسب کام کیا جاوے۔

۱۴۰

کسی جاندار کے مار ڈالنے کا کبھی خیال ہی دل میں نہ آوے حرامخوری۔ و حرامکاری سے احتراز ہو۔

۱۴۱

سمیک آجیو — سمیک آجیو سے یہ غرض ہے کہ رزق قوت بازو سے مناسب پیشوں کی پیروی کر کے حاصل کیا جاوے۔ جس پیشہ سے کسی جیو کو نقصان پہونچے۔ ایسے

[1] علت و معلول کا قانون۔

ترک کرد ے - وغیرہ وغیرہ ۱۴۲

سمیک آیام سمیک آیام راست کوشی - بُرائی سے بچنے کی کوشش من بچن - کرم سے نیک بننے کی سعی ہے - ۱۴۳

سمیک سمرتی سمیک سمرتی کے معنی ہیں - چت کا مناسب طور پر بیدار ہونا - دُنیا کی شکل - حواس - خیال و من کی خواہشات کی ناپائداری کا وچار - تتو گیان - ۱۴۴

سمیک سمادھی سمیک سمادھی کے معنی ہیں اہنگ آتما کا بھاؤ - استغراق کا آنند - خودی کے خیالات سے نجات وغیرہ سب شامل ہیں ۱۴۵

متذکرہ بالصدر مدارج میں راج یوگ کی کل منزلیں شامل ہیں - انکو اسطرح سمجھو:-

۱ - سمیک درشٹی -	ایشور پرندھان -
۲ - سمیک سنکلپ	ہالش شوچ
۳ - سمیک واک -	ست
۴ - سمیک کرمانت -	اہنسا - استے - برہمچریہ
۵ - سمیک آجیو -	اپری گرہ سنتوش
۶ - سمیک وایام -	سوادھیا - تپ - آسن - پرانا یام -
۷ - سمیک سمرتی -	پرتیاہار - دھارنا -

یوگ کا اس قدر بیان کیا گیا۔ بتور پڑھنے والوں کو اچھی بدھی بخشے اور اُن کو نیک راہ پر لاوے۔ ۱۴۶

اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

ستیہ دھرم پرچارک پمپلٹ لائبریری

ہندی

چھپکر تیار ہوگیا۔ یہہ کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی کارآمد اور فایدہ مند ہے۔ ضرور منگواکر ملاحظہ فرماویں
قیمت فیجلد ہندی ۔ اور اردو
مطبع ستیہ پرچارک اور نیترالہ اجمیر سے ملسکتی ہے۔

نیازمند
مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

نئے تحفے

قابل دید کتابیں برائے فروخت موجودہ مطبع ہذا



کتاب	زبان	قیمت
مسیحی مذہب کا مخرج بُدھ دھرم ہے	اردو	۱۰؍
سنسکرت زبان کی عظمت	” ”	۲؍
پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے	”	۵؍
سیواجی اور روشن آرا دُختر اورنگ زیب کی شادی	اردو	۳؍
معدن التہذیب	اردو	۲؍
مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی	اردو	۱؍
حیرت انگیز واقعات	اردو	۱؍
سندھیا منظوم	اردو	۱؍
بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے - حصہ اول	اردو	۴؍
” راجپوتنی کی شادی - حصہ دوم	اردو	۱۰؍
” چتوڑ کا محاصرہ ” حصہ سوم		۱؍
حصہ چہارم		زیر طبع
ثبوت تثلیث وید	اردو	۴؍
دلیشنو دھرم		زیر طبع

[illegible]یق صداقت ودھرم آریہ ... ۲ر

سوگندھ میں سبھک کمیٹی اردو ... ۱ر

شیو دھرم پرچارک پہلا اپیل کیس اردو ۱؎
ہندی عہ

اپدیش منجری اردو ... ۵ر

ویدانت دہرانت توازن اردو ۳ر

یوگ فلاسفی ... ۱۰ر

سانکھیہ کارکا اردو ... زیر طبع

اپنشد اردو ... "

آریہ ورتن دیوتائی فلاسفی اردو ... "

دیش کے راشٹ کت دھرم اردو ... "

شیو دھرم اردو ... "

نقشہ ہنود داسلام میں توافق اردو "

شکو ... ۱ر

المشتہر

سیکرٹری منیجر شیو دھرم پرچارک جلسہ شہر

جامع المعلومات بستان آریہ و ملک پسند پمفلٹوں کا سلسلہ

پمفلٹ نمبر ۱۵ 1600

اپنشد

(۱) وجہ تسمیہ - لفظ اپنشد کی تشریح تنقیح و تصریح

(۲) اپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اپنشد

(۳) عام کیفیت - زمانہ تصنیف - مصنفین

(۴) کل اپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ

(۵) اپنشدوں کا عطر

حسب اجازت مہاشے بشمبر لال ودّن ایم - اے

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں
مہاشے منشی رام کی اہتمام سے چھپا

بہ قامت کہتر و بقیمت بہتر اسی رسالے کے مصداق ہے

قیمت فی جلد ۱۰ س

اپنشد

دیباچہ

آریوں کی مقدس نوشتوں میں "شرتی" کا پہلا نمبر ہے۔ اسکے بعد سمرتی کی تعظیم کی جاتی ہے سابق الذکر الہامی تسلیم کیجاتی ہیںط۔ مابعد الذکر عقلی۔ منو گ و یاگ ولک دانا ؤں کی تصانیف ہیں۔ شرتی میں "منتر" برہمن و

ط سوامی دیانند سرسوتی صرف ویدوں کے منتروں کو الہامی تسلیم کرتے ہیں۔ براہمن۔ اُنکی تفاسیر ہیں مختلف وقتوں میں ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اُن میں اتہاس وغیرہ کے تواریخی تذکرے بھی موجود ہیں چاروں ویدوں کے براہمن۔ چھہ انگ۔ چھہ اپانگ۔ چار اپ وید اور ۱۱۲۷ شاکھا (شاخیں) جو ویدوں کی تشریح کے طور پر برہما وغیرہ مہرشیوں کی تصانیف ہیں وہ "پرتہ پرمان" یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستند۔ و مخالف ہونے سے غیر مستند ہیں۔ سوتہ

داپ نشد" داخل ہیں سمرتی میں پوران[1] - اتہاس - درشن اور دھرم شاستر کا شمول ہے۔

اس سے ظاہر ہوگا کہ اپ نشد دن کا شمار اعلیٰ درجہ کی مذہبی کتابوں میں ہے اور آریوں میں انکی تعظیم بہ ایں اہمیت ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے۔ مقدس نوشتوں میں ان کو اصلی جوہر علم عرفان تسلیم کیا گیا ہے۔

دیدوں کا سنہتا بھاگ یعنی وہ حصہ جس میں صرف منتر ہیں۔ علم دھرم کا مخزن - کلام الٰہی - منزہ من الخطا سمجھا جاتا ہے۔ اس کا ایک ایک منتر تشریح کئے جانے پر بہت معلومات کا باعث ہوسکتا ہے۔ اور اس میں صرف ایشور کی عبادت - مناجات وحمد ہی نہیں ہے بلکہ علوم وفنون کا بیج موجود ہے۔

براہمن ان منتروں کی تفاسیر ہیں - چونکہ منتر بطور خود صرف چند مختصر لفظوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرورتاً یگیہ وغیرہ ودیگر تشریح طلب معاملات کے استفسار وصراحت کی وجہ سے ہر وید کے ساتھ ایک ایک براہمن کا حصہ اضافہ کیا گیا۔

---

[1] پُران سے مراد صرف براہمن بھاگ سے ہے۔ ان آج کل کے پورانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے "۔

براہمنوں کے بعد دوسرے قسم کی تحریرات ہیں جن کو "اپنشد"
یا "آرنیک" کہتے ہیں۔ یہہ دراصل ویدوں کے ضمیمہ ہیں۔
"آرنیک" کے اصلی معنی "جنگل سے متعلق" ہیں جس کا مطلب
بادی النظر میں یہہ سمجھہ میں آتا ہے کہ آرنیک اُن عالی دماغ
انسانوں کے خیالات ہیں۔ جو خانہ داری کے تعلقات سے سبکدوش
ہوکر مرتاضانہ زندگی میں جو علی العموم تنہائی و ریاضت میں بسر
ہوتی تھی۔ "ایشور د جیو" کے دقیق مسئلوں پر وچار کرتے تھے
"آرنیک" میں دنیاوی معاملات کی طرف سے بالکل بے توجہی
یا عدم التفاتی ظاہر ہوتی ہے۔ اور صرف روحانی مسائل کے
عمیق دریا میں غوطہ لگانا اصلی مقصد سمجھہ لیا گیا ہے۔
منتروں میں روحانی مسئلہ وغیرہ بطور اشارہ بیان ہوئے ہیں
اور وہ ضرور شرح کے محتاج تھے رشیوں نے اُنہیں منتروں کا
جہار لیکر۔ اُن میں دنیا کی پیدائش۔ ایشور کی قدامت۔ جیو
کی اصلیت کا راز پاکر انہیں سے آشرے وچار کرتے ہوئے
ایسی عظیم الشان فلسفہ کی عمارت کی بنیاد ڈالی۔
اُپنشدوں میں دراصل ایشور کی الوہیت کا تذکرہ ہے۔ ویدک
لٹریچر میں یہہ حصہ نہایت دلچسپ۔ مفید و نتیجہ آور ہے۔ یہہ
گیان کانڈ یعنے علم عرفان کا حصہ ہے اور کرم کانڈ یعنے

ارکین شریعت سے جن کا بالتوضیح بیان براہمنوں میں موجود ہے
کوئی تعلق نہیں رکھتی - کرم دگیان کانڈ کا مقصد ایک ہی ہے دونوں
لازم و ملزوم ہیں - دونوں سے نجات یعنی جنم و مرن کی تکالیف سے
رستگاری مقصود ہے - براہمنوں میں کرم کے انجام دینے کی ہدایت ہے
اور اسکو موکش کا ذریعہ قائم کیا ہے - اپنشدوں کے رشی برعکس
اس کے دعویٰ کرتے ہیں کہ جب تک "برہم" کا پورا علم نہ ہوگا اور
اُسپر عمل نہ کیا جائیگا کبھی نجات کی امید نہ کرنی چاہئے -
اسی خیال سے اپنشد آریہ فلسفہ کی جان ہیں اور "برہم"
اور اسکی وحدت کے متعلق معاملات کی گرہ کشائی کی یہی کنجی ہیں
پروفیسر میکسمولر صاحب کی رائے ہے کہ دنیا کے لٹریچر میں اپنشدوں کا
درجہ اعلٰے رہیگا - وہ انسانی دماغ کی بلند پروازی کے اعلٰے نمونہ
ہیں اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں لوگ ان کو استعجاب کی نگاہ سے
دیکھیں گے -

شوپنہار صاحب جرمنی کے مشہور فلاسفر کہتے ہیں کہ "اپنشد
میری زندگی میں تقویت دلی کے باعث رہے ہیں اور موت میں بھی
میری تقویت دلی انہیں میں ہوگی"

اُپنشد

باب اول

اُپنشد لفظ کی تشریح و صراحت

*"سنسکرت لغات میں اُپ نشد کے معنی "رہسیہ" یعنی راز سربستہ کے ہیں۔ اُپ نشد سنسکرت مادہ شد शद (शद्लृ) اُپ उप اور نی नि سے موضوع ہوا ہے۔ شد کے معنی برباد کرنے "حرکت کرنے"۔ اُپ کے معنی "نزدیک" اور "نی" کے معنی "علی التواتر" یا "بالیقین" کے ہیں۔

* گوبردگ صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور عام طور پر بھی "اُپ نشد" "رہسیہ" کا مرادف سمجھا جاتا ہے۔

شنکر آچاریہ جو بہ کثرت مذہبی کتابوں کے مفسر اور ویدانت سار کے مصنف سمجھے جاتے ہیں - اپنے کٹھ اُپ نشد کی تشریح کے شروع میں لکھتے ہیں کہ " جو لوگ نجات کے متلاشی ہیں اور محسوس و ناپائیدار عالم سے قطع تعلق کر چکے ہیں اور اُپ نشد کے علم سے واقف و ماہر ہیں اگیان اور بدی سے آزاد ہونگے - کیونکہ اِس خلقت کی پیدائش اگیان سے ہے - اُس وقت یہہ اگیان برباد ہوجاویگا - شد धातु مادہ کا مطلب اِس بربادی سے ہے اور اُپ نشد لفظ کے یہی معنے ہیں -

مگر شنکر کے مطلب سے صرف اُن لوگوں کو اتفاق ہوگا - جو ادویت بادی ہیں - مادہ کے ٹکڑوں پر غور کرنے سے یہہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ " یقیناً نزدیک حرکت کرنے " کے معنی زیادہ چسپاں اور موزوں ہیں کیونکہ اُپ نشد کے مطالعہ و وچار سے برہم گیان کا حصول مقصود ہے - اور یہہ وچار طالب صادق کو یقینی طور پر اُس گیان کے منزل مقصود تک یا اُس کے نزدیک پہونچاتا ہے -

دوسری وجہ تسمیہ اور بھی قابل غور ہے - "شد" لفظ کے معنی " بیٹھنے " کے ہیں " نی " کے معنی " نیچے " اور " اُپ " کے " نزدیک " ہیں - اوائل میں یہہ دستور تھا اور بنارس وغیرہ مقامات میں

اب تک بھی رواج ہے کہ شاگرد اُستاد سے نیچے بیٹھکر
اپنا سبق پڑھتے تھے یا بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ مگر یہ تفسیر
ابھی تک کسی نے تسلیم نہیں کی۔ اُپنشدوں میں ایک رسالہ
پرشن اُپنشد کے نام سے مشہور ہے۔ اُسکے لحاظ سے کسی قدر
اِسی بیان میں موزونیت آجاتی ہے مگر عام طور پر یہ معنی دلپسند
نہیں ہے۔ اپنشد کا خطاب ہمیشہ سے گیان کا ندر رہا ہے اور
وہ ہمیشہ علم عرفان کے قیمتی خزانہ خیال کئے جاتے تھے۔ اِسوجہ
سے اُن کو "رہسیہ" کہنا بمقابلہ اور مطالب کے زیادہ موزوں ہے
سنسکرت کا مشہور قواعد آموز مہرشی پانینی بھی اُسکی "تادیل
"رہسیہ" ہی کرتا ہے۔ اور اُسکے معنی "راز کے نزدیک داخل ہونا"
بتلاتا ہے۔ یعنی من کو اصلی گیان کی طرف اِس عجیب و گپت[1] علم کی
مدد سے یکسو و متوجہ کرنے سے دائمی سرور آنند میں داخل ہونا
ممکن ہے۔

علاوہ بریں "اپنشد" لفظ کی تشریح کبھی کبھی مختلف معنوں میں کی گئی ہے
مگر عام طور پر اُنکی غرض اُن کتابوں سے رہی ہے۔ جن میں برہم گیان
کے مضمون پر بحث ہے۔:۔

---

[1] پوشیدہ۔ خفیہ

باب دوم

اُپنشدوں کی تعداد وغیرہ

اُپنشدوں کی تعداد کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانا بہت مشکل کام ہے
چند سال گذرے ایک یورپین[1] محقق نے اُنکی تعداد ۲۳۵ تک
دریافت کی تھی۔ مگر جہاں[2] تک پتہ چلتا ہے۔ اسوقت ۲۲۲ اُپنشد
تک کا پتہ چلتا ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے جو باترتیب فہرست
شائع کی ہے۔ اُس سے[3] ۹۲ اُپنشد کا پتہ لگتا ہے۔ بعض نے اُن
کی تعداد ۱۵۴ و بعض نے ۱۰۸ قائم کی ہے۔

مگر اِن میں سے بہت اُپنشد بالکل مختصر اور غیر کارآمد
ہیں۔ زیادہ مشہور۔ کارآمد دس مستند اُپنشد جن کی صراحت
"سروا اُپنشد ارتھانُبھوتی پرکاش" رسالہ میں کی گئی ہے

---

۱ پروفیسر ویبر صاحب ۲ یہ ڈاکٹر ویبر صاحب کی تحقیقات سے معلوم
ہوا ہے۔ ۳ ڈاکٹر ہیل صاحب ۴ پروفیسر ہاگ صاحب ۱۹۰۲

حرف ۱۲ ہیں ۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) ایتریہ اُپ نشد

(۲) تیتریہ اُپ نشد

(۳) چھاندوگیہ اپنشد

(۴) منڈک اُپ نشد

(۵) پرشن اپ نشد

(۶) کوشتکی اُپ نشد

(۷) میترمنیہ اُپ نشد

(۸) کٹھ ولی اُپ نشد

(۹) سویتا سوتر اُپنشد

(۱۰) برہدارنیک اُپنشد

(۱۱) کین اُپنشد

(۱۲) نرسیمہو تتپنیہ اپنشد

عام طور پر جو اُپ نشد اسوقت زیادہ مستند سمجھے جاتے ہیں ۔ دس ہیں ۔

ایش ۔ کین ۔ کٹھ ۔ پرشن ۔ منڈ ۔ منڈوکیہ

تیتری ۔ ایترمیہ ۔ چھاندوگیہ ۔ برہدارنیک ۔

ان میں سویتا سوتر کوشتکی کو دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

ان موجودہ اپ نشدوں کی بہ لحاظ اُن کے مضامین کے تقسیم کرنا مشکل ہے - قدیم بارہ اُپ نشدوں میں کسی خاص طرز عمل یا فرقہ سے مطلق نسبت نہیں ہے - بلکہ سب بلا استثنا برہم گیان پر بحث کرتے ہیں - دوسرے اُپ نشد جن کو اتھرون کہتے ہیں - تھوڑے زمانہ کی تصانیف ہیں اور اُن میں اس قسم کے محدود خیالات بہ کثرت پائے جاتے ہیں - قدیم بارہ اُپ نشدوں کی تفصیل یہ ہے -

ایتریہ - کوشتکی - واسکلا - چھاندوگیہ - ست رودریا سکشاولی - سنہتواپنشد - تدیو - شیوسنکلپ - پرش سکتا ایش - ورہد آرنیک -

ان اپنشدوں میں ست رودریہ اپنشد* کو قدیم مانا گیا ہے - مگر اس میں محدود خیالات موجود ہیں - ابتدا میں اسکو اپنشد نہیں کہتے رہے ہونگے - بعد کو شامل کردیگئی ہوگی - دو اُپ نشد ایتریہ اور کوشتکی رگ ویدی کہلاتے ہیں میہ اور آتیریہ ویدانت کی بہت مستند رسالے ہیں -

* پروفیسر ویبر کی ہسٹری آف انڈیا جس میں اُپ نشدوں کی ترتیب - [illegible]

کرشن یجروید کی اُپ نشد تیتریہ ہے اور دوسری میترینہ ہے۔ یہہ یجروید ی برہمنوں کی جو اپنے آپکو میترنیہ کہتے ہیں۔ خاص کتاب ہے۔

شکل یجروید کے دو اُپ نشد ایش و ورہدآ۔ نیک ہیں انکی بڑی سند مانی جاتی ہے۔

سام وید کا اُپ نشد چہاندوگیہ ہے یہہ بہی مشہور و معروف ہے۔

اتھروید کے اُپ نشد علی العموم میں نظم لکہے گئے ہیں ان میں اور دوسرے ویدوں کے اُپ نشدوں میں یہہ بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ انکے مضامین میں بھی اختلاف ہے کسی میں برمھ گیان پر بحث ہے۔ کسی میں یوگ کا ذکر ہے۔ اور یوگ کو برمھ گیان حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے*

مانڈوکیہ۔ اتھروید کا خاص اُپ نشد ہے۔ اصول تعلیم کے لحاظ سے یہ زیادہ قابل قدر کتاب ہے۔ مندرجہ ذیل مختصر الفاظ سے اسکی عظمت ظاہر ہوگی۔

اعلے علم سے لازوال برکرتی کا گیان ہوتا ہے جسکو عقلا آفرینش کا باعث سمجھہ کر وچار کرتے ہیں جس طرح مکڑی اپنے

---

* ڈاکٹر ویبر صاحب۔ کے مادہ ۵۔ جلد ۔ کالم ۲۰۔

تاگے کو پھیلاتی ہے اور پھر سمیٹ لیتی ہے ۔ جس طرح پودے اگتے دنشو و نما پاتے ہیں ۔ جسطرح زندہ وجود کے جسم پر بال اگتے ہیں اسی لازوال و غیرفانی پرکرتی سے یہہ خلقت پیدا ہوتی ہے ''

دوسری مسلمہ و مستند کتاب پرسن ہے ۔ یہہ ہر دو رسالے اپنا تعلق ویدوں سے ظاہر کرتے ہوئے ویدانت کے اصول کی تعلیم کرتے ہیں ۔

باب سوم

عام کیفیت ۔ زمانہ تصنیف ۔ مصنفین

اپ نشد علی العموم مکالمہ کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں بیشتر کے مضامین نثر میں ہیں ۔ صرف کہیں کہیں نظم بھی داخل کیا گیا ہے ۔ طول طویل اپ نشدوں میں پرافسانہ قصوں سے بہت کام لیا گیا ہے ۔ مگر چھوٹے اپ نشد زیادہ مختصر اور باقاعدہ ہیں ۔ بعض بعض ان میں سے بالکل نظم ہی میں ہیں ۔ مکالمہ علی العموم

استاد و شاگرد کے درمیان ہے اور کبھی کبھی خاوند و بیوی
کے درمیان بھی موجودہ و آئندہ زندگی کے مسئلہ پر چھیڑ چھاڑ
ہوگئی ہے۔ قصہ طلب تلمیحات اور جابجا ویدوں کے حوالہ جات
کا بھی ذکر ہے۔ یگیہ و کرم کانڈ کا بھی کہیں کہیں تذکرہ ہے۔ مگر
بلا اشتباہ جملہ اپنشدوں کا عین مقصد یہ ہے کہ آتما کے گیان
اور آتما سے انسانی روح کے تعلق پر بحث کرکے نہایت تک
پہونچنے کی کوشش مدنظر رہی ہے +

اپنشدوں کی تالیف و تصنیف کے زمانے کو قائم کرنا بہت
مشکل ہے۔ اور کسی طرح کوئی شخص قطعی رائے پاس نہیں کر سکتا
کہ کس وقت میں وہ تصنیف ہوئی ہیں۔ اپنشدوں کی تعداد
کثیر ظاہر کی جاتی ہے۔ مگر وہ دراصل اپنشد نہیں ہیں اور شنکر

+ انگریزی محقق یہ کہتے ہیں کہ اپنشدوں کی ترتیب ویدوں (ہمنوں) کے بعد ہوئی ہے۔ یہ سچ ہے عبارت دونوں کی ایک طرح کی ہے زبان میں بھی فرق نہیں ہے۔ مگر اُن کا یہ کہنا کہ پہلے آریہ عناصر کی پرستش کرتے تھے اور رفتہ رفتہ بتدریج اُن کا خیال ایشور کی جانب مائل ہوا اور ابتدائی سادگی کی حالت سے ترقی کرتے گئے۔ مغلطہ ہے ۱۲

کے مابعد زمانہ کے اوپنج ہیں۔ شنکر آچاریہ نے جن اُپنشدوں
پر تفاسیر لکھی ہیں وہ زیادہ معتبر و مستند ہونے کے قابل ہیں
اُپنشدوں کا شمار ہمیشہ شرتی کے طور پر ہوتا ہا بلکہ درشنوں
میں بھی جہاں کہیں ذکر ہوا ہے اُن کو شرتی ہی لکھا ہو اُن
کی طرز ترتیب۔ اشعار بندی۔ پر معنی ہونا اس امر کی
صریحی دلیل ہے کہ ویدوں کی طرح اُنکو بھی حفظ یاد کرتے تھے
ہمارا خیال ہے اور ممکن ہے کہ وہ صحیح بھی ہو کہ اُپنشد تعداد
میں ہمیشہ ۱۰ اور ۱۲ کے درمیان تھیں۔ شنکر آچاریہ معمولی متحقق نہیں
تھے۔ جینیوں کے مقابلہ میں اُن کو ویدوں کی صداقت ثابت
کرنے میں جو جو دقتیں حائل ہوئیں ہونگی۔ وہ بآسانی ذہن نشین
ہوسکتی ہے۔ شنکر نے اپنے پکش کی[1] مضبوطی کے لئے ضرور ہے
کہ اُپنشدوں کی پوری پوری تلاش کی ہو۔ اُن کو اُس زمانہ میں
اُتنے ہی اُپنشد ملے ہوں۔ جن پر اُنکی ٹیکا[2] ہے۔ شنکر نے
اپنی بحث کرنے کا سامان زیادہ تر انہیں اُپنشدوں سے حاصل
کیا تھا۔ اس بات پر غور کرنے سے بہ آسانی سمجھ میں آسکتا
ہے کہ اُپنشد بہت قدیم کتابیں ہیں اور اُن کا ویدوں سے
متعلق ہونا اس دعویٰ کی تائید مزید ہے۔

---

[1] پہلو [2] شرح

اس مشکل اور پیچیدہ و لاینحل عقدہ کی نسبت پروفیسر میکس مولر صاحب اسطرح لکھتے ہیں:-

"گو ان اپ نشدوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مختلف اوقات میں تصنیف ہوئے ہیں مگر انکی نسبت ٹھیک ٹھیک زمانہ قایم کرنا اس وقت بالکل غیر ممکن ہے کسی شخص کو شک نہیں ہوسکتا کہ جن اپ نشدوں کا تعلق سمہتا و براہمن گرنتھوں سے ظاہر کیا گیا ہے وہ بہت قدیم ہیں بعض بعض اپنشد بعد کے ہیں۔"

یہہ دقت کسی طرح رفع نہیں ہوسکتی۔ مگر چونکہ مقررہ اپ نشدوں کے قدیم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہم اس مسئلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

اپ نشدوں کے شمول میں لوگوں کی رائے ہے کہ بارہ اپ نشدوں کو چھوڑکر باقی سب بعد کی ہیں۔ اور چونکہ اُن کو اپ نشد تسلیم نہیں کیا جاتا ان کی صراحت کرنا۔ اُن کے تصنیف کے زمانہ کی تلاش کرنا فضول ہے۔ اس خلط کی نسبت اسقدر عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شنکر کے بعد اپ نشدوں کی عظمت ذہن نشین کرتے ہوئے تیز طبیعتوں کو اپنی طبع آزمائی کا موقعہ ملا ہوگا۔ اور انہیں کی طرز تحریر کی تقلید میں مصنوعی رسالے بنا بناکر ان میں شامل

کردیئے ہوں گے۔ بعض بعض اُپ نشد اکبر اعظم کے وقت کی تصنیف
ہیں۔ جیسے الوپ اُپنشد وغیرہ اس اُپ نشد میں محمد رسول اللہ
(مسلمانوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بھی موجود ہے۔ یہ
بھی کسی چلتے ہوئے آدمی کی کارستانی ہے۔

دارا شکوہ اکبر کے پوتے نے ۵۲ اُپ نشدوں کا ترجمہ فارسی
زبان میں کرایا۔ اب اسوقت اُنکی تعداد اتنی بڑھگئی کہ ۲۳۵
تک شمار کی نوبت پہونچی۔

خاص خاص اُپ نشدوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
روحانی مسائل کے حل کرنے میں کشتریوں کو اکثر ید طولےٰ حاصل
تھا۔ اکثر برہمنوں کا اُن کے پاس جاکر برہم گیان کا حاصل کرنا
بدیہی بہت ہے۔ کہ برہم گیان کے سیکھنے میں کسی قسم کی قومیت کا
خیال سدراہ نہیں ہوتا تھا۔

اُپ نشدوں کی تصنیف کے وقت کا پتہ لگانا امکان سے باہر
معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو آریہ لٹریچر کا بہت قدیم حصہ تسلیم کرکے
اس مسئلہ کو بلا حل کئے ہوئے چھوڑنا پڑتا ہے۔

اپنشد کی ترتیب مختلف رشیوں نے دی ہیں۔ جن کے
نام مختلف کتابوں میں آئے ہیں۔ پرشن اُپ نشد میں ایک رشی[1]

---

[1] خود اُپ نشدوں میں مصنف یا مترجب کا نام نہیں ہے۔ انکی ترتیب ظاہر
رشیوں کے سپرد کردی گئی ہوئی

پپلاد نامی چھہ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کٹھ اپ نشد یم نیچکیتا گوتم کے لڑکے کو اپدیش کرتا ہے۔ علی ہٰذا۔

باب چہارم

خاص خاص اُپنشدوں کا خلاصہ مضامین

انتخاب

(۱) ایتریہ اُپنشد

یہہ اپنشد۔ رگ وید کے ایتریہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے لیا گیا ہے۔ اِس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اِسکا نام ایتریہ اسوجہ سے ہوا کہ اِتر کے لڑکے مہیدس نے اسکی ترتیب دی

تھی یا آنکہ اسکو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائیش۔ ایشور کی الوہیت۔ انسان و اناج وغیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالبد انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

بیداری (۱) ۔ خواب (۲) ۔ گہری نیند (۳)

خلقت ۔ روح اور پرماتما کے ساتھ اُس کے تعلق پر وچار کرتے ہوئے اصلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کے تین طرح کی پیدائش کا ذکر ہے۔ پہلے وہ غلہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے انسان کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک کرکے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ اودیا[ا] کے انسان ایک شریر[ب] سے دوسرے شریر میں گھومتا رہتا ہے سچے گیان کے حصول سے جنم و مرن سے نجات ہوتی ہے۔

تیسرے باب میں روح کے سچے لکشن[ج] کا ذکر ہے ۔ روح حواس

---

(۱) جاگرت (۲) سوپن (۳) سُکھپتی۔

ا جہالت۔ اگیان ب جسم ج لکشن ۔ تعریف خصوصیتیں



نہیں ہے ۔ روح کان نہیں ہے۔ آنکھہ نہیں ہے ۔نہ روح من ہے۔ روح گیان ہے اور گیان سے سمجھہ میں آتا ہے ۔ روح اور پرماتما کے سچے گیان اور دونوں کے حقیقیہ حالت کے سمجھنے سے لافانیت ملتی ہے۔

(۲) ایش

اس کا دوسرا نام "واج سنیہ سہتا" वाजसनेयसंहिता ہے ۔ یہہ شکل یجروید سے منسوب ہے ۔ اس کا مصنّف واج سنیہ گیہ ولکیہ رشی ہے۔

یہہ بہت چھوٹی اپ نشد ہے اور پرماتما کے گیان کو سب پر فوقیت دیتے ہوئے دوراستے گیان وکرم کی تلقین کرتی ہے دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ ان دونوں کی اچھے نیک آدمی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ پرماتما کا گیان رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کے تہہ کو پہونچتے ہیں۔ تمام دُنیا (خلقت) کا پرکاش اُس میں ہے اور وہ کُل برہمانڈ میں نظر آتا ہے ۔ اس کا اچھی طرح[۱] سمجھہ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے ۔ اور جب یہہ گیان حاصل ہو جاتا ہے ۔ اگیان[۱] کا ناش ہو کر موکش[۲] کی

۱ جہالت ۔ لاعلمی۔ اودیا ۔ (۲) نجات ۱۲
۱۲ ظہور

پراپتی ہوتی ہے۔

جو لوگ اپنے خیالات کو معراج تک نہیں پہونچا سکتے اُن کو ویدوں کی ہدایت کے بموجب کرم[1] کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے اوپاسنا کا ادہکار ہوگا۔ اور اُپاسنا[2] سے گیان کی پراپتی[3] ہوگی " ان تینوں فرائض میں سے کسی ایک کے انجام دینے سے موت کے بعد آنند کی حالت حاصل ہوگی اور جس طرح بتدریج رفتہ رفتہ آدمی ان میں ترقی کرتا جائیگا۔ اونچے طبقات میں پیدا ہوتا جائیگا اور جنم جنمانتر[4] کی شدھیوں سے پرم پد[5] کا ادہکاری[6] بنتا جائے گا۔ لیکن طالب صادق کو اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ برہم کا گیان ہی اصلی چیز ہے اور گیان اور آنند صرف " برہم " ہی میں ہے۔

(۳) کٹھ اُپنشد

یہ مشہور اُپنشد یجروید سے متعلق ہے بعض اُسکو سام وید کی کنتھ

---

[1] فعل - ارکین شریعت [2] عبادت (۳) حصول (۴) متعدد جنم (۵) نجات (۶) اعلےٰ درجہ (۷) مستحق ۔

ہیں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھر وید کی اپ نشد ہے۔

اس میں دو ادھیار شامل ہیں اور ایک ایک ادھیار میں تین فصل بنام ولّی موجود ہیں۔

خیالات کی بلند پروازی۔ تصوّر کی عظمت۔ وطرز اظہار کی نفاست میں اسکو قریب قریب تمام اُپ نشدوں پر فوقیت ہے۔

نچکیتا نامی گوتم کے لڑکے کو یم نے تلقین کیا ہے نچکیتا نے جو سوال کئے ہیں اُنسے انسانی دماغ کے اعلےٰ رسائی ظاہر ہوتی ہے۔ یم کے جواب کی معقولیت قابل تعریف ہے۔ گو نچکیتا کے سامنے بہت سی دقتیں سد راہ کیگئیں مگر اس جوانمرد نے نفس مطلب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔[۵]

جس روائیت سے اُپ نشد کی ابتدا کیگئی ہے وہ حسب ذیل ہے:-

" کسی زمانہ میں سورگ[۶] کی خواہش میں واجسرد کے فرزند (گوتم) نے اپنی تمام جائداد (خیرات میں) بخشدی۔ نچکیتا نامی اس کا لڑکا تھا۔

---

[۵] افلاطون (پلیٹو) کی ریپبلک نامی کتاب کے پہلے دو باب کئی لحاظ سے اس نچکیتا کے حالات سے مقابلہ کئے جانے کے قابل ہیں۔

[۶] بیکنٹھ ۔ بہشت ۔

جب دان[۱] کا سامان حاضر کیا گیا۔ نوجوان کا دل فرزندانہ
ترددات سے متفکر ہوا۔ اُسنے سوچا۔

"جو شخص برہمنوں کو (بُری گائیں) ایسی گائیں دیتا
ہے جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ
بھی نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوک
میں جاتا ہے جہاں کوئی آنند نہیں۔"

وہ اِس طرح سوچکر باپ کی مصیبت بچانے کے فکر میں اُسکے
پاس گیا۔ اور پوچھا۔ "پتا! ان گاؤں کے عوض آپ مجھکو کس کو
دوگے؟"

باپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب لڑکے نے پھر وہی سوال کیا۔ باپ نے
غصہ کی حالت میں کہا "میں تم کو یم[۲] کو دونگا۔"

لڑکے کو تعجب ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر راضی ہوا۔ باپ کو بھی
عجلت وغصہ کی کارروائی پر افسوس آیا۔ نچکیتا نے کہا کہ
قول کو پورا کرنا چاہئے اور مطمئن ہوکر یم کی تلاش میں نکلا۔ جب
وہ یم کے مقام پر پہونچا۔ یم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ نچکیتا تین
تین روز تک متواتر بھوکھا پیاسا اسکے مکان پر پڑا رہا۔ جب
یم لوٹا اسنے اپنی مہمان کو اس حالت میں پاکر اُس کی تکلیف کی

(۱) عطیات۔ (۲) یم موت کے دیوتا کو کہتے ہیں۔ یہہ علم خیال ہے۔ اسموقعہ پر یم کسی
ہستی کا نام ہوگا۔

تلافی میں تین برٔ دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیتا نے پہلا بر یہہ مانگا کہ میرے باپ کے فکر و تردّدات دور ہوں اور اُس کا غصّہ جاتا رہے"۔ دوسرا بر یہہ تھا کہ "مجھکو اگنی کا سائینس (گیان) حاصل ہو جس سے سورگ کی پراپتیٔ ہوتی ہے اور جہاں یم کا بھی راج نہیں ہے"۔ تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح کی اور یگیہ کی وِدھی بتائی۔ یم نچکیتا کی توجہ سے خوش ہوا تب نچکیتا نے تیسرا بر مانگا:

"یہہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے بعد (روح) قایم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قایم رہتی۔ مجھے آپ اسکی تعلیم دیجئے۔ یہہ میرا تیسرا بر ہے"

یم نے کہا "یہہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا بر مانگو"۔ مگر نچکیتا نے کہا "ہر چیز ناپایدار ہے۔ ہر چیز موت کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح کا علم راز سربستہ ہے اِسی کو بتائیے۔"

یہاں تک پہلے ولی (فصل) کا مضمون ہے۔ دوسری ولی میں "نیکی" اور "خوشنما" چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے

ا مراد زندہ باقی (۲) حصول (۳) موت ؞

اِن میں نیکی بہتر ہے - خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے کیونکہ
اس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا ہمہ اپنی لذات وحظوظ
کے قائم ہے - باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے - اور " جو لوگ
اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم وعقلمند سمجھتے ہیں وہ
اُس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے
رہتے ہیں "

" گیان کا تعلق نیکی سے ہے اور اُس کا مقصد انسانی روح
کی اصلیت (کا علم) ہے - روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے
پیدا نہیں ہوتی نہ مرتی ہے - وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اُس سے
کوئی چیز پیدا ہوتی ہے - وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے "
نچکیتا یم سے پوچھتا ہے ." برہم کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے"
یم جواب دیتا ہے " اوم " جس سے مراد برہم ہے - وچار
کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے - "

تیسری دلی میں انسان کی روح کا پرماتما سے تعلق ظاہر
کیا گیا ہے -

" خلقت میں دو روح ہیں - ایک وہ جو محدود ہے - دوسری
غیر محدود - "

" محدود روح میں - اندریاں - من - بدھی اور اندریوں کے

دِشے ہیں یہہ روح ہو گنے والی اور جسم کی حاکم ہے - من اندریوں سے اعلےٰ ہے - بُدھی من سے اونچی ہے - بُدھی سے افضل روح ہے "

چوتھی ولّی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیان کے سدراہ اگیان ہے - اگر بُھی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے ؟ جواب یہ ہے -

" جب اندریاں اپنے بھوگ وشے کے سامان سے علیحدہ ہو جاتی ہیں - روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے - کیونکہ بیداری وخواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے روح انکو جانتی ہے وہ خود علم ہے - اور برھم بھی گیان ہے "

پانچویں ولّی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ہے یہہ جسم سے مختلف ہے - روح اندریوں کی حاکم ہے - تمام جسم کے کاروبار اُس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں - جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے - یہہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں - زندگی روح سے ہے - اور اُسی پر اُنکی بنا ہے "

چھٹویں ولّی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے - میں برھم کو کس طرح جان سکتا ہوں ؟ برھم پرکاش کرتا ہے - یا نہیں ؟ جواب یہ ہے - " برھم کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا - کیونکہ

ہو گنے کے سامان :

برمھ سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برمھ کا گیان "اوم" پر وچار کرنے سے ہوتا ہے وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے اندری دمن اپنے دِشے سے علیحدہ ہوکر بدھی میں قایم ہوتی ہیں بُدھی برمھ میں قایم ہوتی ہے۔ تب یہہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ ورہدآرنیک

وِرہدآرنیک جوشت پتھہ کے چودھویں ادھیا سے اخذ کیا گیا ہے۔ داج سنیہ کا تتمہ ہے۔ اس میں ۷ ابواب یا آٹھہ دیاکھیان شامل ہیں۔ اس کا نام ورہدآرنیک ہے۔ اس کا بیشتر حصہ مکالمہ ہے اور یاگیہ ولکیہ خاص دیاکھیا کرنے والے ہیں۔ بہ حیثیت اپ نشد اس کا تعلق کنوشاکھا سے ہے اور کم سے کم ددیارنیہ کی اُپ نشد کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس اُپ نشد کی طرز تحریر کے ظاہر کرنے کے لئے میری دانست میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

جب اس کے دل سے خواہشیں جاتی رہتی ہیں۔ تب یہہ آدمی

یہاں ہی امرت ہو کر برھم کو پا جاتا ہے۔"

" جیسے سانپ کی کینچلی جُدا ہو کے بانبی میں اری پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ شریر سوتا ہے۔ روح جسم نہیں رہتے "

دیبارنیہ نے وریدہ کے چوتھے دیاکھیان کا جو انتخاب کیا ہے وہ کئی لحاظ سے دلچسپ ہے۔

" ایک برہمن ۔ بلکی نام اجات شترو کاشی راج کے دربار میں جاتا ہے اور اُسکو علم معرفت سکھلانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اسکو اِس کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے اور برہمن اُسکو تعلیم دیتا ہے کہ "میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے جو بجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی یشیشہ۔ سایہ اور روح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضامین سے واقفیت رکھتا ہے۔ اِن مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے۔" آپ کو بس اتنا ہی کہنا تھا؟" بلکی جواب دیتا ہے۔" ہاں مہاراج! بس اسی قدر کہنا تھا۔" راجہ نے کہا۔" برھم کے گیان سمجھنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔" اسکو سُنکر برہمن درخواست کرتا ہے کہ" میری تلقین کیجئے" مگر راجہ جواب دیتا ہے کہ" اگر برہمن کسی کشتری سے گیان سیکھے تو مقررہ طریقہ میں فرق واقعہ ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔"

تب راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لیجاتا ہے۔ جہاں ایک
آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سونیوالے کو برہمن کے اصطلاحی
الفاظ سے پکار کر جگاتا ہے مگر لاحاصل۔ تب اُسکو حرکت دیکر اٹھاتا
ہے اور برہمن کی طرف مخاطب ہوکر پوچھتا ہے۔ جب تک یہ شخص
سوتا تھا اسکی روح کہاں تھی؟ برہمن اس مسلہ کو نہیں حل کر سکتا
تب راجہ اُسکو من اور روح کی خصوصیتوں کو ویدانت کے اصول
کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض اِن اصولوں
کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اسکو نہیں چھوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یگیہ ولکیہ اور اُسکی بیوی میتری کے درمیان ہے
یاگیہ ولکیہ دُنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے
میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتاینی کو بلاکر اُن دونوں کے
درمیان اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔
"سوامی! اگر ساری زمین مع اپنی دولت کے میرے قبضہ میں
آجائے تو کیا میں اسکی مدد سے موکش پا جاؤنگی"۔ یاگیہ ولکیہ جواب
دیتا ہے۔ "نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار
ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کبھی نہیں حاصل ہوسکتی"۔ تب
میتری کہتی ہے۔ "تب مجھے دولت دُنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے"
نے شوہر سے اُس گیان کے حاصل کرانے کی درخواست کرتی ہے

جس سے جنم و مرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے "دہ پریا! تو مجھکو پیاری ہے۔ اور تو نے نہایت دل خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آ، بیٹھ جا۔ میں اصول کی تشریح کروں گا۔ اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کر۔" تب مکالمہ شروع ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف کی تشریح کیجاتی ہے۔ برہمنہ کے گیان پر وچار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی حالت کا حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا ویاکھیان اس اپنشد کا پھر مکالمہ ہے اس میں مباحث یاگیہ ولکیہ رشی ہے۔

"جنک متھلا کے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا۔ جسمیں کورو پنچالا کے برہمن آتے تھے۔ جنک کو اس بات کے جاننے کی خواہش ہوئی کہ برہمنوں میں سے کون سب سے لائق ہے۔ اُسنے یگیہ شالا میں ہزار گائیں طلب کیں۔ جن کے سینگیں سونے سے منڈھی ہوئی تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی اُن میں بندھی ہوئی تھی جنک نے کھڑے ہوکر سبھا میں بہ آواز بلند کہا !! قابل تعظیم براہمنو! آپ لوگوں میں جو شخص مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔ ان سب گاؤں کو لیجائے" مجمع میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اپنے شاگرد شمسرو اس کو حکم دیا کہ "گاؤں کو گھر

ہائک بلی ڈی " اسنے ایسا ہی کیا۔ تمام برہمن غصہ کی آگ سے مشتعل ہو گئے۔ اسوال نامی راجہ کے پروہت نے یاگیہ ولکیہ سے مخاطب ہو کر کہا :- "دو کتنوں یاگیہ ولکیہ! کیا تو ہم سب میں سب سے زیادہ ہوشیار ہے"؟ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا " میں سب سے زیادہ عالم کو نمسکار کرتا ہوں مگر میری خواہش گاؤں کے لینے کی تھی "۔

اس تمہید کے بعد۔ بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں چھہ اور رقیب برہمن علاوہ گارگی کے جو ایک رشی کی عالم فاضل لڑکی تھی۔ یکے بعد دیگرے یاگیہ ولکیہ کے مقابل میں آئے اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ ولکیہ نے اپنے دلایل قاطع و براہین شافی سے ان سبکو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بطور خود ایک ایک ویاکھیان ہے۔ گارگی نے دو موقعوں پر بہت دیر تک مباحثہ کیا۔ آخرکار ودگدہ سکل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجادلہ عجیب طور پر ختم ہوا۔

یاگیہ ولکیہ نے ایک دقیق مسئلہ اپنے رقیب کے روبرو پیش کر کے کہا " اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا سر شمسیر براں سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ سکل اس مسئلہ کی گرہ کشائی میں کوشش کرتا ہے مگر ناکامیاب ہونے پر حسب وعدہ اُس کا سر تن سے جُدا کر دیا جاتا ہے۔ اور چور اسکو کوئی قیمتی چیز سمجھہ کر اٹھا لیجاتے ہیں۔

یاگیہ ولکیہ تب اپنے باقی منی لفین سے مخاطب ہوکر پوچھتا ہے۔
"صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو پیش کرو۔ میں جواب دینے کے لیئے تیار ہوں" تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں تب یاگیہ ولکیہ حسب ذیل تقریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کرتے ہیں:۔
انسان بطور بلند درخت کے ہیں۔ اسکے بال پتے ہیں۔ اور اُس کا چمڑا چھلکا ہے۔ اُسکے چمڑے سے خون اُسی طرح بہتا ہے جیسے درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جسطرح کا ٹے ہوئے درخت سے پانی بہتا ہے۔ اُسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں اِس (مشبہ دلی) درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گودا ایک سے ہیں۔ اُس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت کی جڑ سے نیا درخت اُوگتا ہے تو فانی انسان کے جڑ سے کیا اُگتا ہے۔ جب موت اُسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔
کیا تم نہ کہو گے کہ پھلدار بیج سے پھر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بیج زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اسطرح درخت بھی بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے اسی طرح از سر نو (جڑ سے) بعد (مرنے کے) نئے گلے پھوٹتے ہیں لیکن اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا کس جڑ سے فانی انسان پھر از سر نو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب دو گے وہ (صرف ایک مرتبہ کے لیئے) پیدا ہو لیا تھا: نہیں۔ وہ پیدا ہوتا

(پھر) اور میں پوچھتا ہوں - کیا چیز ہے جو اُسکو اندر نہیں پیدا کرتی ہے ؟"

برہمن اسطرح سوال کئے جانے پر اودے پیدائش کے پہلے[1] سبب سے ناواقف ہوکر یاگیہ ولکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں - اِس دیاکھیان کے خاتمہ پر اُپنشد بہت اختصار کے ساتھ اُس علت اودے کے بیان کرنیکی کوشش کرتی ہے اور برہم کا گیان آنند دینے والا بتاتی ہے. برہم توجہ کے یکسو کرنے سے سمجھہ میں آتا ہے -

چھٹویں دیاکھیان میں جنک دیاگیہ ولکیہ کے درمیان دو مکالمے بیان کئے گئے ہیں جن میں رشی اُن اصول کی تشریح کرتا ہے جو پہلے راجہ کو اور رشیوں نے سمجھایا تھا -

اِن کے پیچھے یاگیہ ولکیہ و میتری کے سوال و جواب کا تذکرہ ہے اور اُن رشیوں کی فہرست دیگئی - جنکو ویدک سدھانت کے گیان کانڈ کی تلقین ہوئی تھی -

۵ - چھاندوگیہ اُپنشد

چھاندوگیہ اپنشد میں آٹھ باب ہیں اور یہہ براہمن بھاگ سے

[1] علت، ودے ..

اخذ ہوئے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کانڈ کا ذکر ہے۔
چھاند وگیہ اُپ نشد کا زیادہ حصہ نصیحت آمیز مضامین سے پُر
ہے۔ مگر مثل اور اُپ نشدوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔
ایک سنت کمار و نارد کے درمیان ہے۔ دوسرے دو مکالمے شویت کیتو
(ارُن کے پوتے) اور اُس کے خود باپ کے درمیان واقع ہیں۔
جسکا نام اودالک تھا اور جو ارُن کا لڑکا تھا۔ ان کی ترتیب پانچویں
باب میں دیگئی تھی۔ جس میں پرواہن جیوالا کے لڑکے نے سویت کیتو
پدرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا ہے۔ اسکے بعد اور بھی
مکالمے واقع ہوتے ہیں۔ چھٹے باب میں جنا سروتی پتر کے پوتے
کے قصے کا مذکور ہے۔ پانچویں باب میں فرضی انسانوں کے درمیان
مباحثے ہوئے ہیں۔ آٹھویں باب میں پرجاپتی اور اندر کے درمیان
روح کے اوصاف و خاصیت کے مضمون پر بحث ہوئی ہے۔
اس رسالہ کے آخری باب میں جو انتخاب اس اُپ نشد سے داخل
کیا گیا ہے اُس کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

۵ تیتریہ اُپ نشد

یہ کرشن یجر وید کا اُپ نشد ہے۔ یہ آرنیہ کا ساتواں اور
آٹھواں دیاکھیان ہے۔ "برہم" پر وچار کرتے ہوئے دُون اور

اُس کے فرزند بھرِگو کے درمیان سوال و جواب ہوئے ہیں۔
پہلے ورن نے جو برہم کی تعریف کی اُس سے بھرگو کو بھرم ہوا
اور پھر رفتہ رفتہ وہ اصلیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جس سے
سب پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں سب رہتے ہیں۔ جس کی طرف سب
مائل ہوتے ہیں۔ وہی برہم ہے۔ اس سے بھرگو نے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ چونکہ سب کی پیدائش و پرورش غذا سے ہے برہم غذا
ہوگا۔ پھر اُسنے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے
ہیں۔ اسلئے پران ہی برہم ہوگا۔ مگر یہ بھی تسلی بخش تحقیقات
نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برہم یوگ ہے۔ اور اُسنے
سمجھا کہ برہم سے مُراد بُدھی سے ہوگی۔ تب اُسنے غور کیا برہم
آنند ہے اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے
کہ بھرگو ایک بات سُنکر اُسی پر برابر غور کرتے کرتے اُس آخری
نتیجہ تک پہونچا جہاں سارے مادی عالم کے خیالات کا خاتمہ
ہوجاتا ہے۔

۷۔ شویتاشوتر اپنشد

یہ اپنشد بھی کرشن یجر وید سے متعلق ہے۔ اس کا نام شویتاشوتر
اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسی نام کے ایک رشی معہ اپنے آشرم کے

آدمیوں کو اسکی تلقین کی تھی - اس اُپ نشد کو اکثر لوگ بہت
قدیم نہیں سمجھتے - کیونکہ اس میں جابجا یوگ سانکھیہ ویدانت
وغیرہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں اور سانکھیہ درشن کے بانی کپیل
کا نام آیا ہے - مگر اس کی تالیف کے زمانہ کا پتہ لگانا مشکل ہے
تاہم اس میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ یہہ شنکر آچارہ یہ
سے پہلے کی کتاب ہے - اور شنکر نے اسکی بھی تفسیر لکھی ہے -
سانکھیہ اور ویدانت کو غلط فہمی سے اکثر لوگ ایک دوسرے کا
مخالف بتلاتے ہیں - یہ صرف سچائی تک پہونچنے کے دو زینے
ہیں - اصل میں ان چھ درشنوں میں کوئی کسی کا مخالف نہیں ہے
صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے کہیں تک تحقیقات کی ہے - اور
کسی نے کہیں تک - اور ویدانت اس زینہ کی آخری سیڑھی
ہے -

سویتاسوتر نے اسی غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش میں فلسفہ
کی ہر دو شاخ کی مطابقت - مشابہت اور باہمی مناسبت دکھلا کر
سانکھیہ کو ویدانت کا ضروری حصہ ثابت کیا ہے - اس نے
خلقت کی پیدائش کو بالکل سانکھیہ کی تعلیم کے موافق تسلیم کر لیا ہے
اسکی تمام اصطلاحات کو صحیح مانا ہے - سانکھیہ کی پراکرتی کو خلقت
کے پیدا کرنے کا علت ادنےٰ مانا ہے - برہم جو سب کا آدھار ہے

پرکرتی اُس کے آشرے ہے۔ یہہ دو قسم کی ہے۔ وکیت[1] اور اوکیت[2]
اوکیت حالت میں وہ دائمی و ابدی ہے۔ وکیت حالت میں وہ
دائمی نہیں ہے۔ اُس سے بُدھی۔ اہنکار۔ وغیرہ پیدا ہوتے
ہیں اور پھر اُسی میں لے ہو جاتے ہیں۔ جب اُسکی سامیہ اوستھا[3]
ہوتی ہے۔ تب پیدائش نہیں ہوتی۔ پیدائش کی حالت میں برہم
اُسمیں محیط کُل رہتا ہے۔ پرکرتی کا یہ سب سامان پُرش کے بھوگ
کے لیئے ہے۔ پُرش برہم اور جیو کو کہتے ہیں۔ مگر یہ برہم اپنے
سوبھاؤ[4] سے اکرتا[5] ہے۔ صرف ساکشی[6] رہتا ہے۔ اُسمیں کسی
طرح کا وِکار[7] نہیں۔

یہ اِس اپنشد کی تمام تعلیم ہے۔

۸۔ کین یا تلوکار اُپنشد

کین یا تلوکار۔ اُپنشد کی غرض یہ ہے کہ برہم کی تخصیصات کرے
اور اُسکو دُنیا سے علیحدہ ثابت کرے۔ اُسکی یہ کوشش نہیں ہے

[1] پرگٹ پیدا شدہ [2] جو پرگٹ نہ ہو۔ غیر پیدا شدہ [3] جب تین گُن
ست۔ رج۔ تم۔ برابر ایک حالت میں ہوں۔ اُسکو سامیہ اوستھا کہتے ہیں [4] فطرت
[5] فاعل نہیں ہے [6] شاہد۔ [7] نقص۔

کہ جیو یا مادی عالم سے برمھ کا تعلق ظاہر کرے۔ اِسکے تعلق سے قایمی کی طرف سے اُسکو کُلّی اطمینان ہے۔ اور وہ سوتیا سُتر کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے۔ کہ وہ کس طاقت کی مدد سے ہیں۔ زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے فرائض کو انجام دیتی ہیں؟ ہنا مخلوقت کی ہستی کا باعث اُسنے برمھ کو تسلیم کرلیا ہے۔ برمھ ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے۔ وہ کانوں کا کان من کا من۔ زندگی کی زندگی۔ کلام کا کلام۔ آنکھ کی آنکھ ہے۔ اُسی سے سب قوت پاتے ہیں۔ اُسکے گیان سے کمالیت اور نجات کی تمامیت ملتی ہے۔ اس طریقہ سے یہ اپنشد برمھ کو ثابت کرتا ہے۔ اِسکے سوا اور کوئی تدبیر اُس تک پہونچنے کی نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو کوئی اندری نہ من اُس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے موافق وہ منتہا نظر سے دور ہے۔ عقل اُسکا تصور نہیں کرسکتی کوئی اُسکا گیان نہیں بخش سکتا ہے۔ کیونکہ برمھ لامحدود و محیط ہے۔ "جانے" و "نہ جانے" کا اصطلاح (ویکت پیدا شدہ) دنیا سے متعلق ہے۔ پیدا شدہ دنیا کارج ہے

---

۵ علت

اور اندریاں اُسکو جان سکتی ہیں۔ اویکت (یعنی پرکرتی) تک کا علم بھی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برہمہ جو دونوں سے باہر ہے اور جسکو آشرے دونوں ہیں کیسے اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُسکو سمجھہ سکتی ہیں۔

۱۔ مانڈوکیہ

مانڈوکیہ کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔

آتما کی چار اوستھائیں ہیں۔ جاگرت[۱]۔ سوپن[۲]۔ سوشپتی[۳] چوتھی[۴] ان تینوں سے مختلف۔

جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم دنیا کے تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس (اندریوں) کے ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں من کو پہلے اوستھا کے خیالات۔ اور اُن کے اثر وسنسکار کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ باسنا رہتی ہے صرف آتما نند ہی آنند کا گیان ہوتا ہے۔ چوتھی اوستھا میں ہم اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اُس کا تعلق

(۱) بیداری - (۲) خواب (۳) گہری نیند (۴) تُریہ اوستھا ۔۔

ہنیں ہنا۔

"ادم" سے برمھ کا گیان ہوتا ہے۔ اسپر وچار کرنے سے برمھ کا وچار ہوتا ہے۔ یہ تین حرف ا- او-م अ उ म سے ملکر بنا ہے۔ ادھر حرف اسی ایک نام ہیں سب نام آجاتے ہیں۔ آ- سے اکار- ورلٹ- اگنی۔ آو سے ہرنیہ گربھ وایو تیجس- اور م سے آدتیہ- پراگیہ وغیرہ سب کا اظہار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

۱۰ پرشن اپنشد[1]

پرشن- اتھرو ویدی اُپ نشد ہے۔ شنکر آچاریہ کے بموجب اسکی تقسیم چھ فصلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق و مخلوق سے متعلق- پیدائیش کے زمانہ اور پرماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برمھ کے سنجوگ سے عالم کی پیدائیش ہوئی۔ پہلے جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل و صورت سے مبرا ہوئی- مادہ- ناج- وغیرہ سب کے بعد دیگرے ظاہر ہو گئے- رات دن- شکشن، وسیفد کا بھاگ ہوا۔

[1] اسکی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ یہ اُپ نشد سوالی و جواب کی شکل میں لکھی گئی ہے۔

سٹ: وسیفد کا پکش ہوتا ہے ۱۰ تیم

جسم کی بناوٹ میں پانچ مہابھوت - کرم اندریہ - من - بدھی پران وغیرہ شامل ہیں - جسم کو کون قائم رکھتا ہے ؟ جواب یہ ہے کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جس وقت پران نہیں رہتا جسم قائم نہیں رہ سکتا - پران کیا ہے ؟ روح یہ سب میں موجود ہے بغیر اس کے کوئی بھی رہ نہیں سکتا - چاہے وہ آدمی ہو - تو ہو مخلوق ہو - کوئی بھی ہو - مگر روح اور زندگی کے اصول میں ہی مادی نقطہ میں فرق معلوم ہوتا ہے ؟ (جواب) پران روح سے پیدا ہوتا ہے - زندگی پنچ پران میں شامل ہے - جن کی حرکت سے جسم قائم رہتا ہے -

سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا - بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ مطول ہو جاتا ہے - دوسرے اور تیسرے پرسن میں وہی کبث برابر چلی جاتی ہے آخر میں یہ کہہ کر تمام ہستی (کائنات) کی زندگی ٹھہرائے ہیں اور عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیال ظاہر ہوتا ہے -

چوتھے سوال میں اس اپنشد کے اصول کا جوہر ہے - پہلے روح کے تین استھاوں پر وچار ہے - چونکہ انکا پہلے ذکر آ گیا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہوئی

---

۵ عناصر - ۵ خصر - ۵ حالتیں ۔

اِس کے بعد خالقیت کے مختلف اصول کا ذکر ہے۔ جیسے پنچ مہا بھوت (مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش) پانچ گیان اندری۔ پانچ کرم اندری۔ من۔ اہنکار۔ بدھی۔ وغیرہ۔

پھر برہمہ کا وچار شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ کس حیثیت سے کائنات کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کیطرح اوصاف والا ہے اور کیطرح مستغنی الصفات ہے۔

پانچویں سوال میں "اوم" کی تشریح ہے۔ اور اگر انسان کو پوری طرح برہمہ کا گیان نہیں ہوگا تو وہ آواگون میں رہیگا۔

۱۱ منڈک اُپ نشد

اس اُپ نشد میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہمہ اور وید کے علم کا ذکر ہے۔ دوسرے میں برھم ودیا کا خاکہ ہے۔ یعنی برہمہ کی عظمت۔ دنیا سے اُس کا تعلق۔ اُس کے گیان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کیگئی ہے۔

ودیا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید۔ چھہ

۱؎ انانیت شخصی ۲؎ عقل۔ ۳؎ علم عرفان۔

وید انگ شامل ہیں۔ آخرالذکر کا تعلق صرف برہمہ سے ہے
جو اندریوں کی سمجھ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کُل اور
سب کا خالق ہے۔ یہاں اپرا ودّیا میں وید کے سمول سے صرف
کرم کانڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر بھی برہمہ ودّیا کا
پتا ویدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور وید اُس سے خالی نہیں ہیں۔
چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اسی وجہ سے کائنات اُسکی
تابع ہے۔ اور وہ مکڑی کے جالے کی طرح اُس کو بناتا بگاڑتا
رہتا ہے۔

(۱) اپرا ودّیا سے مراد علم شریعت سے ہے۔ اراکین شریعت
کی تعمیل۔ وقت مقررہ پر اُنکی تکمیل۔ وطرز عمل وغیرہ کا علم اس سے
متعلق ہے۔ اِن کی پابندی سے اُنکو اُتم جنم ملیگا۔ اور نہ کرنے
سے نقصان ہوگا۔

(۲) پرا ودّیا کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ برہم حیثیتیہ۔ محیط کُل
لاتغیر۔ بلاسبب۔ مستغنے الصفات۔ کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ
آنیوالا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا
آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیووں کا جیو ہے۔ اُسی
کا سب میں پسارا ہے۔ اُس کے گیان سے مُکت ہوتا ہے۔

(۳) کس طرح برہم کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا پرکاش

برہمہ سے ہوتا ہے۔ برمہہ کسی سے کیسے پرکاشت ہوسکتا ہے ؟
جواب یہ ہی۔ برہمہ پرکاش دان ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے اندر دتمام
کائینات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہمہ کے گیان کا خاص ذریعہ
"ادم" کا بچار ہے۔ جو برمہہ سے الگ نہیں ہے۔
وید کی پڑھنے اور سمجھنے سے یہ گیان نہیں حاصل ہوتا۔ یہہ گیان
ویدانت کے وچار۔ ویراگ اور یوگ کے شغل سے ہوتا ہی۔
۴۔ اس گیان کا نتیجہ سنجات کامل ہے۔ اُسوقت جیو دُنیا سے لاتعلق
ہوکر برمہہ میں لے ہوتا ہے جس طرح دریا بہتے ہوئے سمندر میں
مل جاتے رہیں۔
خاص چیز جو ہمارے معمولی تمیز دعقل کو برہمہ کی طرف منی طب
کرتی ہے۔ ان اُپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا ناشمان
ہونا ہے۔ کائینات کا کوئی کارن ضرور ہی۔ کارج کارن کے
مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار خارجی کائنات
پر غور کیا جائے تو یہہ غور بتدریج برہمہ کے علم تک پہونچا دیتا
ہے۔ دُنیا پانچ تتوں سے بنی ہے جن میں برابر تبدیلی ہوتی
رہتی ہے۔ اور عایئب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی میں تحلیل ہوجاتی
ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا ہے ہوا آکاش
میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش گو نظر میں نہیں آتا۔ مگر اپنے کارن

شبد (آواز) میں غائب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنچ تن ماترا یعنے سوکشم و لطیف عنصر کی ہے۔ یہہ من میں اور من آہنکار میں اہنکار بُدھی میں اور بُدھی پرکرتی میں لے ہوتی ہے۔ پرکرتی برہم میں لے ہوتی ہے۔ یہہ حالت پرلے میں ہوتی ہے۔ جب سرشٹی ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بتدریج پرکرتی سے بُدھی۔ بُدھی سے اہنکار اہنکار سے من من سے گیان اندری وکرم اندری و پنچ تن ماترا وپنچ تن ماترا سے پنچ مہابہوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں۔ برہم ان سب سے علیحدہ اور ان سب سے بہت قریب رہکر ایک حالت میں قائم رہتا ہے۔ اُس کا علم شانتی دینے والا ہے۔ اور اسی عارضی عالم کے مصائب سے نجات کامل بخشتا ہے۔

۱۴۔ کوشتکی اپنشد

اس اُپنشد کا تعلق رگوید سے ہے۔ اِس میں چار باب ہیں پہلا ایک قصہ سے شروع ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں چتر گنگیا کے فرزند نے

ا۔ حواس عشرہ ۲۔ لطیف عنصر۔ یعنی شبد۔ سپرش روپ رس۔ گندھ۔ ۳۔ کثیف عنصر۔ مٹی۔ پانی۔ آگ ہوا آکاش ۔

یگیہ کا ارادہ کیا۔ اور ارونی کو یگیہ کا رشی تجویز کیا۔ مگر اُسکے عوض اُس کے فرزند سویت کیتو کو بُلا بھیجا۔ چتر نے اُس سے پوچھا کہ دُنیا میں کون گپت ستھان ہے۔ مگر وہ جواب نہ دیسکا سویت کیتو اپنے باپ گوتم کے پاس واپس آیا۔ اور یہہ سوال اُسکو سُنایا۔ تب باپ اور بیٹے دونوں چتر کے پاس گئے۔ اور چتر نے خوش ہوکر اُن کو استعارات و تشبیہات میں برہم کا علم اوپدیش دیا۔

دوسرے باب میں پران کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں دیوداس کے بیٹے پرتردن کے اِندر کے محل میں جانیکا ذکر ہے۔ اندر نے اُس سے کہا بر مانگ۔ پرتردن نے کہا کہ آپ ہی بر تجویز کیجئے اندر نے تب برہم گیان کو سب سے اعلیٰ و افضل ٹھہرایا اور آتما کا کتھن بیان کیا۔ مد یہہ پران ہر گیا ہے۔ یہ آنند ہے۔ یہ لافانی ہے یہ نہ نیکی سے بڑھتا ہے نہ بدی سے گھٹتا ہے۔ حقیقتاً جسکو وہ اِن دُنیاؤں سے اوٹھانا چاہتا ہے۔ اُن کو نیکی کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ کائنات کا محافظ۔ کائنات کا خداوند۔ کائنات کا بادشاہ ہے۔ یہ آتما ہے۔

چوتھے باب میں بھی اسی قسم کا بیان ہے۔



باب پنجم

اُپنشد سار

(اُپنشدوں کا عطر)

۱- ایتریہ اُپنشد

سب ہی پرگیا سے ہیں۔ پرتھوی - وایو - جل - آکاش - اور یہ اُن کے بیج انڈج - جارُج - سویدج - اودبھج - گھوڑا - گائے - پُرش ہاتھی - جتنے پران دھاری ہیں - کیا چلنے والے کیا اُڑنے والے کیا سھتاور سب پرگیا ہی سے ہوئے ہیں - پرگیان میں پرتشٹھت ہیں پرگیان سے سما رہوا - پرگیان ہی پرتشٹھا ہے - پرگیان ہی برہم ہے - ۱

۲- ایشاواسیہ

سب[۵۵] بھوتوں کو کیول[۵۶] آتما میں دیکھتا ہے - اور آتما کو سب

۵۵ جو - پرائی - ۵۶ صرف -

ہوتوں ہیں۔ وہ کسی سے گھن[۱] نہیں کرتا۔

جب متشبہ[۲] جانتا ہے کہ سارے بھوت آتما ہی ہیں اور آتما ہی میں ہیں تو موہ[۳] اور شوک[۴] کون ہیں۔ (یعنے نہیں رہتے۔)

۳۔ کٹھ

جاننے والا نہ جنمتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ نہ وہ کسی سے ہوا۔ نہ اس سے کوئی ہوا۔ وہ اج[۵] ہے۔ نت[۶] ہے۔ ستاشوت[۷] ہے۔ پوران[۸] ہے۔ شریر کے مارے۔ جانے سے مارا نہیں جاتا۔ (۱)

جو مارنیوالا سوچے کہ میں مارتا ہوں۔ جو مرنیوالا سوچے کہ میں مرتا ہوں۔ تو دونوں نہیں جانتے۔ نہ وہ مارتا ہے۔ نہ وہ مارا جاتا ہے۔ (۱)

جس نے اشبد[۹] - اسپرش[۱۰] - اروپ[۱۱] - اویہ[۱۲] - ارس[۱۳] - نت[۱۴]

---

[۱] نفرت [۲] آدمی [۳] بھرم [۴] افسوس [۵] پیدا نہیں ہوتا۔ [۶] ابدی [۷] صورت والا نہیں ہے [۸] قدیم۔ [۹] جو آواز نہیں۔ [۱۰] مس نہیں ہو سکتا [۱۱] صورت والا نہیں ہے [۱۲] عضو والا نہیں ہے۔ [۱۳] جس کا ذائقہ نہیں [۱۴] جسکی بو نہیں ٭

اگنہ ۵ - اُنادی - انت - دھرو - بُدھی سے پرے (پرم) کو جانا وہ مرتیو کے مُنہہ سے چھوٹ گیا۔ (۳)

جو سورج ہو کے آکاش میں رہتا ہے۔ ہوا ہو کے انترکش میں رہتا ہے۔ ہوتا ہو کے پرتھوی میں رہتا ہے۔ سوم ہو کے گھڑے میں رہتا ہے۔ وہ منشیہ میں رہتا ہے۔ وہ دیوتا میں رہتا ہے وہ ستیہ میں رہتا ہے۔ وہ آکاش میں رہتا ہے وہ پانی میں جنمتا ہے۔ پرتھوی میں جنمتا ہے۔ وہ یگیہ میں جنمتا ہے۔ وہ پہاڑ پر جنمتا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ بڑا ہے۔ (۵)

۴- ورہدآرنینک

پہلے برہم تھا وہ آتما ہی کو جانتا ہیا۔ ۱

جو پرتھوی میں رہکر پرتھوی سے انتر جسکو پرتھوی نہیں جانتی جو پرتھوی کے بھیتر رہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو جل میں رہ کر جل سے انتر جسکو جل نہیں جانتا جس کا

ا جسکی ہونہیں کے ابدی ۵ جسکی انتہا نہیں کے قایم بالذات ۵ جو عقل کے ادراک سے باہر ہے۔ ۵ موت ۵ حق ۵ سوم لتا ۵ حق ۵ میں رہ ۵ پربرناا ۵ بیچ بہتر محیط ۵ آب حیات ؛

جل شریر ہو جل کے بہیتر ہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتریامی ہے امرت ہے۔ جو اگنی میں رہکر اگنی سے انتر جسکو اگنی نہیں جانتی جس کا اگنی شریر۔ جو اگنی کے بہیتر ہو کے یم کرتا ہی سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو انترکش میں رہ کر انترکش سے انتر جسکو انترکش نہیں جانتا۔ جس کا انترکش شریر۔ جو انترکش کے بہیتر یم کرتا ہی سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو وایو میں رہ کر وایو سے انتر جسکو وایو نہیں جانتا۔ جس کا وایو شریر۔ جو وایو کے بہیتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتریامی امرت ہے[۱]

جو وگیان میں رہ کر وگیان سے انتر جسکو وگیان نہیں جانتا جس کا وگیان شریر ہے سو آتما انتریامی امرت ہے۔۔۔۔۔۔۔
اورشٹ[۲] ہے۔ درشٹا[۳] ہے۔ اشرت[۴] ہے۔ شروتا[۵] ہے۔ امت[۶] ہے

---

[۱] اسی طرح دیو۔ آدتیہ۔ دشا۔ چندر تارے۔ آکاش۔ تم تیج سیمپورن بہوت۔ پران۔ وانی۔ نیتر۔ کان۔ توچا۔ وگیان تیس سے مقابلہ کرتے ہوئے علیحدہ ثابت کیا ہے اعادہ کرنا مصلحت نہیں سمجہا جاتا۔

[۲] جو نظر نہ آوے (۳) دیکہنے والا (۴) جو سُنا نہ جائے۔ (۵) سُننے والا۔ [۶] جو عقل سے نہ جانا جائے۔

متا ہے - اوگیات ہے - وگیا تا ہے - اِس سے انیہ کوئی درشٹا اِس سے انیہ کوئی شروتا نہیں - اِس سے، انیہ کوئی منتا نہیں - اس سے انیہ کوئی وگیا تا نہیں ہے - سو یہی آتما - انتریامی امرت ہے - ایسے سوا نا شی ہے ۲

جب اِس کے ہردے سے سب کام چھٹ جاتے ہیں - یہ منشیہ یہاں ہی امرت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے ۳

۵. چھاندوگیہ اپنشد

یہہ سب نشچے برہم سے ہے - کیونکہ اُس سے پیدا ہوا اُس میں لے ہوتا ہے - اُسی سے استھت ہے - شانت ہو کے ایسی اُپاسنا کرے ۱

جب منشیہ مرتا ہے - اُس کا واک من میں لے ہوتا ہے - من پران میں پران تیج میں تیج پر دیوتا میں وہ یہی آتما ہے سو آتمہ ہے سب وہ ستیہ وہ آتما ہے . . . .

۱ عقل سے جاننے والا ۲ جسکو کوئی نہ جانے ۳ سبکا جاننے والا ۴ علیحدہ ۵ زوال پذیر - ۶ دل ۷ خواہش ۸ بالیقین ۹ قائم - ۱۰ عبادت ۱۱ بانی - ۱۲ آگ .

وہ جس میں کوئی نہیں دیکھہ سکتا جسکو کوئی نہیں جان سکتا - وہ بھوما[1] ہے - وہ جس میں دوسرا دیکھہ سکتا ہے - جسکو دوسرا اُسن سکتا ہے - جسکو دوسرا جان سکتا ہے - وہ الپ[2] ہے - نشچے بھوما امرت ہے - جو الپ ہے - وہ مرتیہ[3] ہے - بھوما کہاں رہتا ہے -

ہے بھگون ! (نارد نے پوچھا) وہ اپنی مہما[4] میں رہتا ہے - وا بہہ پوچھو وہ مہما کہاں ہے - سنت کمار نے کہا وہ اپنی مہماں میں نہیں رہتا - - - - - - - - ۳

نشچے آتما اوپر سے آتما نیچے سے - آتما پیچھے سے آتما آگے سے آتما دکشن سے آتما اتر سے آتما ہی یہ سب ہے - - - ۴

وہ کہتا ہو اسکی جرا[5] سے وہ جیرن نہیں ہوتا - اُسکے بدھ[6] کرنے سے وہ بدھ نہیں ہوتا - وہ برہمہ پور ستیہ ہے - - ۵

ہے سومیہ - آگے ست ہی تھا - ایک ہی ادویتہ[8] تھا - اُسی کو کوئی کہتے ہیں - آگے است ہی تھا - ایک ہی ادویتہ - اُسی است سے ست نکلا -

۱۱) اُس نے کہا پر ہے سومیہ ! نشچے ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ است سے ست نکلے - یہ آگے ستیہ ہی تھا ایک ہی ادویتہ - ۵

---

[1] برہم - [2] محدود - [3] فانی - [4] عظمت - [5] ضعیفی [6] ضعف
[7] قتل [8] بے نظیر - لاثانی

پنچھے آکاش نام ہے۔ نام روپ سے پرے سو برہم۔ وہ امرت ہے
وہ آتما ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶

اتھ میتریہ اپنشد

جب پانچوں گیان اندریہ من کے ساتھ ٹھہر جائیں اور بدھی بھی چیشٹا
نہ کرے اُسی کو پرم گتی کہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
چت ہی سنسار ہے۔ یتن کر کے اُسے شُدھ کرو۔ جو چنتن کرتا
ہے۔ اُسی میں تن مے ہو جاتا ہے۔ یہی سناتن گوہیہ ہے
چت ہی کے پرساد سے شُبھ اشُبھ کرموں کو ناش کرتا ہے
پرسن آتما۔ آتما میں استھر ہو کے اکھنڈ سکھ کو پراپت ہوتا
ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲)
من دو پرکار کا ہے۔ شُدھ اور اشُدھ۔ اشُدھ سنکلپ سے
جب رہت من کو نشچل کر کے جب امنی بھاو ہوتا ہے۔ تب
اُس پرم پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ جب تک ہردے میں کشے
نہ ہو جائے۔ تب تک من کا نرودھ کرنا چاہیئے۔ یہی گیان ہے
یہی موکش ہے۔ شیش کیول گرنتھ وستار ہے ۔ ۔ ۳

۱ دریا پار ۲ آزاد ۳ چھپا ۴ من کی خرابی سے پاک ہو ۵ حصول
۶ دل ۷ نثار ۸ فنا ۹ باقی ۱۰ کتابوں کی طوالت ۱۱ میل

چت کو جس کا ل سمادھی سے دھو کیا ہے اور آتما میں نویشت ہوگیا ہے جو سکھ ہوتا ہے بانی اُس کا برن نہیں کر سکتی۔ وہ آپ ہی انتہ کرن سے گرہن کیا جاتا ہے۔ جیسے پانی میں پانی۔ اگنی میں اگنی۔ اکاش میں آکاش نہ دیکھ سکے۔ ایسے ہی جس کا من[1] انترگت ہے۔ وہ چھوٹتا ہے۔ منشیوں کا من ہی بندھ وموکش کا کارن ہے۔ وشے کے سنگ سے بندھ اور نردِشے موکش سُنا ہے ۳

۵ سویتاسوتر

وہاں (برہم میں) سورج پرکاش نہیں کرتا نہ چاند اور تارے نہ بجلی۔ اگنی کی تو کیا بات ہے۔ اُسی (برہم) کے پرکاشمان ہونے سے سب پرکاشمان ہوتے ہیں۔ اُسی کا پرکاش سب کو پرکاشمان کرسکتا ہے ۱

۶ میترایانی اپنشد

(برہم وہ ہے جو) کال کا کارن ہے جس کا من ہے اور اچار سے . . . ۳

---

[1] انترکھی - [2] کلام ۔

واچا ہے - پران کا پران ہے - آنکھ کی آنکھ ہے - ۱

نہ وہاں (برمھ میں) آنکھ جاتی ہے - نہ واک جاتا ہے نہ من - ہم

(اسلئے اسکو) نہیں جانتے نہ (یہہ) جانتے ہیں کہ کس طرح اُسے

بتلادیں جو کچھ کہ جانا ہوا ہے اُس سے وہ انیہ ہے وہ اس سے بھی

جو کچھ کہ نہیں جانا ہوا ہے پرے ہے - ایسے ہی پہلوں سے جنہوں

نے اُسے ہمکو سمجھایا سُنا ہے ۲

جو واک سے پرگٹ نہیں ہوتا اور جس سے واک پرگٹ ہوتا ہے

اُسی کو تو برمھ جان نہ یہہ جو اوپاسنا کی جاتا ہے - جو من سے

من نہیں کرتا - اور جسے کہتے ہیں کہ من منن کرتا ہے - اُسی کو تو

برمھ جان نہ یہہ جو اُپاسنا کی جاتا ہے - جو کانوں سے

نہیں سُنتا - اور جس سے یہ کان سنا جاتا ہے اُسی کو تو

برمھ جان - نہ یہہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو پران سے پران

نہیں لیتا - اور جس سے پران پران لیتے ہیں اُسی کو تو برمھ جان

نہ یہہ جو اوپاسنا کیا جاتا ہے ۳

۹ - مانڈوکیہ

(۱) کلام - (۲) الگ - (۳) سلف -

شانت ہے۔ کلیان روپ ہے۔ ادویتہ ہے۔ اُسی کو چتور تھ مانتے ہیں۔ وہی آتما ہے۔ وہی وگیہ ہے۔۔

۱۰۔ پرسن

یہی وگیان آتما پُرش دیکھنے والا ہے۔ چھونے والا ہے۔ سُننے والا ہے۔ سونگھنے والا ہے۔ رس لینے والا ہے۔ من کرنیوالا ہے۔ جاننے والا ہے سومیہ! اکشر (برمھ) کو جو وگیان آتما ہے۔ اور جس میں سب دیوتا (اندریہ) پران اور بھوت (عناصر) پرتشٹھت ہیں۔ وہ سروگیہ ہے وہ سب میں پرویش کرتا ہے۔۔۔۔ ۲

۱۱۔ منڈک

ادویتہ ہے۔ امورتی ہے۔ وہی باہر ہے۔ وہی بھیتر ہے۔ اج ہے۔ اپران ہے۔ امن ہے۔ شبھر ہے۔ پراکشر سے بھی پرے ہے۔

لہ لاثانی ۲ے چوتھا ۳ے علیم (۴) لازوال ۵ے قائم ۶ے محیط کُل ۷ے رما ہوا۔ ۸ے بے جلال ۹ے جسکی شکل نہ ہو ۱۰ے جو پیدا نہ ہو ۱۱ے جو پران والا نہ ہو۔ ۱۲ے سندر۔ +

یہہ امرت برہم آگے ہے۔ برہم پیچھے ہے۔ برہم دہنے۔ اور بائیں ہے۔ نیچے اور اوپر ہے۔ یہہ برہم ہی پھیلا ہوا وشو ہے۔ ۲

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

ئے ہفضل۔ ئے سنار

قابل دید کتابیں

جو مطبع ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر سے نقد قیمت یا ویلیو پے ایبل کے ذریعہ سے مل سکتی ہیں۔ ضرور منگواکر ملاحظہ فرمائیے۔

مسیح مذہب کا مخرج بدھ دھرم ہے۔ اردو قیمت ۱۰/ فی جلد

سنسکرت زبان کی عظمت اردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دھرم ہے۔ اردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۵/

سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی اردو ۳/

معدن التہذیب اردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱/

مہاراجہ چندر گپت وسکندر اعظم کی پوتی کی شادی ۱/

حیرت انگیز واقعات اردو ۱/

سندھیا منظوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱/

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے

حصہ اول ۔ اردو ۴/

حصہ دوم راجپوتنی کی شادی اردو ۱۰/

حصہ سوم ۔ چتوڑ کا محاصرہ اردو ۱/

حصہ چہارم ۔ اردو زیر طبع ہے

ثبوت تثلیث وید اردو ۴/

سورگ بیں سبھک کمیٹی اردو - - - - - - ۱ر
ستیہ دہرم پرچارک پربہلا اپیل کیس اردو .. .. عہ
" " ہندی .. - - ۱ر
اُپدیش منجری اردو - - - - - - ۵ر
ویدانت دہوانت نوارن اردو .. - - - ۳ر
یوگ فلاسفی اردو - - - - زیر طبع ہے
سانکہیہ کاریکا اردو - - - - "
اُپ نشد اردو - .. - .. - - - - ۱ر
آریہ درشن و یونانی فلاسفی اردو .. . . . - . "
اف ررانت کت دہرم اردو ... --- --- "
ستیہ دہرم اردو .. "
فقہ ہنود و اسلام میں توافق اردو "
مدس قابل غور اردو ۱ر
دہرم پربیدان اردو ا.ر دو دیا کے لابہہ ہندی ۰ر
آنند بھجن چالیسی ہندی - - - - ۱ر
ولیشنو دہرم زیر طبع :. بمتاکو ۱ر
تصدیق صداقت دہرم آریہ - - - - - ۲ر

المشتہر لبہی رام اسسٹنٹ منیجر

جامع المعلومات بنارس ۴. ویدک پبلشنگ فنڈ کا سلسلہ



پمفلٹ نمبر ۱۵

1400

اُپنشد



(۱) وجہ تسمیہ - لفظ اُپنشد کی تشریح بتنقیح و تصریح

(۲) اُپنشدوں کی تعداد - قدیم و جدید اُپنشد

(۳) عام کیفیت - زمانہ تصنیف - مصنفین

(۴) کُل اُپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ

(۵) اُپنشدوں کا عطر

حسب اجازت مہاشے بشمبر لال ورمن ایم - اے

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر میں
مہاشے منشی رام کی اہتمام سے چھپا

بہ قامت کہتر و قیمت بہتر اس رسالہ کے مصداق ہے

قیمت فی جلد ۱۰ / ؁

ओ३म् ।

सा० संख्या ——— पंजिका संख्या ——

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता ।

اُپنشد

دیباچہ

آریوں کی مقدس نوشتوں میں "شرتی" کا جو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد سمرتی کی تعظیم کی جاتی ہے بلکہ سابق الذکر الہامی تسلیم کیجاتی ہیں۔ مابعد الذکر مقبول بزرگ و پاک انسانوں کی تصانیف ہیں۔ شرتی میں "منتر" برہمن و

---

۵ سوامی دیانند سرسوتی صرف ویدوں کے منتروں کو الہامی تسلیم کرتے ہیں۔ براہمن۔ انکی تفاسیر ہیں۔ مختلف وقتوں میں ترتیب دیے گئے ہیں۔ ان میں اتہاس وغیرہ کے تواریخی تذکرے بھی موجود ہیں چار ویدوں کے براہمن۔ چھ انگ۔ چھ اپانگ۔ چار اپ وید اور ۱۱۲۷ شاکھا (شاخیں) جو ویدوں کی تشریح کے طور پر ہیں وغیرہ رشیوں کی تصانیف ہیں وہ "پرتہ پرمان" یعنے ویدوں کے مطابق ہونے سے مستند و مخالف ہونے سے غیر مستند ہیں۔ ۱۲۰

"اُپ نشد" داخل ہیں سمرتی میں پوران[1] - اتہاس - درشن اور دھرم شاستر کا شمول ہے -

اس سے ظاہر ہوگا کہ اپ نشدوں کا شمار اعلیٰ درجہ کی مقدس مذہبی کتابوں میں ہے اور آریوں میں انکی تعظیم بہ این حیثیت ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے - مقدس نوشتوں میں ان کو اصلی جوہر وعلم عرفان تسلیم کیا گیا ہے -

ویدوں کا سنہتا بھاگ یعنی وہ حصہ جس میں صرف منتر ہیں - علم دھرم کا مخزن - کلام آلہی - منزہ من السخطا سمجھا جاتا ہے - اس کا ایک ایک منتر تشریح کئے جانے پر بہت معلومات کا باعث ہو سکتا ہے - اور انہیں صرف ایشور کی عبادت مناجات وحمد ہی نہیں ہے بلکہ علوم وفنون کا بیج موجود ہے -

براہمن ان منتروں کی تفاسیر ہیں - چونکہ منتر بطور خود صرف چند مختصر لفظوں میں بیان ہوئے ہیں - ضرورتاً یگیہ وغیرہ ودیگر تشریح طلب معاملات کے استفسار وصراحت کی وجہ سے ہر وید کے ساتھ ایک ایک براہمن کا حصہ ضافہ کیا گیا -

---

[1] پوران سے مراد صرف براہمن بھاگ سے ہے - ان آج کل کے پورانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے -

براہمنوں کے بعد دوسرے قسم کی تحریرات ہیں جن کو "اپنشد" یا "آرنیک" کہتے ہیں۔ یہہ دراصل ویدوں کے ضمیمہ ہیں۔ "آرنیک" کے اصلی معنی "جنگل سے متعلق" ہیں جس کا مطلب بادی النظر میں یہہ سمجھہ میں آتا ہے کہ آرنیک اُن عالی دماغ انسانوں کے خیالات ہیں۔ جو خانہ داری کے تعلقات سے سبکدوش ہوکر مرتاضانہ زندگی میں جو عمومًا تنہائی وریاضت میں بسر ہوتی تھی۔ "ایشور وجیو" کے دقیق مسئلوں پر وچار کرتے تھے "آرنیک" میں دُنیاوی معاملات کی طرف سے بالکل بے توجہی وعدم التفاتی ظاہر ہوتی ہے۔ اور صرف روحانی مسائل کے عمیق دریا میں غوطہ لگانا اصلی مقصد سمجھہ لیا گیا ہے۔

منتروں میں روحانی مسئلہ وغیرہ بطور اشارہ بیان ہوئے ہیں اور وہ ضرور شرح کے محتاج تھے رشیوں نے انہیں منتروں کا سہارا لیکر۔ اُن میں دُنیا کی پیدائش۔ ایشور کی قدامت۔ جیو کی اصلیت کا راز پاکر انہیں کے آشرے وچار کرتے ہوئے ایسی عظیم الشان فلسفہ کی عمارت کی بنیاد ڈالی۔

اُپنشدوں میں دراصل ایشور کی الوہیت کا تذکرہ ہے۔ ویدک لٹریچر میں یہہ حصہ نہایت دلچسپ۔ مفید ونتیجہ آور ہے۔ یہہ گیان کانڈ یعنے علم عرفان کا حصہ ہے اور کرم کانڈ یعنے

ارکین شریعت سے جن کا بالتوضیح بیان براہمنوں میں موجود ہے
کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کرم دگیان کانڈ کا مقصد ایک ہی ہے دونوں
لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں سے نجات یعنی جنم و مرن کی تکالیف سے
رستگاری مقصود ہے۔ براہمنوں میں کرم کے انجام دینے کی ہدایت ہے
اور اسکو مکتی کا ذریعہ قایم کیا ہے۔ اُپنشدوں کے رشی برعکس
اس کے دعوی کرتے ہیں کہ جب تک "برہم" کا پورا علم نہ ہوگا اور
اُسپر رچا۔ نہ کیا جائیگا۔ کبھی نجات کی امید نہ کرنی چاہئے۔

اسی خیال سے اپنشد آریہ فلسفہ کی جان ہیں اور "المشہور"
اور اُسکی عقدوت کے متعلق معاملات کی گرہ کشائی کی پہلی کنجی ہیں
پروفیسر میکس مولر صاحب کی رائے ہے کہ دنیا کے لٹریچر میں اُپنشدوں کا
درجہ اعلےٰ رہیگا۔ وہ انسانی دماغ کی بلند پروازی کے اعلےٰ نمونہ
ہیں وہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں لوگ اُن کو استعجاب کی نگاہ سے
دیکھیں گے۔

شوپنہار صاحب جرمنی کے مشہور فلاسفر کہتے ہیں کہ "اُپنشد
میری زندگی میں تقویت دلستی کے باعث رہے ہیں اور موت میں بھی
میری تقویت دلستی اُنہیں میں ہوگی"۔

اُپنشد

باب اوّل

اُپنشد لفظ کی تشریح و صراحت

"سنسکرت لغات میں اُپ نشد کے معنی "رہسیہ" یعنی "رازِ سربستہ" * کے ہیں۔ اُپ نشد سنسکرت مادہ شد (शद्) اُپ उप اور نی नि سے موضوع ہوا ہے۔ شد کے معنی برباد کرنے "حرکت کرنے" اُپ کے معنی "نزدیک" اور "نی" کے معنی "علی التواتر" یا "بالیقین" کے ہیں۔

* نکو نبرگ صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور عام طور پر بھی "اُپ نشد" "رہسیہ" کا مرادف سمجھا جاتا ہے ؛؛

شنکر آچاریہ جو بہ کثرت مذہبی کتابوں کے مُفسر اور ویدانت سار
کے مصنّف سمجھے جاتے ہیں۔ اپنے کٹھ اُپ نشد کی تشریح کے شروع
میں لکھتے ہیں کہ " جو لوگ نجات کے متلاشی ہیں اور محسوس و
ناپائیدار عالم سے قطع تعلق کر چکے ہیں اور اُپ نشد کے علم سے واقف
و ماہر ہیں اگیان اور بدی سے آزاد ہونگے۔ کیونکہ اِس خلقت
کی پیدائیش اگیان سے ہے۔ اُس وقت یہہ اگیان برباد
ہو جاویگا۔ ش۔ षद مادہ کا مطلب اس بربادی سے
ہے اور اُپ نشد لفظ کے یہی معنے ہیں۔

مگر شنکر کے مطلب سے صرف اُن لوگوں کو اتفاق ہوگا۔ جو
ادویت وادی ہیں۔ مادّہ کے ٹکڑوں پر غور کرنے سے یہہ بھی
مفہوم ہوتا ہے کہ "یقیناً نزدیک حرکت کرنے" کے معنی زیادہ
چسپاں اور موزوں ہیں کیونکہ اُپ نشد کے مطالعہ سے وِدیار
برھم گیان کا حصول مقصود ہے۔ اور یہہ وِچار طالب صادق
کو یقینی طور پر اُس گیان کے منزل مقصود تک یا اُس کے نزدیک
پہونچاتا ہے۔

دوسری وجہ تسمیہ اور بھی قابل غور ہے۔ "ش" لفظ کے معنی
"بیٹھنے" کے ہیں "نی" کے معنی "نیچے" اور "اُپ" کے "نزدیک"
ہیں۔ اوائل میں یہہ دستور تھا اور بنارس وغیرہ مقامات میں

اب تک بھی رواج ہے کہ شاگرد اُستاد سے نیچے بیٹھکر اپنا سبق پڑھتے تھے یا بحث ومباحثہ کرتے تھے۔ مگر یہ تفسیر ابھی تک کسی نے تسلیم نہیں کی۔ اُپ نشدوں میں ایک رسالہ پرشن اُپ نشد کے نام سے مشہور ہے۔ اُسکے لحاظ سے کسی قدر اس بیان میں موزونیت آجاتی ہے مگر عام طور پر یہ معنی دلپسند نہیں ہے۔ اپ نشد کا خطاب ہمیشہ سے گیان کا نذر رہا ہے اور وہ ہمیشہ علم عرفان کے قیمتی خزانہ خیال کئے جاتے تھے۔ اسوجہ سے اُن کو "رہسیہ" کہنا بمقابلہ اور مطالب کے زیادہ موزوں ہے۔ سنسکرت کا مشہور قواعد آموز مہرشی پانینی بھی اُسکی تادیل "رہسیہ" ہی کرتا ہے۔ اور اُسکے معنی "راز کے نزدیک داخل ہونا" بتلاتا ہے۔ یعنی من کو اصلی گیان کی طرف اس عجیب و گپت علم کی مدد سے یکسو ومتوجہ کرنے سے دائمی سرور و آنند میں داخل ہونا ممکن ہے۔

علاوہ بریں "اپ نشد" لفظ کی تشریح کبھی کبھی مختلف معنوں میں کی گئی ہے مگر عام طور پر اُنکی غرض اُن کتابوں سے رہی ہے۔ جن میں برہمہ گیان کے مضمون پر بحث ہے ۱۰

ف پوشیدہ۔ خفیہ

باب دوم

اُپنشدوں کی تعداد وغیرہ

اُپنشدوں کی تعداد کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانا بہت مشکل کام ہے چند سال گذرے ایک یورپین محقق نے اُنکی تعداد ۲۳۵ تک دریافت کی تھی۔ مگر جہاں تک پتہ چلتا ہے۔ اسوقت ۲۴۴ اُپنشد تک کا پتہ چلتا ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے جو بارتیب فہرست شایع کی ہے۔ اُس سے ۱۴۹ اُپنشد کا پتہ لگتا ہے۔ بعض نے اُن کی تعداد ۱۵۲ و بعض نے ۱۰۰ قایم کی ہے۔

مگر اِن میں سے بہت اُپنشد بالکل مختصر اور غیر کارآمد ہیں۔ زیادہ مشہور۔ کارآمد و مستند اُپنشد جن کی شرح ستروا اُپنشد ار ہتا بھوتی پر کاشن رسالہ میں کی گئی ہے

* ۵ پروفیسر ویبر صاحب ۶ یہ ڈاکٹر ویبر صاحب کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ ۳۵ ڈاکٹر برلی صاحب ۳۶ پروفیسر ہاگ صاحب ۱۲۰

صرف ۱۲ ہیں - اُن کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) ایتریہ اُپ نشد

(۲) تیتریہ اُپ نشد

(۳) چھاندوگیہ اُپ نشد

(۴) منڈک اُپ نشد

(۵) پرشن اُپ نشد

(۶) کوشیتکی اُپ نشد

(۷) میتر یئہ اُپ نشد

(۸) کٹھ ولی اُپ نشد

(۹) سویتا سوتر اُپ نشد

(۱۰) برہدارنیک اُپ نشد

(۱۱) کین اُپ نشد

(۱۲) نرسیمہو ترتیہ اُپ نشد

عام طور پر جو اُپ نشد اس وقت زیادہ مستند سمجھے جاتے ہیں - دس ہیں -

الیش - کین - کٹھ - پرشن - منڈ - ماندوکیہ

تیتری - ایتریہ - چھاندوگیہ - برہدارنیک -

ان میں سویتا سوتر کو شامل کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

اِن موجودہ اپ نشدوں کی بہ لحاظ اُن کے مضامین کے تقسیم کرنا مشکل ہے ۔ قدیم بارہ اُپ نشدوں میں کسی خاص طرز عمل یا فرقہ سے مطلق نسبت نہیں ہے ۔ بلکہ سب بلا استثناء برھم گیان پر بحث کرتے ہیں ۔ دوسرے اُپ نشد جن کو اتھرون کہتے ہیں ۔ تھوڑے زمانہ کی تصانیف ہیں اور اُن میں اس قسم کے محدود خیالات بہ کثرت پائے جاتے ہیں ۔ قدیم بارہ اُپ نشدوں کی تفصیل یہ ہے ۔

ایترےیہ ۔ کوشیتکی ۔ واسکلا ۔ چھاندوگیہ ۔ ستّرودر یا سکشا دلی سنہتوا اپنشد ۔ تدیو یشیو سنکلپ ۔ پرشن مُنڈکا ایش ۔ ورہد آرنیک ۔

اِن اُپنشدوں میں ستّرودریہ اپنشد کو قدیم مانا گیا ہے ۔ مگر اس میں محدود خیالات موجود ہیں ۔ ابتداء میں اسکو اپ نشد نہیں کہتے رہے ہونگے ۔ بعد کو شامل کردیگئی ہوگی۔ دو اُپ نشد ایترےیہ اور کوشیتکی رگ ویدکی کہلاتے ہیں ۔ یہ اور آیترےیہ ویدانت کی بہت مستند رسالے ہیں ۔

⁂ پروفیسر ویبر کی ہسٹری آف انڈیا جس میں اُپ نشدوں کی ترتیب ۔ تشریح اور خصوصیتوں کا بیان ہے ۔ ۱۲

کرشن یجروید کی اُپ نشد تیتریہ ہے اور دوسری میترینہ ہے۔ یہہ یجروید ی برہمنوں کی جو اپنے آپکو میترینہ کہتے ہیں۔ خاص کتاب ہے۔

شُکل یجروید کے دو اُپ نشد ایش و برہدآرنیک ہیں۔ انکی بڑی سند مانی جاتی ہے۔

سام وید کا اُپ نشد چہاندوگیہ ہے یہہ بہی مشہور و معروف ہے۔

اتھروید کے اُپ نشد علی العموم میں نثر لکھے گئے ہیں۔ اِن میں اور دوسرے ویدوں کے اُپ نشدوں میں یہہ بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ انکے مضامین میں بھی اختلاف ہے کسی میں برہمہ گیان پر بحث ہے کسی میں یوگ کا ذکر ہے۔ اور یوگ کو برہمہ گیان حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے[1]

مانڈوکیہ۔ اتھروید کا خاص اُپ نشد ہے۔ اصول تعلیم کے لحاظ سے یہ زیادہ قابلِ قدر کتاب ہے۔ مندرجہ ذیل مختصر الفاظ سے اُسکی عظمت ظاہر ہوگی۔

"اعلےٰ علم سے لازوال برکرتی کا گیان ہوتا ہے جسکو عقلا آفرینش کا باعث سمجھہ کر دیہار کرتے ہیں جس طرح مکڑی اپنے

[1] ڈاکٹر ویبر صاحب۔ سنہ ۱۸۰۰ء تہ ہندوستان۔ کارن ۱۲۰

تا گے کو پھیلاتی ہے اور پھر سمیٹ لیتی ہے۔ جس طرح پودے اُگتے دکھلائی دیتے ہیں۔ جس طرح زندہ وجود کے جسم پر بال اُگتے ہیں۔ اسی طرح لازوال و غیرفانی پرکرتی سے یہہ خلقت پیدا ہوتی ہے۔"

دوسری مسلمہ و مستند کتاب پرسن ہے۔ یہہ ہر دو رسالے اپنا تعلق ویدوں سے ظاہر کرتے ہوئے ویدانت کے اصول کی تعلیم کرتے ہیں۔

باب سوم

عام کیفیت۔ زمانہ تصنیف۔ مصنفین

اُپ نشد علی العموم مکالمہ کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ بیشتر ان کے مضامین نثر میں ہیں۔ صرف کہیں کہیں نظم بھی داخل کیا گیا ہے۔ طول طویل اپ نشدوں میں پرافسانہ قصوں سے بہت کام لیا گیا ہے۔ مگر چھوٹے اُپ نشد زیادہ مختصر اور اتا عمدہ ہیں۔ بعض بعض ان میں سے بالکل نظم ہی ہیں۔ مکالمہ علی العموم

استاد و شاگرد کے درمیان ہے اور کبھی کبھی خاوند و بیوی
کے درمیان بھی موجودہ و آیندہ زندگی کے مسئلہ پر بحث چھڑ
ہوگئی ہے۔ قصہ طلب تلمیحات اور جا بجا ویدوں کے حوالہ جات
سا بھی ذکر ہے۔ یگیہ و کرم کانڈ کا بھی کہیں کہیں تذکرہ ہے۔ مگر
بلا استثناء جملہ اپنشدوں کا عین مقصد یہ ہے کہ آتما کے گیان
اور آتما سے انسانی روح کے تعلق پر بحث کرکے نہایت تک
پہونچنے کی کوشش مدنظر ہے ✝

اپنشدوں کی تالیف و تصنیف کے زمانے کو قایم کرنا بہت
مشکل ہے۔ اور کسی طرح کوئی شخص قطعی رائے پاس نہیں کرسکتا
کہ کس وقت میں وہ تصنیف ہوئی ہیں۔ اپنشدوں کی تعداد
کثیر ظاہر کیجاتی ہے۔ مگر وہ دراصل اپنشد نہیں ہیں اور شنکر

✝ انگریزی محقق یہ کہتے ہیں کہ اپنشدوں کی ترتیب ویدوں کے بعد ہوئی ہے۔ یہ سچ ہے عبارت دونوں کی ایک طرح کی ہے زبان میں بھی فرق نہیں ہے۔ مگر اُن کا یہ کہنا کہ پہلے آریہ عناصر کی پرستش کرتے تھے اور رفتہ رفتہ بتدریج اُن کا خیال ایشور کی جانب مائل ہوا اور ابتدائی سادگی کی حالت سے ترقی کرتے گئے۔ غلط ہے ۔۱۲

کے مابعد زمانہ کے اوج ہیں۔ شنکر آچاریہ نے جن اپنشدوں پر تفاسیر لکھی ہیں وہ زیادہ معتبر و مستند ہونے کے قابل ہیں۔ اُپ نشدوں کا شمار ہمیشہ شُرتی کے طور پر ہوتا رہا ملکہ ورشنوں میں بھی جہاں کہیں ذکر ہوا ہے اُن کو شُرتی ہی لکھا ہو اُن کی طرز ترتیب۔ اختصار پسندی۔ پُرمعنی ہونا اس امر کی صریحی دلیل ہے کہ ویدوں کی طرح اُنکو بھی حفظ یاد کرتے تھے ہمارا خیال ہے اور ممکن ہے کہ وہ صحیح بھی ہو کہ اُپ نشد تعداد میں ہمیشہ ۱۰ و ۱۲ کے درمیان رہیں۔ شنکر آچاریہ معمولی محقق نہیں تھے۔ جینیوں کے مقابلہ میں اُن کو ویدوں کی صداقت ثابت کرنے میں جو جو دقتیں حائل ہوئیں ہونگی۔ وہ بآسانی ذہن نشین ہو سکتی ہے۔ شنکر نے اپنے پکش[۱] کی مضبوطی کے لئے ضرور ہے کہ اُپ نشدوں کی پوری پوری تلاش کی ہو۔ اُن کو اُس زمانہ میں اُتنے ہی اُپ نشد ملے ہوں۔ جن پر اُنکی ٹیکا[۲] ہے۔ شنکر نے اپنی بحث کرنے کا سامان زیادہ تر انہیں اُپ نشدوں سے حاصل کیا تھا۔ اس بات پر غور کرنے سے بہ آسانی سمجھہ میں آسکتا ہے کہ اُپ نشد بہت قدیم کتابیں ہیں اور اُن کا ویدوں سے متعلق ہونا اس دعوٰی کی تائید مزید ہے۔

---

[۱] پہلو [۲] شرح ۱۲۰

اِس مشکل اور پیچیدہ و مالاینحل عقدہ کی نسبت پروفیسر میکس مولر صاحب اسطرح لکھتے ہیں:۔

"گو اِن اُپ نشدوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مختلف اوقات میں تصنیف ہوئے ہیں مگر اُنکی نسبت ٹھیک ٹھیک زمانہ قائم کرنا اس وقت بالکل غیر ممکن ہے کسی شخص کو شک نہیں ہوسکتا کہ جن اُپ نشدوں کا تعلق سمہتا و براہمن گرنتھوں سے ظاہر کیا گیا ہے وہ بہت قدیم ہیں بعض بعض اُپنشد بعد کے ہیں۔"

یہہ دقت کسی طرح رفع نہیں ہوسکتی۔ مگر چونکہ مقررہ اُپ نشدوں کے قدیم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہم اِس مسئلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

اُپ نشدوں کے شمول میں لوگوں کی رائے ہے کہ بارہ اُپ نشدوں کو چھوڑکر باقی سب بعد کی ہیں۔ اور چونکہ اُن کو اُپ نشد تسلیم نہیں کیا جاتا ان کی صراحت کرنا۔ اُن کے تصنیف کے زمانہ کی تلاش کرنا فضول ہے۔ اِس خلط کی نسبت اسقدر عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شنکر کے بعد اُپ نشدوں کی عظمت ذہن نشین کرتے ہوئے تیز طبیعتوں کو اپنی طبع آزمائی کا موقعہ ملا ہوگا۔ اور رشیوں کی طرز تحریر کی تقلید میں مصنوعی رسالے بنا بناکر اُن میں شامل

کر دیئے ہوں گے۔ بعض بعض اپ نشد اکبر اعظم کے وقت کی تصنیف ہیں۔ جیسے الوپ اپنشد وغیرہ اس اپ نشد میں محمد رسول اللہ و مسلمانوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بھی موجود ہے۔ یہ بھی کسی چلتے ہوئے آدمی کی کارستانی ہے۔

دارا شکوہ اکبر کے پوتے نے ۵۲ اپ نشدوں کا ترجمہ فارسی زبان میں کرایا۔ اب اسوقت اُنکی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ۲۳۵ تک شمار کی نوبت پہونچی۔

خاص خاص اپ نشدوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روحانی مسائل کے حل کرنے میں کشتریوں کو اکثر یدطولے حاصل تھا۔ اکثر برہمنوں کا اُن کے پاس جاکر برہم گیان کا حاصل کرنا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ برہم گیان کے سیکھنے میں کسی قسم کی قومیت کا خیال سد راہ نہیں ہوتا تھا۔

اپ نشدوں کی تصنیف کے وقت کا پتہ لگانا امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو آریہ لٹریچر کا بہت قدیم حصہ تسلیم کرکے اس مسئلہ کو بلا حل کئے ہوئے چھوڑنا پڑتا ہے۔

اپ نشد کی ترتیب مختلف رشیوں نے دی ہیں۔ جن کے نام مختلف کتابوں میں آئے ہیں۔ پرشن اپ نشد میں ایک رشی[۱]

۱ خود اپ نشدوں میں مصنف یا مرتب کا نام نہیں ہے۔ انکی ترتیب ظاہر ہے کہ...

پپلد نامی چھہ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کٹھ اپ نشد یم
نیچکیتا گوتم کے لڑکے کو اُپدیش کرتا ہے۔ علیٰ ہٰذا۔

باب چہارم

خاص خاص اُپ نشدوں کا خلاصہ مضامین

انتخاب

(۱) ایتریہ اُپنشد

یہہ اپنشد۔ رگ وید کے ایتریہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے
لیا گیا ہے۔ اس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں
دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اس کا نام ایتریہ
اسوجہ سے ہوا کہ ایتر کے لڑکے مہیدس نے اسکی ترتیب دی

مخفی یا آنکہ اسکو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائیش۔ ایشور کی الوہیت۔ انسان وناج وغیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالبد انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

بیداری[1] - خواب[2] - گہری نیند[3]

خلقت۔ روح اور پرماتما کے ساتھ اُس کے تعلق پر وچار کرتے ہوئے اصلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کے تین طرح کی پیدائیش کا ذکر ہے۔ پہلے وہ غلہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے انسان کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک کرکے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ اودیا ^۵ کے انسان ایک شریر ^۶ سے دوسرے شریر میں گھومتا رہتا ہے سچے گیان کے حصول سے جنم ومرن سے نجات ہوتی ہے۔

تیسرے باب میں روح کے سچے لکشن ^۷ کا ذکر ہے۔ روح حواس

(۱) جاگرت (۲) سوپن (۳) سکھپتی۔

۵ جہالت۔ اگیان ۶ جسم ۷ علامت۔ تعریف خصوصیتیں



نہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آنکھہ نہیں ہے۔ نہ روح
من ہے۔ روح گیان ہے اور گیان سے سمجھہ میں آتا ہے۔
روح اور پرماتما کے سچے گیان اور دونوں کے حقیقی حالت
کے سمجھنے سے لافانیت ملتی ہے۔

(۲) ایش

اس کا دوسرا نام "واج سنیہ سہتا" वाजसनेयसंहिता
ہے۔ یہہ شکل یجروید سے منسوب ہے۔ اس کا مصنّف واج سنیہ
یگیہ ولکیہ رشی ہے۔

یہہ بہت چھوٹی اپنشد ہے اور پرماتما کے گیان کو سب پر
فوقیت دیتے ہوئے دوراستے گیان وکرم کی تلقین کرتی ہے
ان کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ دونوں
اچھے نیک آدمی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ پرماتما کا گیان
رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کے۔ تھہ کو پہونچتے ہیں۔ تمام دنیا
(حقیقت) کا پرکاش اُسی میں ہے اور وہ کل برہمانڈ میں نظر
آتا ہے۔ اس کا اچھی طرح سمجھہ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور
جب یہہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اگیان کا ناش ہو کر موکش کی

۵ جہالت۔ لاعلمی۔ اودیا۔ (۲) سچائی ۱۲

پراپتی ہوتی ہے۔
جو لوگ اپنے خیالات کو معراج تک نہیں پہونچا سکتے اُن کو
ویدوں کی ہدایت کے بموجب کرم[۱] کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے
اُوپاسنا کا ادہکار ہوگا۔ اور اُپاسنا[۲] سے گیان کی پراپتی ہوگی
"ان تینوں فرائض میں سے کسی ایک کے انجام دینے سے
موت کے بعد آنند کی حالت حاصل ہوگی اور جس طرح بتدریج
رفتہ رفتہ آدمی ان میں ترقی کرتا جائیگا۔ اونچے طبقات میں
پیدا ہوتا جائیگا اور جنم جنمانتر کی شُدھیوں سے پرم پد کا ادہکاری
بنتا جائے گا۔ لیکن طالب صادق کو اس بات کو ذہن نشین کرلینا
چاہئے کہ برہم کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے اور گیان اور آنند صرف
"برہم" میں ہے۔

(۳) کٹھ اُپنشد

یہ مشہور اُپ نشد یجر وید سے متعلق ہے بعض اُسکو سام ویدی کہتے ہیں

[۱] فرض۔ ارکان شریعت [۲] عبادت (۳) حصول (۴) متعد و جنم (۵)
تکمیل (۶) عالیٰ درجہ کا مستحق

ہیں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھر دوید کی اپنشد ہے۔
اس میں دو ادہیائے شامل ہیں اور ایک ایک ادہیائے میں تین
وضلی بنام دلّی موجود ہیں۔
خیالات کی بلند پروازی۔ تصور کی عظمت۔ و طرز اظہار کی نفاست
میں اسکو قریب قریب تمام اپنشدوں پر فوقیت ہے۔
نچکیتا نامی گوتم کے لڑکے کو یم نے تلقین کیا ہے نچکیتا نے
جو سوال کئے ہیں ان سے انسانی دماغ کے اعلیٰ رسائی ظاہر ہوتی
ہے۔ یم کے جواب کی معقولیت قابل تعریف ہے۔ گو نچکیتا کے
سامنے بہت سی دقتیں سد راہ کی گئیں مگر اس جوانمرد نے نفس
مطلب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔[1]
جس روایت سے اپنشد کی ابتدا کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے:-
"کسی زمانہ میں سورگ کی خواہش میں واجسرد کے فرزند
(گوتم) نے اپنی تمام جائداد (خیرات میں) بخشدی۔
نچکیتا نامی اس کا لڑکا تھا۔

---

[1] نوالطون (پلیٹو) کی ریپبلک نامی کتاب کے پہلے دو باب کسی لحاظ سے
اس نچکیتا کے حالات سے مقابلہ کئے جانے کے قابل ہیں۔

[2] بیکنٹھ۔ بہشت۔

جب دان کا ساماں حاضر کیا گیا۔ نوجوان کا دل فرزندانہ
ترددات سے متفکر ہوا۔ اُسنے سوچا۔

"جو شخص برہمنوں کو (بری گائیں) ایسی گائیں دیتا
ہے جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ
وغیرہ نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوک
میں جاتا ہے جہاں کوئی آنند نہیں۔"

وہ اسطرح سوچکر باپ کی مصیبت بچانے کے فکر میں اُسکے
پاس گیا۔ اور پوچھا۔ "پتا! ان گاؤں کے عوض آپ مجھے کس کو
دوگے؟"

باپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب لڑکے نے پھر وہی سوال کیا۔ باپ نے
غصہ کی حالت میں کہا۔ "میں تم کو یم کو دونگا۔"

لڑکے کو تعجب ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پہ راضی ہوا۔ باپ کو بھی
عجلت و غصہ کی کارروائی پر افسوس آیا۔ نچکیتا نے کہا کہ
قول کو پورا کرنا چاہئے اور مطمئن ہوکر یم کی تلاش میں نکلا۔ جب
یم کے مقام پر پہونچا۔ یم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ نچکیتا تین
دن تک متواتر بھوکھا پیاسا اُسکے مکان پر پڑا رہا۔ جب
یم لوٹا اُسنے اپنے مہمان کو کسی حالت میں پاکر اُس کی تکلیف کی

ملفوظات۔ یم موت کے دیوتا کو کہتے ہیں۔ یہ علم خیالی ہے۔ اصل قصہ یہ یم کسی
شخص کا نام ہوگا۔

ثانی میں تین بر[1] دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیتا نے پہلا بر یہہ مانگا کہ میرے باپ کے فکر و تردّدات دور ہوں اور اُس کا غصہ جاتا رہے ٭ دوسرا بر یہہ تھا کہ "مجھکو اگنی کا سائینس (گیان) حاصل ہو جس سے سورگ کی پراپتی[2] ہوتی ہے اور جہاں یم کا بھی راج نہیں ہے" تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح کی اور یگیہ کی ودہی بتائی۔ یم نچکیتا کی توجہ سے خوش ہوا تب نچکیتا نے تیسرا بر مانگا ٭

"یہہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے بعد (روح) قائم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قائم رہتی۔ مجھے آپ اسکی تعلیم دیجئے۔ یہہ میرا تیسرا بر ہے"

یم نے کہا "یہہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا بر مانگو"۔ مگر نچکیتا نے کہا "ہر چیز ناپائیدار ہے۔ ہر چیز موت[3] کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح کا علم راز سربستہ ہے اسی کو بتائیے"

یہاں تک پہلے ولی (فصل) کا مضمون ہے۔ دوسری ولی میں "نیکی" اور "خوشنما" چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے

[1] مراد رمز مانگی، (۲) حصول (۳) موت ٭

اِن میں نیکی بہتر ہے - خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے کیونکہ
اِس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا ہی اپنی لذات وحظوظ
کے (قائم) ہے - باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے - اور "جو لوگ
اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم وعقلمند سمجھتے ہیں وہ
اُس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے
رہتے ہیں"

"گیان کا تعلق نیکی سے ہے اور اُس کا مقصد انسانی روح
کی اصلیت (کا علم) ہے - روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے
پیدا نہیں ہوتی نہ مرتی ہے - وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اُس سے
کوئی چیز پیدا ہوتی ہے - وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے"
نچکیتا یم سے پوچھتا ہے - "برھم کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے"
یم جواب دیتا ہے "اوم" جس سے مراد برھم ہے - وچار
کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے -"

تیسری دلی میں انسان کی روح کا پرماتما سے تعلق ظاہر
کیا گیا ہے -

"خلقت میں دو روح ہیں - ایک وہ جو محدود ہے - دوسری
غیر محدود -"

"محدود روح میں - اندریاں - من - بدھی اور اندریوں کے

دِشے ہیں یہہ۔ روح بہو گنے والی اور جسم کی حاکم ہے۔ من اندریوں سے اعلےٰ ہے۔ بُدھی من سے اونچی ہے۔ بُدھی سے افضل روح ہے "

چوتھی دلّی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیان کے سدراہ اگیان ہے۔ اگرچھپی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

" جب اندریاں اپنے بھوگ وشے کے سامان سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ بیداری و خواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے روح اُنکو جانتی ہے وہ خود علم ہے۔ اور برمھ بھی گیان ہے۔"

پانچویں ولّی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ہے یہہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم کے کاروبار اُس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یہہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے۔ اور اُسی پر اُسکی بنا ہے۔"

چھٹویں ولّی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برمھ کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برمھ پرکاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے۔ " برمھ کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ

سلہ بہو گنے کے سامان ؛

برہم سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برہم کا گیان "اوم" پر
وچار کرنے سے ہوتا ہے وِچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے
اندری دمن اپنے وِشئے سے علیحدہ ہوکر بدھی میں قایم ہوتی ہیں
بُدھی برہم میں قایم ہوتی ہے۔ تب یہہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ وِرہدآرنیک

وِرہدآرنیک جوشت پتھ کے چودھویں ادہیا سے اخذ کیا گیا
ہے۔ واج سنیہ کا تمتمہ ہے۔ اِس میں ۷ ابواب یا آٹھ دیا کھیان
شامل ہیں۔ اس کا نام وِرہدآرنیک ہے۔ اِس کا بیشتر حصہ مکالمہ
ہے اور یاگیہ ولکیہ خاص ویاکھیا کرنے والے ہیں۔ بہ حیثیت اُپ نشد
اس کا تعلق کنوساکھا سے ہے اور کم سے کم دویا سنیہ کی اُپ نشد
کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔
اس اُپ نشد کی طرز تحریر کے ظاہر کرنے کے لئے میری دانست
میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا دلچسپی سے خالی نہ
ہوگا:-

"جب اس کے دل سے خواہشیں جاتی رہتی ہیں۔ تب یہہ آدمی

یہاں ہی امرت ہو کر برھم کو پا جاتا ہے۔"

" جیسے سانپ کی کینچلی جُدا ہو کے بانبی میں مری پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ شریر سوتا ہے۔ روح جسم نہیں ہے"

دویارتنیہ نے ورہد کے چوتھے ویاکھیان کا جو انتخاب کیا ہے وہ کئی لحاظ سے دلچسپ ہے۔

" ایک برہمن۔ بلکی نام اجات شترو کاشی راج کے دربار میں جاتا ہے اور اُسکو علم معرفت سکھلانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اُسکو اس کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے اور برہمن اُسکو تعلیم دیتا ہے کہ میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے جو بجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ شیشہ۔ سایہ اور روح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضامین سے واقفیت رکھتا ہے۔ اِن مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے۔" آپ کو بس اتنا ہی کہنا تھا؟" بلکی جواب دیتا ہے۔" ہاں مہاراج! بس اسی قدر کہنا تھا۔" راجہ نے کہا۔" برھم کے گیان کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔" اسکو سنکر برہمن درخواست کرتا ہے کہ" میری تلقین کیجئے۔" مگر راجہ جواب دیتا ہے کہ" اگر برہمن کسی کشتری سے گیان سیکھے تو مقررہ طریقہ میں فرق واقعہ ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔"

تب راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لیجاتا ہے۔ جہاں ایک
آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سونیوالے کو برہمن کے اصطلاحی
الفاظ سے پکار کر جگاتا ہے مگر لاحاصل۔ تب اسکو حرکت دیکر اٹھاتا
ہے اور برہمن کی طرف مخاطب ہوکر پوچھتا ہے۔ جب تک یہ شخص
سوتا تھا اسکی روح کہاں تھی؟ برہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کرسکتا
تب راجہ اُسکو من اور روح کی خصوصیتوں کو ویدانت کے اصول
کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض ان اصولوں
کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اسکو نہیں چھوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یگیہ ولکیہ اور اُسکی بیوی میتری کے درمیان ہے
یاگیہ ولکیہ دُنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے
میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتاینی کو بلاکر اُن دونوں کے
درمیان اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہتاہے۔ میتری پوچھتی ہے۔
"سوامی! اگر ساری زمین معہ اپنی دولت کے میرے قبضہ میں
آجائے تو کیا میں اسکی مدد سے موکش پا جاؤنگی"۔ یاگیہ ولکیہ جواب
دیتاہے "نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار
ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کبھی نہیں حاصل ہوسکتی"۔ تب
میتری کہتی ہے "تب مجھے دولت دُنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے"
اور اپنے شوہر سے اُس گیان کے حاصل کرانے کی درخواست کرتی ہے

جس سے جنم مرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے "میریا! تو مجھکو پیاری ہے۔ اور تو نے نہایت دل خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آ، بیٹھ جا۔ میں اصول کی تشریح کروں گا۔ اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کر" تب مکالمہ شروع ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برہمہ کے گیان پر وچار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی حالت کا حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا دیا کھیان اس اُپنشد کا پھر مکالمہ ہے اس میں مباحثہ یاگیہ ولکیہ رشی ہے۔

"جنک متھلا کے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا جہاں کورو و پنچال کے برہمن آئے تھے۔ جنک کو اس بات کے جاننے کی خواہش ہوئی کہ برہمنوں میں سے کون سب سے لائق ہے۔ اُس نے ایک ہزار گائیں طلب کیں۔ جن کے سینگیں سونے سے منڈھی ہوئی تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی اُن میں بندھی ہوئی تھی جنک نے کھڑے ہو کر سبھا میں بہ آواز بلند کہا!! قابل تعظیم براہمنو! آپ لوگوں میں جو شخص مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔ ان سب گاؤں کو لیجائے" مجمع میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اپنے شاگرد شمسر واس کو حکم دیا کہ "گاؤں کو گھر

ہاتک لیجیٔ و۔" اُسنے ایسا ہی کیا۔ تمام برہمن غصہ کی آگ سے مشتعل ہو گئے۔ اسوالؔ نامی راجہ کے پروہت نے یاگیہ ولکیہ سے مخاطب ہو کر کہا:۔ "دکنتوں یاگیہ ولکیہ! کیا تو ہم سب میں سب سے زیادہ ہوشیار ہے" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا " میں سب سے زیادہ عالم کو نمسکار کرتا ہوں مگر میری خواہش گاؤں کے لینے کی تھی "

اس تمہید کے بعد بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں چھہ اور رقیب برہمن علاوہ گارگی کے جو چکنو رشی کی عالم فاضل لڑکی تھی۔ یکے بعد دیگرے یاگیہ ولکیہ کے مقابل میں آئے اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ ولکیہ نے اپنے دلائل قاطع و براہین ساطع سے اُن سبکو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بطور خود ایک ایک ویاکھیان ہے۔ گارگی نے دو موقعوں پر بہت دیر تک مباحثہ کیا۔ آخرکار ودگدہ سکل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجادلہ عجیب طور پر ختم ہوا۔

یاگیہ ولکیہ نے ایک قیمتی مسئلہ اپنے رقیب کے روبرو پیش کر کے کہا "اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا سر شمشیر براں سے نیچے گرا دیا جائے گا۔ سکل اس مسئلہ کی گرہ کُشائی میں کوشش کرتا ہے مگر ناکامیاب ہونے پر حسب وعدہ اُس کا سر تن سے جُدا کر دیا جاتا ہے۔ اور چور اُسکو کوئی قیمتی چیز سمجھہ کر اُٹھا لیجاتے ہیں۔

یاگیہ ولکیہ تب اپنے باقی منی لغین سے مخاطب ہوکر پوچھتا ہے۔ "صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو پیش کرو۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں" تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں تب یاگیہ ولکیہ حسب ذیل تقریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کرتے ہیں:-

انسان بطور بلند درخت کے ہیں۔ اُسکے بال پتے ہیں۔ اور اُس کا چمڑا چھلکا ہے۔ اُسکے چمڑے سے خون اُسی طرح بہتا ہے جیسے درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جسطرح کاٹے ہوئے درخت سے پانی بہتا ہے۔ اُسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں اِس (منش یہ ولی) درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گودا ایک سے ہیں۔ اُس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت کی جڑ سے نیا درخت اُگتا ہے تو فانی انسان کے جڑ سے کیا اُگتا ہے۔ جب موت اُسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ پھل دار بیج سے پھر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بیج زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اسطرح درخت بھی بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے اسی طرح از سرِ نو (جڑ سے) بعد (مرنے کے) نئے کلے پھوٹتے ہیں لیکن اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا کس جڑ سے فانی انسان پھر از سرِ نو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب دو گے) وہ (صرف ایک مرتبہ کے لئے) پیدا ہولیا تھا: نہیں۔ وہ پیدا ہوتا ہے

(پھر) اور میں پوچھتا ہوں - کیا چیز ہے جو اسکو ازسرنو پیدا کرتی ہے ؟"

برہمن اسطرح سوال کئے جانے پر اوپنیشد کے پہلے[1] سبب سے ناواقف ہوکر یاگیہ ولکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں - اس دیاکھیان کے خاتمہ پر اُپنشد بہت اختصار کے ساتھ اُس علت اولے کے بیان کرنیکی کوشش کرتی ہے اور برہم کا گیان آنند دینے والا بتاتی ہے - برہم توجہ کے یکسو کرنے سے سمجھ میں آتا ہے -

چھٹویں دیاکھیان میں جنک دیا گیہ ولکیہ کے درمیان دو مکالے بیان کئے گئے ہیں جن میں رشی اُن اصول کی تشریح کرتا ہے جو پہلے راجہ کو اور رشیوں نے سمجھایا تھا -

اِن کے پیچھے یاگیہ ولکیہ و میترئی کے سوال و جواب کا تذکرہ ہے اور اُن رشیوں کی فہرست دیگئی - جنکو ویدک سدھانت کے گیان کانڈ کی تلقین ہوئی تھی -

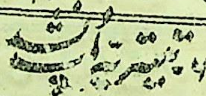
۵ - چھاندوگیہ اُپنشد

چھاندوگیہ اپنشد میں آٹھ باب ہیں اور یہ براہمن بھاگ سے

---

[1] علت اولے ۔۔

اخذ ہوئے ہیں - پہلے دو باب میں کرم کانڈ کا ذکر ہے۔
چھاندوگیہ اُپ نشد کا زیادہ حصہ نصیحت آمیز مضامین سے پر ہے۔ مگر مثلی اور اُپدیشوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔ ایک سنت کمار و نارد کے درمیان ہے - دوسرے وہ مکالمے شویت کیتو (ارُن کے پوتے) اور اُس کے خود باپ کے درمیان واقع ہیں۔ جنکا نام اودالک - ظفاد ہو اُن کا لڑکا تھا۔ ان کی ترتیب پانچویں باب میں دیگئی تھی - جس میں پرواہن جیوالا کے لڑکے نے شویت کیتو پر دھرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا ہے۔ ایکے بعد اور بھی مکالمے واقعہ ہوتے ہیں - چوتھے باب میں منا سروتی پتر کے ہوتے کے قصے کا مذکور ہے - پانچویں باب میں فرضی انسانوں کے درمیان مباحثے ہوئے ہیں - آٹھویں باب میں پرجاپتی اور اندر کے درمیان روح کے اوصاف و ناصیت کے مضمون پر بحث ہوئی ہے - اس سالہ کے آخری باب میں جو انتخاب اس اُپ نشد سے داخل کیا گیا ہے اُس کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔



یہ کرشن یجروید کا اُپ نشد ہے - یہہ آرنیک کا ساتواں اور آٹھواں دیاکھیان ہے۔ در حقیقت یہ دو چار گرتے ہوئے دونوں اور

اُس کے فرزند بھرگو کے درمیان سوال و جواب ہوئے ہیں۔
پہلے ورن نے جو برمھ کی تعریف کی اُس سے بھرگو کو بہرام ہوا
اور پھر رفتہ رفتہ وہ اصلیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جس سے
سب پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں سب رہتے ہیں۔ جسکی طرف سب
مائل ہوتے ہیں۔ وہی برمھ ہے۔ اِس سے بھرگو نے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ چونکہ سب کی پیدائش و پرورش غذا سے ہے برمھ غذا
ہوگا۔ پھر اُسنے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے
ہیں۔ اِسلئے پران ہی برمھ ہوگا۔ مگر یہ بھی تسلی بخش تحقیقات
نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برمھ یوگ ہے۔ اور اُسنے
سمجھا کہ برمھ سے مُراد بدُھی سے ہوگی۔ تب اُسنے غور کیا برمھ
آنند ہے اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے
کہ بھرگو ایک بات سُنکر اُسی پر برابر غور کرتے کرتے اُس آخری
نتیجہ تک پہونچا جہاں سارے مادی عالم کے خیالات کا خاتمہ
ہوجاتا ہے۔

۷ سویتاسوتر اپنشد

یہ اپنشد بھی کرشن یجُروید سے متعلق ہے۔ اُسکا نام سویتاسوتر
اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسی نام کے ایک رشی نے اپنے آشرم سے

آدمیوں کو اسکی تلقین کی تھی۔ اِس اُپ نشد کو اکثر لوگ بہت قدیم نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس میں جابجا یوگ ساںکھیہ ویدانت وغیرہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں اور ساںکھیہ درشن کے بانی کپل کا نام آیا ہے۔ مگر اِس کی تالیف کے زمانہ کا پتہ لگانا مشکل ہے تاہم اِس میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ یہہ شنکر آچاریہ سے پہلے کی کتاب ہے۔ اور شنکر نے اسکی بھی تفسیر لکھی ہے۔ ساںکھیہ اور ویدانت کو غلط فہمی سے اکثر لوگ ایک دوسرے کا مخالف بتلاتے ہیں۔ یہ صرف سچائی تک پہونچنے کے دو زینہ ہیں۔ اصل میں اِن چھ درشنوں میں کوئی کسی کا مخالف نہیں ہے صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے کہیں تک تحقیقات کی ہے۔ اور کسی نے کہیں تک۔ اور ویدانت اس زینہ کی آخری سیڑھی ہے۔

سوبھاسوتر نے اِس غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش میں فلسفہ کی ہر دو شاخ کی مطابقت۔ مشابہت اور باہمی مناسبت دکھلا کر ساںکھیہ کو ویدانت کا ضروری حصہ ثابت کیا ہے۔ اُس نے خلقت کی پیدائش کو بالکل ساںکھیہ کی تعلیم کے موافق تسلیم کری ہے اُسکی تمام اصطلاحات کو صحیح مانا ہے۔ ساںکھیہ کی پراکرتی کو خلقت کے پیدا کرنے کا علت ادنےٰ مانا ہے۔ برہم جو سب کا آدھار ہے

پرکرتی اُس سے آشرت ہے - یہہ دو قسم کی ہے - ویکت[1] اور اویکت[2]
اویکت حالت میں وہ دائمی و ابدی ہے - ویکت حالت میں وہ
دائمی نہیں ہے - اُس سے بدھی - اہنکار وغیرہ پیدا ہوتے
ہیں اور پھر اُسی میں لَے[4] ہو جاتے ہیں - جب اُسکی سامیہ اوستھا[3]
ہوتی ہے - تب پیدائش نہیں ہوتی - پیدائش کی حالت میں برہم
اُسمیں چھید نکل رہتا ہے - پرکرتی کا یہ سب سامان پُرش کے بھوگ
کے لیئے ہے - پُرش برہم اور جیو کو کہتے ہیں - مگر یہ برہم اپنے
سوبھاو سے اکرتا[5] ہے - صرف ساکشی[6] رہتا ہے - اسمیں کسی
طرح کا وکار[7] نہیں -

یہ اِس اپنشد کی تمام تعلیم ہے -

۸ - کین یا تلوکار اپنشد

کین یا تلوکار اپنشد کی غرض یہ ہے کہ برہم کی تخصیصات
اور اُسکو دنیا سے علیحدہ ثابت کرے - اُسکی یہ کوشش نہیں ہے

---

[1] پرگٹ پیدا شدہ [2] جو پرگٹ نہ ہو - غیر پیدا شدہ [3] جب تین گُن
ست رج تم - برابر ایک حالت میں ہوں - اُسکو سامیہ اوستھا کہتے ہیں [4] فنا
[5] فاعل نہیں [6] شاہد - [7] نقص -

کہ جیو یا مادی عالم سے برہم کا تعلق ظاہر کرے۔ اسکے تعلق سے قائمی کی غرض سے اسکو کُلّی اطمینان ہے۔ اور وہ سویتا شوتر کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے۔ کہ وہ کسی طاقت کی مدد سے من۔ زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے فرائض کو انجام دیتی ہیں؟ وہ خلقت کی ہستی کا باعث اسنے برہم کو تسلیم کرلیا ہے۔ برہم ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے۔ وہ کانوں کا کان من کا من۔ زندگی کی زندگی۔ کلام کا کلام۔ آنکھ کی آنکھ ہے۔ اُسی سے سب قوت پاتے ہیں۔ اُسکے گیان سے کمالیت اور نجات کی قابلیت ملتی ہے۔ اس طریقہ سے یہ اپنشد برہم کو ثابت کرتا ہے۔ اسکے سوا اور کوئی تدبیر اُس تک پہونچنے کی نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو کوئی اندرئیے نہ من اُس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے موافق وہ ہمارا نظر سے دور ہے۔ عقل اُس کا تصور نہیں کرسکتی کوئی اُس کا گیان نہیں بخش سکتا ہے۔ کیونکہ برہم لامحدود و محیط ہے۔ "جانے" و "نہ جانے" کا اصطلاح (دیکت پیدا شدہ) دُنیا سے متعلق ہے۔ پیدا شدہ دُنیا کا رج ہے

ادر اندریاں اُسکو جان سکتی ہیں۔ اویکت (یعنی پرکرتی) تک کا
علم بھی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برہمہ جو دونوں سے باہر ہے
اور جسکی آتمہ دونوں میں ہے کیسی اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے
جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُسکو سمجھہ سکتی ہیں

۹ - مانڈوکیہ

مانڈوکیہ کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔
آتما کی چار اوستھائیں ہیں۔ جاگرت (۱)۔ سوپن (۲)۔ سوشپتی (۳)
چوتھی (۴) اِن تینوں سے مختلف۔

جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم
دُنیا کے تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس (اندریوں) کے
ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں من کو پہلے اوستھا
کے خیالات۔ اور اُن کے اثر وسنسکار کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی
یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ واسنا رہتی ہے
صرف آتمہ ہی آنند کا گیان ہوتا ہے۔ چوتھی اوستھا میں
اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اُس کا تعلق

(۱) بیداری۔ (۲) خواب (۳) گہری نیند (۴) تریہ اوستھا۔

ہنیں ہنا۔

"ادم" سے برمھ کا گیان ہوتا ہے۔ اسپر وچار کرنے سے برمھ کا وچار ہوتا ہے۔ یہ تین حرف ا۔ او۔ م (अ उ म्) سے ملکر بنا ہے۔ اور صرف اسی ایک نام میں سب نام آجاتے ہیں۔ آ۔ سے اکار۔ دراٹ۔ اگنی۔ او سے ہرنیہ گربھ وایو تیجس۔ اور م سے آدتیہ۔ پراگیہ وغیرہ سب کا اظہار ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۰۔ پرشن اُپنشد(۱)

پرسن۔ اتھرو ویدی اُپ نشد ہے۔ شنکر آچاریہ کے بموجب اسکی تقسیم چھہ فصلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق و مخلوق کے متعلق۔ پیدائش کے زمانہ اور پرماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برمھ کے سنجوگ سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ پہلے جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل و صورت سے مبرا ہوئی۔ مادہ۔ نرج۔ وغیرہ سب کچھ بعدہٗ ظاہر ہوئے۔ رات دن سنگش دیتے کا بھاگی ہوا۔

(۱) اسکی وجہ تسمیہ یہ ہوکہ یہ اُپ نشد سوال و جواب کی شکل میں لکھی گئی ہے۔
(۲) وہ صفت کا پکش ہوتا ہے (۲) تقسیم

جسم کی بناوٹ میں پانچ مہابہوت۔ کرم اندریہ۔ من۔ بدھی
پران وغیرہ شامل ہیں۔ جسم کو کون قایم رکھتا ہے؟ جواب یہ ہے
کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جس وقت پران نہیں رہتا جسم
قایم نہیں رہ سکتا۔ پران کیا ہے؟ روح یہ سب میں موجود ہے
بغیر اس کے کوئی بھی رہ نہیں سکتا۔ چاہے وہ آدمی ہو۔ نتو ہو
مخلوق ہو۔ کوئی بھی ہو۔ مگر روح اور زندگی کے صحول میں ہی
مادی انظر میں فرق معلوم ہوتا ہے؟ (جواب) پران روح سے
پیدا ہوتا ہے۔ زندگی پنچ پران میں شامل ہے۔ جبکی حرکت سے
جسم قایم رہتا ہے۔

سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ طویل ہو جاتا
ہے۔ دوسرے اور تیسرے پرشن میں وہی بحث برابر چلی جاتی ہے
آخر میں یہ کہہ کر تمام ہستی (کائنات) کی زندگی ٹھہراتے ہیں اور
عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیال ظاہر ہوتا ہے۔

چوتھے سوال میں اس اپنشد کے اصول کا جوہر ہے۔ یہ
روح کے تین اوستھاوں پر وچار ہے۔ چونکہ انکا پہلے ذکر آگیا ہے
امداد کی ضرورت نہیں ہوتی

ا عناصر۔ ۲ عنصر۔ ۳ حالتیں۔

اِس کے بعد خلقت کے مختلف اصول کا ذکر ہے۔ جیسے پنچ مہابھوت (مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش) پانچ گیان اندری۔ پانچ کرم اندری۔ من۔ اہنکار۔ بدھی۔ وغیرہ۔

پھر برہمہ کا وچار شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ کس حیثیت سے کائنات کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کیسطرح اوصاف والا ہے اور کیسطرح مستغنی الصفات ہے۔

پانچویں سوال میں "اوم" کی تشریح ہے۔ اور اگر انسان کو پوری طرح برہمہ کا گیان نہیں ہوگا تو وہ آواگون میں رہیگا۔

۱۱ منڈک اپنشد

اس اپنشد میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہمہ اور وید کے علم کا ذکر ہے۔ دوسرے میں برہم ودیا کا خاکہ ہے۔ یعنی برہمہ کی صفات۔ دنیا سے اُس کا تعلق۔ اُس کے گیان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کیگئی ہے۔

ودیا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید۔ چھہ

ا؎ انانیت شخصی ۲؎ عقل۔ ۳؎ علم عرفان۔

وید انگ شامل ہیں۔ آخرالذکر کا تعلق صرف برہم سے ہے
جو اندریوں کی سمجھ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کُل اور
سب کا خالق ہے۔ یہاں اپرا ودیا ہیں وید کے شمول سے صرف
کرم کانڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر بھی برہم ودیا کا
پتا ویدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور وید اُس سے خالی نہیں ہیں۔
چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اسی وجہ سے کائنات اُسکی
تابع ہے۔ اور وہ مکڑی کے جالے کی طرح اُس کو بناتا بگاڑتا
رہتا ہے۔

(۱) اپرا ودیا سے مراد علم شریعت سے ہے۔ ارکین شریعت
کی تعمیل۔ وقت مقررہ پر اگنی ہوتر۔ وطرز عمل وغیرہ کا علم اُس سے
متعلق ہے۔ ان کی پابندی سے اُسکو اُتم جنم ملیگا۔ اور نہ کرنے
سے نقصان ہوگا۔

(۲) پراودیا کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ برہم چیتنیہ۔ محیط کُل
لا تغیر۔ بلا سبب۔ مستغنی الصفات۔ کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ
آنیوالا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا
آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیووں کا جیو ہے۔ اُسی
کا سب میں پسارا ہے۔ اُس کے گیان سے مکت ہوتا ہے۔

(۳) کس طرح برہم کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا پرکاش

برہمہ سے ہوتا ہے۔ برہمہ کسی سے کیسے پرکاشت ہوسکتا ہے؟
جواب یہ ہے۔ برہمہ پرکاش دان ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے اندر وتمام
کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہمہ کے گیان کا خاص ذریعہ
"ادم" کا بچار ہے۔ جو برہمہ سے الگ نہیں ہے۔
وید کو پڑھنے اور سمجھنے سے یہ گیان نہیں حاصل ہوتا۔ یہہ گیان
ویدانت کے وچار۔ ویراگ اور یوگ کے شغل سے ہوتا ہے۔
۴۔ اس گیان کا نتیجہ نجات کامل ہے۔ اُسوقت جیو دُنیا سے بےتعلق
ہوکر برہمہ میں لے ہوتا ہے جس طرح دریا بہتے ہوئے سمندر میں
مل جاتے ہیں۔
خاص چیز جو ہمارے معمولی تمیز دعقل کو برہمہ کی طرف منطلب
کرتی ہے۔ ان اُپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا ناشمان
ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارج کارن کے
مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار خارجی کائنات
پر غور کیا جائے تو یہہ غور بتدریج برہمہ کے علم تک پہونچا دیتا
ہے۔ دُنیا پانچ تتوں سے بنی ہے جن میں برابر تبدیلی ہوتی
رہتی ہے۔ اور غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی میں تحلیل ہو جاتی
ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا ہے۔ ہوا آکاش
میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش گو نظر میں نہیں آتا۔ مگر اپنے کارن

شبد (آواز) میں غائب ہوتا ہے - یہی کیفیت پنچ تن ماترا یعنے سوکشم لطیف عنصر کی ہے - یہہ من میں اور من آہنکار میں اہنکار بدھی میں اور بدھی پرکرتی میں سے ہوتی ہے - پرکرتی برمھ میں سے ہوتی ہے - یہہ حالت پرلے میں ہوتی ہے - جب جسم سرشٹی ہونے لگتی ہے - تب پھر بتدریج پرکرتی سے بدھی - بدھی سے اہنکار اہنکار سے من من سے گیان اندری وکرم اندری پنچ تن ماترا (پنچ تن ماترا سے پنچ مہابہوت پیدا ہو جاتے ہیں - یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں - برمھ ان سب سے علیحدہ اور ان سب سے بہت قریب رہکر ایک حالت میں قائم رہتا ہے - اس کا علم شانتی دینے والا ہے - اور ہمیں عارضی عالم کے مصائب سے نجات کامل بخشتا ہے -

۱۲ - کوشتکی اپنشد

اس اپنشد کا تعلق رگوید سے ہے - اس میں چار باب ہیں پہلا ایک قصہ سے شروع ہوتا ہے - کسی زمانہ میں چتر گنگیا کے فرزند نے

ا حواس عشرہ ۲ لطیف عنصر - یعنی شبد - سپرش روپ رس - گندھ - ۳ کثیف عنصر - مٹی - پانی - آگ - ہوا آکاش -

یگیہ کا ارادہ کیا۔ اور اروُنی کو یگیہ کا رشی تجویز کیا۔ مگر اُسکے عوض اُس کے فرزند سویت کیتو کو بُلا بھیجا۔ چِتر نے اُس سے پوچھا کہ دُنیا میں کون گُپت ستھان ہے۔ مگر وہ جواب نہ دیسکا سویت کیتو اپنے باپ گوتم کے پاس واپس آیا۔ اور یہہ سوال اُسکو سُنایا۔ تب باپ اور بیٹے دونوں چِتر کے پاس گئے۔ اور چِتر نے خوش ہوکر اُن کو استعارات و تشبیہات میں برہم کا علم اوپدیش دیا۔

دوسرے باب میں پران کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں دیوداس کے پتر پرتردن کے اِندر کے محل میں جانیکا ذکر ہے۔ اِندر نے اُس سے کہا بر مانگ پرتردن نے کہا کہ آپ ہی بر تجویز کیجئے اِندر نے تب برہم گیان کو سب سے اعلیٰ و افضل ٹھہرایا اور آتما کا لکشن بیان کیا۔ یہہ پران ہر گیا ہے۔ یہ آنند ہے۔ یہ لافانی ہے یہ نہ نیکی سے بڑھتا ہے نہ بدی سے گھٹتا ہے۔ حقیقتاً جِسکو وہ اِن دُنیاؤں سے اوٹھانا چاہتا ہے۔ اُن کو نیکی کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ کائنات کا محافظ۔ کائنات کا خداوند۔ کائنات کا بادشاہ ہے۔ یہ آتما ہے۔

چوتھے باب میں بھی اسی قسم کا بیان ہے۔



باب پنجم

اُپنشد سار

(اُپنشدوں کا عطر)

۱- ایتریہ اُپنشد

سب ہی پرگیا سے ہیں۔ پرتھوی - وایو - جل - آکاش - اور اُنکے
اُن کے بیج انڈج - جارُج - سویدج - اودبھج - گھوڑا - گائے - پُرش
ہاتھی - جتنے پران دھاری ہیں - کیا چلنے والے کیا اُڑنے والے
کیا ستھاور سب پرگیا ہی سے ہوئے ہیں - پرگیان میں پرتشٹھت ہیں
پرگیان سے سنا رہوا - پرگیان ہی پرتشٹھا ہے - پرگیان ہی برہم
ہے - ۱

۲- ایشاواسیہ

سب[۵۵] بھوتوں کو کیول[۵۶] آتما میں دیکھتا ہے - اور آتما کو سب

[۵۵] جیو - پرانی - [۵۶] صرف -

ہوتوں ہیں۔ وہ کسی سے گھن ۵ نہیں کرتا۔

جب مُتشیہ ۵ جانتا ہے کہ سارے بھوت آتما ہی ہیں اور آتما ہی میں ہیں تو موہ ۵ اور شوک ۵ کون ہیں۔ (یعنے نہیں رہتے۔)

۳۔ کٹھ

جاننے والا نہ جنمتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ نہ وہ کسی سے ہوا۔ نہ اُس سے کوئی ہوا۔ وہ اَنج ۵ ہے۔ نِت ۶ ہے۔ شاشوت ۵ ہے۔ پوران ہے۔ شریر کے مارے۔ جانے سے مارا نہیں جاتا۔ (۱)

جو مارنیوالا سوچے کہ میں مارتا ہوں۔ جو مرنیوالا سوچے کہ میں مرتا ہوں۔ تو دونوں نہیں جانتے۔ نہ وہ مارتا ہے۔ نہ وہ مارا جاتا ہے۔ (۱)

جس نے اشبد ۹ - اسپرش ۱۰ - اروپ ۱۱ - اویہ ۱۲ - ارس ۱۳ - نت ۱۴

---

۱ نفرت ۲ آدمی ۳ بھرم ۴ افسوس ۵ پیدا نہیں ہوتا۔ ۶ ابدی ۷ صورت والا نہیں ہے ۸ قدیم۔ ۹ جو آواز نہیں۔ ۱۰ مس نہیں ہوسکتا ۱۱ صورت والا نہیں ہے ۱۲ عضو والا نہیں ہے۔ ۱۳ جس کا ذایقہ نہیں ۱۴ جسکی بو نہیں +

اگندہ۔ انادی۔ اننت۔ دھرو۔ بدھی سے پرے (برھم) کو جانا وہ مرتیو کے مکھہ سے چھوٹ گیا۔ (۳)

جو سورج ہو کے آکاش میں رہتا ہے۔ ہوا ہو کے انترکش میں رہتا ہے۔ ہوتا ہو کے پرتھوی میں رہتا ہے۔ سوم ہو کے گھڑے میں رہتا ہے۔ وہ منشیہ میں رہتا ہے۔ وہ دیوتا میں رہتا ہے وہ ستیہ میں رہتا ہے۔ وہ اکاش میں رہتا ہے وہ پانی میں جنمتا ہے۔ پرتھوی میں جنمتا ہے۔ وہ یگیہ میں جنمتا ہے۔ وہ پہاڑ پر جنمتا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ بڑا ہے۔ (۵)

۴۔ ورہد آرنیک

پہلے برمہ تھا وہ آتما ہی کو جانتا بھیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱

جو پرتھوی میں رہکر پرتھوی سے انتر جسکو پرتھوی نہیں جانتی جو پرتھوی کے بھیتر رہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو جل میں رہ کر جل سے انتر جسکو جل نہیں جانتا جس کا

جسکی بو نہیں ادیہ جسکی انتہا نہیں قایم بالذات جو عقل کے ادراک سے باہر ہے۔ موت حق سوم لتا قی شدہ سیدہ پریرنا بیچ بھیتر محیط۔ آب حیات

جل شریر جو جل کے بھیتر ہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتریامی ہے امرت ہے۔ جو اگنی میں رہکر اگنی سے انتر جسکو اگنی نہیں جانتی جس کا اگنی شریر۔ جو اگنی کے بھیتر ہو کے یم کرتا ہی سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو انترکش میں رہ کر انترکش سے انتر جسکو انترکش نہیں جانتا۔ جس کا انترکش شریر جو انترکش کے بھیتر یم کرتا ہی سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو وایو میں رہ کر وایو سے انتر جسکو وایو نہیں جانتا۔ جس کا وایو شریر۔ جو وایو کے بھیتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتریامی امرت ہے[۱]۔

جو وگیان میں رہ کر وگیان سے انتر جسکو وگیان نہیں جانتا جسکا وگیان شریر ہے سو آتما انتریامی امرت ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ادرِشٹ[۲] ہے۔ درشٹا ہے[۳]۔ اشرت[۴] ہے۔ شروتا ہے[۵]۔ امت[۶] ہے

---

[۱] اسی طرح دیو۔ آدتیہ۔ دِشا۔ چندرتارے۔ آکاش۔ تم تیج سیمپورن بھوت۔ پران۔ وانی۔ نیتر۔ کان۔ توچا۔ وگیان تیس سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنیشد ثابت کیا ہے اعادہ کرنا مصلحت نہیں سمجھا جاتا۔

[۲] جو نظر نہ آوے [۳] دیکھنے والا [۴] جو سُنا نہ جاوے۔ [۵] سُننے والا۔ [۶] جو عقل سے نہ جانا جاوے۔

متا ہے - اوگیات ہے - وگیاتا ہے - اس سے انیہ کوئی درشٹا
اس سے انیہ کوئی شروتا نہیں - اس سے انیہ کوئی منتا
نہیں - اس سے انیہ کوئی وگیاتا نہیں ہے - سو یہی آتما - انتریامی امرت
ہے - اس کے سوا ناشی ہے ۲
جب اس کے ہردے سے سب کام چھٹ جاتے ہیں - یہ منشیہ
یہاں ہی امرت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے ۳

۵ - چھاندوگیہ اپنشد

یہ سب نشچے برہم سے ہے - کیونکہ اس سے پیدا ہوا اُس ہیں
لے ہوتا ہے - اُسی سے استھت ہے - شانت ہو کے ایسی اپاسنا
کرے ۱
جب منشیہ مرتا ہے - اُس کا واک من ہیں لے ہوتا ہے - من پران
ہیں پران تیج میں تیج پر دیوتا میں وہ جو یہ آتما ہے سو آتما ہے
سب وہ ستیہ وہ آتما ہے . . . .

ا عقل سے جانے والا ۲ جسکو کوئی نہ جانے ۳ سبکا جاننے والا ۴ ... ۵ ...
۶ زوال پذیر ۷ دل ۸ خواہش ۹ بالیقین ۱۰ قایم ۱۱ ...
۱۲ ... ۱۳ آگ

وہ جس میں کوئی نہیں دیکھہ سکتا جسکو کوئی نہیں جان سکتا - وہ
بہوما[1] ہے - وہ جس میں دوسرا دیکھہ سکتا ہے - جسکو دوسرا اُس سکتا
ہے - جسکو دوسرا جان سکتا ہے - وہ الپ[2] ہے - نشچے بہوما امرت
ہے - جو الپ ہے - وہ مرتیہ[3] ہے - بہوما کہاں رہتا ہے -
ہے بھگوان ! (نارد نے پوچھا) وہ اپنی مہما[4] میں رہتا ہے - وا یہہ
پوچھو وہ مہما کہاں ہے - سنت کمار نے کہا وہ اپنی مہما میں نہیں
رہتا - - - - - - - - - ۳
نشچے آتما اوپر سے آتما نیچے سے - آتما پیچھے سے آتما آگے سے
آتما دکشن سے آتما اُتر سے آتما ہی یہ سب ہے - - - ۲
وہ کہتا ہی اسکی جرا[5] سے وہ جیرن[6] نہیں ہوتا - اُسکے بدھ[7] کرنے سے
وہ بدھ نہیں ہوتا - وہ برہم پور ستیہ ہے - - ۵
ہے سومیہ - آگے ست ہی تھا - ایک ہی ادویتہ[8] تھا - اُسی کو کوئی کہتے
ہیں - آگے است ہی تھا - ایک ہی ادویتہ - اُسی است سے ست نکلا -
۱۱ اُس نے کہا پر ہے سومیہ ! نشچے اس کو کیونکر ہو سکتا ہے کہ است
سے ست نکلے - یہ آگے ستیہ ہی تھا ایک ہی ادویتہ - ۵

[1] برھم - [2] محدود - [3] فانی - [4] عظمت - [5] ضعیفی [6] ضعف
[7] قتل [8] بے نظیر - لاثانی

یہ شچے آکاش نام ہے ۔ نام روپ سے پرے سو برہمہ وہ امرت ہے وہ آتما ہے - - - - - - - ۲

۶ ۔ تیتریہ اپنشد

جب پانچوں گیان اندریہ من کے ساتھ رہیں اور بدھی چیشٹا نہ کرے اسی کو پرم گتی کہتے ہیں ۔ - - - - ۱

چت ہی سنسار ہے ۔ یتن کرکے اسے شودھ ۔ جو چنتن کرتا ہے ۔ اُسی میں تن مے ہو جاتا ہے ۔ یہی سناتن گوہیہ ہے چت ہی کے پرساد سے شبھ ۔ اشبھ کرموں کو ناش کرتا ہے پرسن آتما ۔ آتما میں ستھر ہو کے اکشے سکھ کو پراپت ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲)

من دو پرکا ۔ کا ہے ۔ شدھ اور اشدھ ۔ اور دکشیپ سے جب رہت من کو نشچل کرکے جب اَمنی بھاو ہوتا ہے ۔ تب اُس پرم پد کی پراپتی ہوتی ہے ۔ جب تک ہردے میں کشے نہ ہو جائے ۔ تب تک من کا نرودھ کرنا چاہئیے ۔ یہی گیان ہے یہی موکش ہے ۔ شیش کیول گرنتھ وستار ہے ۔ ۔ ۔ ۳

۱ دریا پار ۔ ۲ آزاد ۔ ۳ چنچل ۔ ۴ من کی خرابی سے پاک ہو ۔ ۵ حصول ۶ دل ۷ فنا ر ۔ (۸) ذرار ۔ (۹) باقی ۔ (۱۰) کتابوں کی طوالت ۱۱ میں

پت کو جس کا ل سمادھی سے دھو کیا ہے اور آتما میں
نویشٹ ہو گیا ہے جو سکھ ہوتا ہے بانی اُس کا برنن نہیں کر سکتی
وہ آپ ہی انتہ کرن سے گرہن کیا جاتا ہے۔ جیسے پانی میں
پانی ۔ اگنی میں اگنی ۔ اکاش میں آکاش نہ دیکھ سکے ۔ ایسے
ہی جس کا من انتر گت ہے ۔ وہ چھوٹتا ہے ۔ منشیوں کا من
ہی بندھن و موکش کا کارن ہے ۔ وشئے کے سنگ سے بندھ
اور نِرو شئے موکش سمجھنا چاہیئے ۔ ۔ ۔ ۔

۷ ۔ شویتاشوتر

وہاں (برہم میں) سورج پرکاش نہیں کرتا نہ چاند اور تارے
نہ بجلی ۔ اگنی کی تو کیا بات ہے ۔ اُسی (برہم) کے پرکاشمان
ہونے سے سب پرکاشمان ہوتے ہیں ۔ اُسی کا پرکاش سب کو
پرکاشمان کر سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۸ ۔ کین اُپنشد

(برہم وہ ہے جو) کان کا کان ہے ۔ من کا من ہے ۔ واک کا

لہ انترمکھی ۔ سے کلام ۔

واچا ہے - پران کا پران ہے - آنکھ کی آنکھ ہے - ۱
نہ وہاں (برہم میں) آنکھ جاتی ہے - نہ واک جاتا ہے نہ من - ہم
(اسلئے اُسکو) نہیں جانتے نہ (یہہ) جانتے ہیں کہ کس طرح اُسے
بتلادیں جو کچھ کہ جانا ہوا ہے اُس سے وہ انیہ ہے وہ اُس سے بھی
جو کچھ کہ نہیں جانا ہوا ہے پرے ہے - ایسے ہی پہلوں سے جنہوں
نے اُسے ہمکو سمجھایا سُنا ہے ۔۔ ۲

جو واک سے پرگٹ نہیں ہوتا اور جس سے واک پرگٹ ہوتا ہے
اُسی کو تو برہم جان نہ یہہ جو اوپاسنا کیا جاتا ہے - جو من سے
من نہیں کرتا - اور جسے کہتے ہیں کہ من من کرتا ہے - اُسی کو تو
برہم جان نہ یہہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو کانوں سے
نہیں سُنتا - اور جس سے یہ کان سنا جاتا ہے اُسی کو تو
برہم جان - نہ یہہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو پران سے پران
نہیں لیتا - اور جس سے پران پران لیتے ہیں اُسی کو تو برہم جان
نہ یہہ جو اوپاسنا کیا جاتا ہے ۔۔

۹ - مانڈوکیہ

(۱) کلام - ئ اگ - ت سلف -

شانت ہے - کلیان روپ ہے - ادویتہ[۸] ہے - اُسی کو چتورتھ[۹] مانتے ہیں - وہی آتما ہے - وہی وگیہ[۱۰] ہے -

۱۰ اچھرس

یہی وگیان آتما پرش دیکھنے والا ہے - چھونے والا ہے - سُننے والا ہے - سونگھنے والا ہے - رس لینے والا ہے - منن کرنیوالا ہے - جاننے والا ہے سومیہ ! اکشر[۱] (برہم) کو جو وگیان آتما ہے - اور جس میں سب دیوتا (اندریہ) پران اور بھوت (عناصر) پرتشٹھت[۲] ہیں - وہ سروگیہ[۳] ہے وہ سب میں پرویش[۴] کرتا ہے ۲

۱۱ ھشٹک

ادویتیہ[۵] ہے - اموری[۶] ہے - وہی باہر ہے - وہی بھیتر ہے - اَج[۷] - اپران[۸] ہے - امن ہے - شُبھر[۹] ہے - پراکشر سے بھی پرے ہے -

---

۱ لاثانی ۲ چوتھا ۳ علیم (۴) لازوال ۵ قایم ۶ محیط کل ۷ رہا ہوا - ۸ جلال ۹ جسکی شکل نہ ہو ۱۰ جو پیدا نہ ہو ۱۱ جو پران والا نہ ہو - ۱۲ سندر - +

یہہ امرت برہم آگے ہے۔ برہم پیچھے ہے۔ برہم دہنے۔ اور باہیں ہے۔ نیچے اور اوپر ہے۔ یہہ برہم ہی پھیلا ہوا وشو ہیں ہے۔ ۲

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

اوم شانتی شانتی شانتی

اوم

قابل دید کتابیں

جو مطبع ستیہ دہرم پرچارک جلندہر شہر سے نقد قیمت یا ویلیو پے ایبل کے ذریعہ سے مل سکتی ہیں۔ ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے *

مسیحی مذہب کا مخرج بدہ دہرم ہے - اردو قیمت ۱ر فی جلد

سنسکرت زبان کی عظمت اردو - - - - .. ۲ر

پارسی مذہب کا مخرج ویدک دہرم ہے - اردو ۵ر

سیواجی اور روشن آرا دختر اورنگ زیب کی شادی اردو ۳ر

معدن التہذیب اردو - - - - - - ۱؎ر

مہاراجہ چندر گپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ۱ر

حیرت انگیز واقعات اردو ۱ر

سندھیا منظوم - ۱ر

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے

حصہ اول - اردو ۱۲ر

حصہ دوم راجپوتنی کی شادی اردو ۱۰ر

حصہ سوم - چیتور کا محاصرہ اردو ۱۰ر

حصہ چہارم - اردو زیر طبع ہے

ثبوت تثلیث وید اردو ۴ر

سورگ میں سبجکٹ کمیٹی اردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ار

ستیہ دھرم پرچارک پرہیں لائیبل کیس اردو ۔۔ ۔۔ عہ

" ہندی ۔۔ ۔ ۔ ۔ عہ / ۴ر

اُپدیش منجری اردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ر

ویدانت دھوانت نوارن اردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

یوگ فلاسفی اردو ۔۔ ۔ ۔ ۔ زیر طبع ہے

سانکھیہ کارکا اردو ۔ ۔ ۔ ۔ "

اُپنشد اردو ۔ ۔۔ ۔ ۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ام

آریہ درشن و یونانی فلاسفی اردو ۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

وف ا رسانشٹک دھرم اردو ۔۔ ۔ ۔ ۔ "

سیشو دھرم اردو ۔۔ "

فقہ ہنود و اسلام میں توافق اردو "

[illegible] قابل غور اردو ۔

دھرم پربیدان اردو ۱۰ر ودیا کے لابھ ہندی ۰ر

تذہیب چالیسی ہندی ۔ ۔ ۔ ۔ ار

وشنو دھرم زیر طبع ہے ممتا کو ار

تصدیق صداقت دھرم آریہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

المشتہر لیکھی رام اسسٹنٹ منیجر

جامع المعلومات بکارآمد و ملک پسند پمفلٹوں کا سلسلہ



پمفلٹ نمبر ۱۵

اُپنشد

(۱) لفظ اُپنشد کی تشریح تنقیح و تصریح

آریوں کی مقدس نو...
جانی تک ہے سابق الذکر

...دوں کی تعداد۔ قدیم و جدید اُپنشد

(۳) عام کیفیت۔ زمانہ تصنیف۔ مصنفین

(۴) کُل اُپنشدوں کے مضامین کا خلاصہ

(۵) اُپنشدوں کا عطر

حسب اجازت مہاشے شیوبرت لال ورمن ایم۔ اے

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں
مہاشے منشی رام کی اہتمام سے چھپا

بہ قامت کہتر و بقیمت بہتر اس کا صحیح مصداق ہے

قیمت فی جلد ۱/۔

ओ३म् ।

सा० संख्या —— पंजिका संख्या 1/[illegible]

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता ।

اُپنشد

دیباچہ

آریوں کی مقدس نوشتوں میں "شرتی" کا پہلا نمبر ہے - اسکے بعد سمرتی کی تعلیم کی جاتی ہے سابق الذکر الہامی تسلیم کیجاتی ہیں - بالعبد الذکر مقبل پنڈوں گ و پاک دانا نوں کی تصانیف ہیں - شرتی[1] میں "منتر" برہمن و

---

[1] سوامی دیانند سرسوتی صرف ویدوں کے منتروں کو الہامی تسلیم کرتے ہیں - برہمن - اُنکی تفاسیر ہیں جو مختلف وقتوں میں ترتیب دیئے گئے ہیں - اُن میں اتہاس وغیرہ کے تواریخی تذکرے بھی موجود ہیں چار ویدوں کے برہمن - چھ انگ - چھ اپانگ - چار اپ وید اور ۱۱۲۷ شاکھا (شاخیں) جو ویدوں کی تشریح کے طور پر برہما وغیرہ مہرشیوں کی تصانیف ہیں وہ "پرتہ پرمان" یعنے ویدوں کے مطابق ہونے سے معتبر - و مخالف ہونے سے غیر مستند ہیں - مترجم

داُپ نشد[1] داخل ہیں سمرتی میں پوران[1] - اتہاس - درشن
اور دھرم شاستر کا شمول ہے -

اس سے ظاہر ہوگا کہ اپ نشدوں کا شمار اعلیٰ درجہ کی مقدس
مذہبی کتابوں میں ہے اور آریوں میں انکی تعظیم بہ این حیثیت ہمیشہ
سے ہوتی رہی ہے - مقدس نوشتوں میں ان کو اصلی جو ہر
وعلم عرفان تسلیم کیا گیا ہے -

ویدوں کا سنہتا بھاگ یعنی وہ حصہ جس میں صرف منتر ہیں - علم
دھرم کا مخزن - کلام الٰہی - منزہ من الخطا سمجھا جاتا ہے - اس کا
ایک ایک منتر تشریح کئے جانے پر بہت معلومات کا باعث ہو سکتا
ہے - اور اس میں صرف ایشور کی عبادت - مناجات وحمد ہی نہیں ہے
بلکہ علوم وفنون کا بیج موجود ہے -

براہمن ان منتروں کی تفاسیر ہیں - چونکہ منتر بطور خود صرف
چند مختصر لفظوں میں بیان ہوئے ہیں - ضرورتاً یگیہ وغیرہ دیگر
تشریح طلب معاملات کے استفسار و صراحت کی وجہ سے ہر وید
کے ساتھ ایک ایک براہمن کا حصہ اضافہ کیا گیا -

---

[1] پوران سے مراد صرف براہمن بھاگ سے ہے - ان آج کل
کے پورانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے -

براہمنوں کے بعد دوسرے قسم کی تحریرات ہیں جن کو "اپنشد"
یا "آرنیک" کہتے ہیں۔ یہہ دراصل ویدوں کے ضمیمہ ہیں۔
"آرنیک" کے اصلی معنی "جنگل سے تعلق" ہیں جس کا مطلب
بادی النظر میں یہہ سمجھہ میں آتا ہے کہ آرنیک اُن عالی دماغ
انسانوں کے خیالات ہیں۔ جو خانہ داری کے تعلقات سے سبکدوش
ہوکر مرتاضانہ زندگی میں جو علی العموم تنہائی و ریاضت میں بسر
ہوتی تھی۔ "ایشور دجیو" کے دقیق مسئلوں پر وچار کرتے تھے
"آرنیک" میں دُنیاوی معاملات کی طرف سے بالکل بے توجہی
و عدم التفاتی ظاہر ہوتی ہے۔ اور صرف روحانی مسائل کے
عمیق دریا میں غوطہ لگانا اصلی مقصد سمجھہ لیا گیا ہے۔
منتروں میں روحانی مسئلہ وغیرہ بطور اشارہ بیان ہوئے ہیں
اور وہ ضرور شرح کے محتاج تھے رشیوں نے اُنہیں منتروں کا
سہارا لیکر۔ اُن میں دُنیا کی پیدائش۔ ایشور کی قدرت۔ جیو
کی اصلیت کا راز پاکر انہیں کے آثر سے وچار کرتے ہوئے
ایسی عظیم الشان فلسفہ کی عمارت کی نیو ڈالی۔
اپنشدوں میں دراصل ایشور کی الوہیت کا تذکرہ ہے۔ ویدک
لٹریچر میں یہہ حصہ نہایت دلچسپ۔ مفید و نتیجہ آور ہے۔ یہہ
گیان کانڈ یعنے علم عرفان کا حصہ ہے اور کرم کانڈ یعنے

اراکین شریعت سے جن کا بالتوضیح بیان براہمنوں میں موجود ہے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کرم و گیان کانڈ کا مقصد ایک ہی ہے دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں سے نجات یعنی جنم و مرن کی تکالیف سے رستگاری مقصود ہے۔ براہمنوں میں کرم کے انجام دینے کی ہدایت ہے تاکہ اسکو موکش کا ذریعہ قایم کیا ہے۔ اپنشدوں کے رشی برعکس اس کے دعویٰ کرتے ہیں کہ جب تک "برہم" کا پورا علم نہ ہو گا اور اسپر وچار نہ کیا جائیگا کبھی نجات کی امید نہ کرنی چاہئے۔

اسی خیال سے اپنشد آریہ فلسفہ کی جان ہیں اور "مشہور" اور اسکی قدرت سے تعلق معاملات کی گرہ کشائی کی پہلی کنجی ہیں پروفیسر میکس مولر صاحب کی رائے ہو کہ دنیا کے لٹریچر میں اپنشدوں کا درجہ اعلےٰ رہیگا۔ وہ انسانی دماغ کی طبع پردازی کے اعلےٰ نمونہ ہیں اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں لوگ ان کو استعجاب کی نگاہ سے دیکھینگے۔

شوپنہار صاحب جرمنی کے مشہور فلاسفر کہتے ہیں کہ "اپنشد میری زندگی میں تقویت تسلی کے باعث رہے ہیں اور موت میں بھی میری تقویت تسلی انہیں میں ہو گی"۔

اُپنشد

باب اوّل

اُپنشد لفظ کی تشریح و صراحت

"سنسکرت لغات میں اُپ نشد کے معنی "رہسیہ" یعنی راز سربستہ* کے ہیں - اُپ نشد سنسکرت مادہ شد शद (शद्लृ) اُپ उप اور نی नि سے موضوع ہوا ہے - شد کے معنی برباد کرنے "حرکت کرنے" اُپ کے معنی "نزدیک" اور "نی" کے معنی "علی التواتر" یا "بالیقین" کے ہیں -

---

* گو برگ صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور عام طور پر بھی "اُپنشد" "رہسیہ" کا مرادف سمجھا جاتا ہے :۔:

شنکر آچاریہ جو بہ کثرت مذہبی کتابوں کے مُفسّر اور ویدانت سار
کے مصنّف سمجھے جاتے ہیں۔ اپنے کٹھ اُپ نشد کی تشریح کے شروع
میں لکھتے ہیں کہ " جو لوگ نجات کے متلاشی ہیں اور محسوس و
ناپائیدار عالم سے قطع تعلق کر چکے ہیں اور اُپ نشد کے علم سے واقف
و ماہر ہیں اگیان اور بدی سے آزاد ہونگے کیونکہ اس خلقت
کی پیدائش اگیان سے ہے۔ اُس وقت یہہ اگیان برباد
ہو جاویگا۔ شد षद مادہ کا مطلب اس بربادی سے
ہے اور اُپ نشد لفظ کے یہی معنے ہیں۔

مگر شنکر کے مطلب سے صرف اُن لوگوں کو اتفاق ہوگا۔ جو
ادویت بادی ہیں۔ مادہ کے ٹکڑوں پر غور کرنے سے یہہ بھی
مفہوم ہوتا ہے کہ " یقیناً نزدیک حرکت کرنے " کے معنی زیادہ
چسپاں اور موزوں ہیں کیونکہ اُپ نشد کے مطالعہ و وچار سے
برہم گیان کا حصول مقصود ہے۔ اور یہہ وچار طالب صادق
کو یقینی طور پر اُس گیان کے منزل مقصود تک یا اُس کے نزدیک
پہونچاتا ہے۔

دوسری وجہ تسمیہ اور بھی قابل غور ہے۔ "شد" لفظ کے معنی
"بیٹھنے" کے ہیں "نی" کے معنی "نیچے" اور "اُپ" کے "نزدیک"
ہیں۔ اوائل میں یہہ دستور تھا اور فارس وغیرہ مقامات میں

اب تک بھی رواج ہے کہ شاگرد اُستاد سے نیچے بیٹھکر اپنا سبق پڑھتے تھے یا بحث ومباحثہ کرتے تھے۔ مگر یہ تفسیر ابھی تک کسی نے تسلیم نہیں کی۔ اُپ نشدوں میں ایک رسالہ پرشن اُپ نشد کے نام سے مشہور ہے۔ اُسکے لحاظ سے کسی قدر اس بیان میں موزونیت آجاتی ہے مگر عام طور پر یہ معنی دلپسند نہیں ہے۔ اپ نشد کا خطاب ہمیشہ سے گیان کا نذر رہا ہے اور وہ ہمیشہ علم عرفان کے قیمتی خزانہ خیال کئے جاتے تھے۔ اسوجہ سے اُن کو "رہسیہ" کہنا بمقابلہ اور مطالب کے زیادہ موزون ہے سنسکرت کا مشہور قواعد آموز مہرشی پانِنی بھی اسکی تائید "رہسیہ" ہی کرتا ہے۔ اور اسکے معنی "راز کے نزدیک داخل ہونا" بتاتا ہے۔ یعنی من کو اصلی گیان کی طرف اس عجیب وگپت[1] علم کی مدد سے یکسو ومتوجہ کرنے سے دائمی سرور، آنند میں داخل ہونا ممکن ہے۔

علاوہ بریں "اپ نشد" لفظ کی تشریح کبھی کبھی مختلف معنوں میں کی گئی ہے مگر عام طور پر اُنکی غرض اُن کتابوں سے رہی ہے۔ جن میں برہم گیان کے مضمون پر بحث ہے۔:۔

---

[1] پوشیدہ۔ خفیہ

باب دوم

اُپنشدوں کی تعداد وغیرہ

اُپنشدوں کی تعداد کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانا بہت مشکل کام ہے
چند سال گذرے ایک یورپین[1] محقق نے اُنکی تعداد ۲۳۵ تک
دریافت کی تھی۔ مگر جہاں[2] تک پتہ چلتا ہے۔ اسوقت ۲۴۲ اُپنشد
تک کا پتہ چلتا ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے جو با ترتیب فہرست
شائع کی ہے۔ اُس سے ۹۲ اُپنشد کا پتہ لگتا ہے۔ بعض[3] نے اُن
کی تعداد ۱۵۸ و بعض نے ۲۰۰ قایم کی ہے۔

مگر اِن میں سے بہت اُپنشد بالکل مختصر اور غیر کارآمد
ہیں۔ زیادہ مشہور، کارآمد و مستند اُپنشد جن کی شرح
شُمرو اُپنشد اہتا مہوتی پرکاش" رسالہ میں کی گئی ہے

سے[1] پروفیسر ویبر صاحب سے[2] یہ ڈاکٹر ویبر صاحب کی تحقیقات سے معلوم
ہوا ہے۔ سے[3] ڈاکٹر ڈیوسن صاحب سے[4] پروفیسر ہاگ صاحب ۱۲۰

صرف ۱۲ ہیں - اُن کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) ایتریہ اُپ نشد
(۲) تیتریہ اُپ نشد
(۳) چھاندوگیہ اُپ نشد
(۴) منڈک اُپ نشد
(۵) پرشن اُپ نشد
(۶) کوشیتکی اُپ نشد
(۷) میترینیہ اُپ نشد
(۸) کٹھ ولی اُپ نشد
(۹) سویتاشوتر اُپ نشد
(۱۰) برہدارنیک اُپ نشد
(۱۱) کین اُپ نشد
(۱۲) ترسیمہوترتینیہ اُپ نشد

عام طور پر جو اُپ نشد اسوقت زیادہ مستند سمجھے جاتے ہیں - دس ہیں -

ایشن - کین - کٹھ - پرشن - منڈ - مانڈوکیہ
تیتریہ - ایتریہ - چھاندوگیہ - برہدارنیک -

ان میں سویتاشوتر کو شامل کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

اِن موجودہ اپ نشدوں کی بہ لحاظ اُن کے مضامین کے تقسیم کرنا مشکل ہے - قدیم بارہ اُپ نشدوں میں کسی خاص طرز عمل یا فرقہ سے مطلق نسبت نہیں ہے۔ بلکہ سب بلا استثنا برھم گیان پر بحث کرتے ہیں - دوسرے اُپ نشد جن کو اتھرون کہتے ہیں - تھوڑے زمانہ کی تصانیف ہیں اور اُن میں اِس قسم کے محدود خیالات بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ قدیم بارہ اُپ نشدونکی تفصیل یہ ہے -

ایتریہ - کوشتکی - واسکلا - چھاندگیہ - ستروور یا سکشا دلی - سنہواپشد - تدلو - شیوسنکلپ - پرش سکتا ایش - ورہد آرنیک -

اِن اپ نشدوں میں ستروریہ اپنشد کو قدیم مانا گیا ہے - مگر اس میں محدود خیالات موجود ہیں - ابتدا میں اسکو اپ نشد نہیں کہتے رہے ہونگے - بعد کو شامل کردیگئی ہوگی - دو اُپ نشد ایتریہ اور کوشتکی رگ ویدی کہلاتے ہیں منہہ اور آیتریہ ویدانت کی بہت مستند رسالے ہیں -

* پروفیسر ویبر کی ہسٹری آف انڈیا جس میں اُپ نشدوں کی ترتیب - تشریح اور خصوصیتوں کا بیان ہے صفحہ ۱۲

کرشن یجروید کی اُپ نشد تیتریہ ہے اور دوسری میتریہ ہے۔ یہہ یجُروید کی برہمنوں کی جو اپنے آپکو میترنیہ کہتے ہیں۔ خاص کتاب ہے۔

شُکل یجُروید کے دو اُپ نشد ایش و برہد آرنیک ہیں انکی بڑی سند مانی جاتی ہے۔

سام وید کا اُپ نشد چہاندوگیہ ہے یہہ بہی مشہور و معروف ہے۔ اتھروید کے اُپ نشد علی العموم میں نثر لکہے گئے ہیں ان میں اور دوسرے ویدوں کے اُپ نشدوں میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ انکے مضامین میں بھی اختلاف ہے کسی میں برہم گیان پر بحث ہے کسی میں یوگ کا ذکر ہے۔ اور یوگ کو برہم گیان حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے۔ [1]

مانڈوکیہ۔ اتھروید کا خاص اُپ نشد ہے۔ اصول تعلیم کے لحاظ سے یہ زیادہ قابل قدر کتاب ہے۔ مندرجہ ذیل مختصر الفاظ سے اُسکی عظمت ظاہر ہوگی۔ [2]

"اعلے علم سے لازوال پرکرتی کا گیان ہوتا ہے جسکو عقلا آفرینش کا باعث سمجہ کر وچار کرتے ہیں جس طرح مکڑی اپنے

---

[1] ڈاکٹر ویبر صاحب۔ [2] مادہ۔ ملت۔ کارن ۱۲۰

تاگے کو پھیلاتی ہے اور پھر سمیٹ لیتی ہے۔ جس طرح پودے اُگتے ونشوونما پاتے ہیں۔ جس طرح زندہ وجود کے جسم پر بال اُگتے ہیں اُسی لازوال وغیر فانی پرکرتی سے یہہ خلقت پیدا ہوتی ہے۔“

دوسری مسلمہ ومستند کتاب پرسن ہے۔ یہہ ہر دو رسالے اپنا تعلق ویدوں سے ظاہر کرتے ہوئے ویدانت کے اصول کی تعلیم کرتے ہیں۔

باب سوم

عام کیفیت۔ زمانہ تصنیف۔ مُصنّفین

اُپ نشد علی العموم مکالمہ کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں بیشتر ان کے مضامین نثر میں ہیں۔ صرف کہیں کہیں نظم بھی داخل کیا گیا ہے۔ طول طویل اپ نشدوں میں پُر افسانہ قصوں سے بہت کام لیا گیا ہے۔ مگر چھوٹے اُپ نشد زیادہ مختصر اور نہایت عمدہ ہیں۔ بعض بعض ان میں سے بالکل نظم میں ہیں۔ مکالمہ علی العموم

استاد و شاگرد کے درمیان ہے اور کبھی کبھی خاوند بیوی کے درمیان بھی موجودہ و آئندہ زندگی کے مسئلہ پر بحث چھڑ ہو گئی ہے۔ قصہ طلب تلمیحات اور جابجا ویدوں کے حوالہ جات کا بھی ذکر ہے۔ یگیہ و کرم کانڈ کا بھی کہیں کہیں تذکرہ ہے۔ مگر بلا استثناء جملہ اُپنشدوں کا عین مقصد یہ ہے کہ آتما کے گیان اور آتما سے انسانی روح کے تعلق پر بحث کر کے اصلیت تک پہونچنے کی کوشش مدنظر رہے۔¹

اُپنشدوں کی تالیف و تصنیف کے زمانے کو قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ اور کسی طرح کوئی شخص قطعی رائے پاس نہیں کر سکتا کہ کس وقت میں وہ تصنیف ہوئی ہیں۔ اُپنشدوں کی تعداد کثیر ظاہر کی جاتی ہے۔ مگر وہ در اصل اُپنشد نہیں ہیں اور شنکر

¹ انگریزی محقق یہ کہتے ہیں کہ اُپنشدوں کی ترتیب برہمنوں کی تکمیل کے بعد ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے عبارت دونوں کی ایک طرح کی ہے زبان میں بھی فرق نہیں ہے۔ مگر اُن کا یہ کہنا کہ پہلے آریہ عناصر کی پرستش کرتے تھے اور رفتہ رفتہ بتدریج اُن کا خیال ایشور کی جانب مائل ہوا اور ابتدائی سادگی کی حالت سے ترقی کرتے گئے۔ غلط ہے ۔۔

کے مابعد زمانہ کے اوپج ہیں۔ شنکر آچاریہ نے جن اُپنشدوں
پر تفاسیر لکھی ہیں وہ زیادہ معتبر و مستند ہونے کے قابل ہیں
اُپ نشدوں کا شمار ہمیشہ شُرتی کے طور پر ہوتا رہا بلکہ درشنوں
میں بھی جہاں کہیں ذکر ہوا ہے اُن کو شُرتی ہی لکھا ہے اُن
کی طرز ترتیب ۔ اختصار پسندی ۔ پُر معنی ہونا اس امر کی
صریح دلیل ہے کہ ویدوں کی طرح اُنکو بھی حفظ یاد کرتے تھے
ہمارا خیال ہے اور ممکن ہے کہ وہ صحیح بھی ہو کہ اُپ نشد تعداد
میں ہمیشہ ۱۰ و ۱۲ کے درمیان تھیں۔ شنکر آچاریہ معمولی محقق نہیں
تھے ۔ جینیوں کے مقابلہ میں اُن کو ویدوں کی صداقت ثابت
کرنے میں جو جو دقتیں حائل ہوئیں ہونگی۔ وہ بآسانی ذہن نشین
ہو سکتا ہے۔ شنکر نے اپنے پکش کی[۱] مضبوطی کے لئے ضرور ہے
کہ اُپ نشدوں کی پوری پوری تلاش کی ہو۔ اُن کو اُس زمانہ میں
اُتنے ہی اُپ نشد ملے ہوں ۔ جن پر اُنکی ٹیکا[۲] ہے۔ شنکر نے
اپنی بحث کرنے کا سامان زیادہ تر انہیں اُپ نشدوں سے حاصل
کیا تھا ۔ اس بات پر غور کرنے سے بہ آسانی سمجھ میں آسکتا
ہے کہ اُپ نشد بہت قدیم کتابیں ہیں اور اُن کا ویدوں سے
متعلق ہونا اس دعویٰ کی تائید مزید ہے۔

---

[۱] پہلو [۲] شرح (۱۰)

اِس مشکل اور پیچیدہ و لاینحل عقدہ کی نسبت پروفیسر میکس مولر صاحب اسطرح لکھتے ہیں:-

"گو اِن اُپنشدوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مختلف اوقات میں تصنیف ہوئے ہیں مگر اُنکی نسبت ٹہیک ٹہیک زمانہ قایم کرنا اِس وقت بالکل غیر ممکن ہے کسی شخص کو شک نہیں ہوسکتا کہ جن اُپنشدوں کا تعلق سمہتا و براہمن گرنتھوں سے ظاہر کیا گیا ہے وہ بُہت قدیم ہیں بعض بعض اُپنشد بعد کے ہیں۔"

یہہ دقت کسی طرح رفع نہیں ہوسکتی۔ مگر چونکہ مقررہ اُپنشدوں کے قدیم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہم اِس مسئلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

اُپنشدوں کے شمول میں لوگوں کی رائے یہہ کہ بارہ اُپنشدوں کو چھوڑکر باقی سب بعد کی ہیں۔ اور چونکہ اُن کو اُپنشد تسلیم نہیں کیا جاتا ان کی صراحت کرنا۔ اُن کے تصنیف کے زمانہ کی تلاش کرنا فضول ہے۔ اِس خلط کی نسبت اسقدر عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شنکر کے بعد اُپنشدوں کی عظمت ذہن نشین کرتے ہوئے تیز طبیعتوں کو اپنی طبع آزمائی کا موقعہ ملا ہوگا۔ اور اُنہیں کی طرز تحریر کی تقلید میں مصنوعی رسالے بنا بناکر اُن میں شامل

کردیئے ہوں گے۔ بعض بعض اُپ نشد اکبر اعظم کے وقت کی تصنیف ہیں۔ جیسے الوپ اُپنشد وغیرہ اس اُپ نشد میں محمد رسول اللہ مسلمانوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بھی موجود ہے۔ یہ بھی کسی چلتے ہوئے آدمی کی کارستانی ہے۔

دارا شکوہ اکبر کے پوتے نے ۵۲ اُپ نشدوں کا ترجمہ فارسی زبان میں کرایا۔ اب اسوقت اُنکی تعداد اتنی بڑھگئی کہ ۲۳۵ تک شمار کی نوبت پہونچی۔

خاص خاص اُپ نشدوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روحانی مسائل کے حل کرنے میں کشتریوں کو اکثر یدطولےٰ حاصل تھا۔ اکثر برہمنوں کا اُن کے پاس جاکر برہم گیان کا حاصل کرنا بدیہی بحث ہے۔ کہ برہم گیان کے سیکھنے میں کسی قسم کی فوقیت کا خیال سدراہ نہیں ہوتا تھا۔

اُپ نشدوں کی تصنیف کے وقت کا پتہ لگانا امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو آریہ لٹریچر کا بہت قدیم حصہ تسلیم کرکے اس مسئلہ کو بلا حل کئے ہوئے چھوڑنا پڑتا ہے۔

اپنشد کی ترتیب مختلف رشیوں نے دی ہیں۔ جن کے نام مختلف کتابوں میں آئے ہیں۔ پرشن اُپ نشد میں ایک رشی

۱؎ خود اُپ نشدوں میں مصنف یا مرتب کا نام نہیں ہے۔ انکی ترتیب ظاہر [illegible] رشیوں کے ذریعہ سے شروع ہوئی

پپلاد نامی چھہ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کٹھہ اپنشد یم نچکیتا گوتم کے لڑکے کو اپدیش کرتا ہے۔ علیٰ ہذا۔

باب چہارم

خاص خاص اُپنشدوں کا خلاصۂ مضامین

انتخاب

(۱) ایتریہ اُپنشد

یہہ اپنشد۔ رگ وید کے ایتریہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے لیا گیا ہے۔ اس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اس کا نام ایتریہ اسوجہ سے ہوا کہ اِیترے کے لڑکے مہیداس نے اسکی ترتیب دی

تھی یا آنکہ اسکو محفوظ رکھا تھا۔
پہلے باب میں خلقت کی پیدائیش۔ ایشور کی الوہیت۔ انسان
وناج وغیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالبد
انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔
بیداری[1]۔ خواب[2]۔ گہری نیند[3]
خلقت۔ روح اور پرماتما کے ساتھ اُس کے تعلق پر وچار کرتے
ہوئے اصلیت کا علم ہوتا ہے۔
دوسرے باب میں انسان کے تین طرح کی پیدائیش کا
ذکر ہے۔ پہلے وہ غلّہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے
انسان کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک
کرکے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ
اودیا[1] کے انسان ایک شریر[2] سے دوسرے شریر میں گھومتا پھرتا
ہے۔ سچے گیان کے حصول سے جنم و مرن سے نجات ہوتی ہے۔
تیسرے باب میں روح کے سچے لکشن[3] کا ذکر ہے۔ روح حواس

---

(۱) جاگرت (۲) سوپن (۳) سکھپتی۔

[1] جہالت۔ اگیان [2] جسم [3] من۔ تعریف خصوصیتیں



نہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آنکھہ نہیں ہے۔ نہ روح
من ہے۔ روح گیان ہے اور گیان سے سمجھہ میں آتا ہے۔
روح اور پرماتما کے سچّے گیان اور دونوں کے حقیقیہ حالت
کے سمجھنے سے لا فانیت ملتی ہے۔

(۲) ایش

اسکا دوسرا نام "واج سنیہ سہتا" वाजसनेयसंहिता
ہے۔ یہہ شُکل یجروید سے منسوب ہے۔ اس کا مصنّف واج سنیہ
یگیہ ولکیہ رشی ہے۔

یہہ بہت چھوٹی اپنشد ہے اور پرماتما کے گیان کو سب پر
فوقیت دیتے ہوئے دوراستے گیان و کرم کی تلقین کرتی ہے
دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ دونوں
کی، اچھے دنیک آدمی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ پرماتما کا گیان
رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کے (تھ) کو پہونچتے ہیں۔ تمام دُنیا
(خلقت) کا پرکاش اُس میں ہے اور وہ کُل برہمانڈ میں نظر
آتا ہے۔ اسکا اچھی طرح سمجھہ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور
جب یہہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اگیان[۱] کا ناش ہوکر موکش[۲] کی

۱ جہالت۔ لاعلمی۔ اودیا۔ (۲) نجات ۱۲

پراپتی ہوتی ہے۔

جو لوگ اپنے خیالات کو معراج تک نہیں پہونچا سکتے اُن کو ویدوں کی ہدایت کے بموجب کرم[۱] کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے اپاسنا کا ادھکار ہوگا۔ اور اُپاسنا[۲] سے گیان کی پراپتی[۳] ہوگی۔ ان تینوں فرائض میں سے کسی ایک کے انجام دینے سے موت کے بعد آنند کی حالت حاصل ہوگی اور جس طرح بتدریج رفتہ رفتہ آدمی ان میں ترقی کرتا جائیگا۔ اونچے طبقات میں پیدا ہوتا جائیگا اور جنم جنمانتر کی شدھیوں[۴] سے برہم پد کا ادھکاری بنتا جائے گا۔ لیکن طالب صادق کو اس بات کو ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ برہم کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے اور گیان اور آنند صرف برہم[۵] میں ہے۔

(۳) کٹھ اُپنشد

یہ مشہور اُپنشد یجروید سے متعلق ہے بعض اُسکو سام ویدی کہتے

---

[۱] فعل۔ ارکین شریعت [۲] عبادت (۳) حصول (۴) متعدد جنم (۵) مکتی (۶) اعلیٰ درجہ (۷) مستحق۔

ہیں - مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھر وید کی اپنشد ہے -

اس میں دو ادھیائے شامل ہیں اور ایک ایک ادھیائے میں تین فصل بنام دلّی موجود ہیں۔

خیالات کی بلند پروازی - تصوّر کی عظمت - وطرز اظہار کی نفاست میں اسکو قریب قریب تمام اُپنشدوں پر فوقیت ہے -

نچکیتا نامی گوتم کے لڑکے کو یم نے تلقین کیا ہے - نچکیتا نے جو سوال کئے ہیں اُن سے انسانی دماغ کے اعلےٰ رسائی ظاہر ہوتی ہے - یم کے جواب کی معقولیت قابل تعریف ہے - گو نچکیتا کے سامنے بہت سی دقّتیں سدِ راہ کی گئیں مگر اس جوانمرد نے نفس مطلب[۵] کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا -

جس روائیت سے اُپنشد کی ابتدا کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے :-

"کسی زمانہ میں سورگ[۶] کی خواہش میں واجسرد کے فرزند (گوتم) نے اپنی تمام جائیداد (خیرات میں) بخش دی - نچکیتا نامی اس کا لڑکا تھا -

---

[۵] افلاطون (پلیٹو) کی ریپبلک نامی کتاب کے پہلے دو باب کئی لحاظ سے اس نچکیتا کے حالات سے مقابلہ کئے جانے کے قابل ہیں -

[۶] بیکنٹھ - بہشت -

جب دان[1] کا سامان حاضر کیا گیا - نوجوان کا دل فرزندانہ تردّدات سے متفکر ہوا - اُسنے سوچا -

" جو شخص برہمنوں کو (بُری گائیں) ایسی گائیں دیتا ہے جو پانی نہیں پی سکتیں - گھاس نہیں کھا سکتیں - دودھ دہی نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوک میں جاتا ہے جہاں کوئی آنند نہیں "

وہ اسطرح سوچکر باپ کی مصیبت بچانے کے فکر میں اسکے پاس گیا - اور پوچھا - " پتا ! ان گاؤں کے عوض آپ مجھے کس کو دوگے ؟ "

باپ نے کچھ جواب نہیں دیا - تب لڑکے نے پھر وہی سوال کیا - باپ نے غصہ کی حالت میں کہا - " میں تم کو یم کو دونگا - "

لڑکے کو تعجب ہوا - مگر وہ باپ کے قول پر راضی ہوا - باپ کو اپنی عجلت و غصہ کی کارروائی پر افسوس آیا - نچکیتا نے کہا کہ قول کو پورا کرنا چاہئے اور مطمئن ہوکر یم کی تلاش میں نکلا - جب وہ یم کے مقام پر پہونچا - یم سے ملاقات نہیں ہوئی - نچکیتا تین تین روز تک متواتر بھوکھا پیاسا اُسکے مکان پر پڑا رہا - جب یم لوٹا اُسنے اپنے مہمان کو اس حالت میں پاکر اُس کی تکلیف کی

(۱) عطیات - ٭ یم موت کے دیوتا کو کہتے ہیں - یہہ عام خیال ہے - اِسموقعہ پر یم کسی رشی کا نام ہوگا

تلافی میں تین بر دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیتا نے پہلا بر یہہ مانگا کہ میرے باپ کے فکر و تردداتِ دور ہوں اور اُس کا غصہ جاتا رہے" دوسرا بر یہہ تھا کہ "مجھکو اگنی کا سائینس (گیان) حاصل ہو جس سے سورگ کی پراپتی ہوتی ہے اور جہاں یم کا بھی راج نہیں ہے" تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح کی اور یگیہ کی ودہی بتائی۔ یم نچکیتا کی توجہ سے خوش ہوا تب نچکیتا نے تیسرا بر مانگا۔

"یہہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے بعد (روح) قایم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قایم رہتی۔ مجھے آپ اسکی تعلیم دیجیئے۔ یہہ میرا تیسرا بر ہے"

یم نے کہا "یہہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا بر مانگو" مگر نچکیتا نے کہا "ہر چیز ناپایدار ہے۔ ہر چیز موت کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح کا علم راز سربستہ ہے اسی کو بتائیے۔"

یہاں تک پہلے ولی (فصل) کا مضمون ہے۔ دوسری ولی میں "نیکی" اور "خوشنما" چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے

۱ مراد (مرنہ مانگی) (۲) حصول (۳) موت

اِن میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا عِلم اگیان ہے کیونکہ
اِس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا معہ اپنی لذات و حظوظ
کے قائم ہے۔ باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔ اور " جو لوگ
اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم و عقلمند سمجھتے ہیں وہ
اُس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے
رہتے ہیں ؟"

" گیان کا تعلق نیکی سے ہے اور اُس کا مقصد انسانی روح
کی اصلیت (کا عِلم) ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے
پیدا نہیں ہوتی نہ مرتی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوئی نہ اُس سے
کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے؟"
نچکیتا یم سے پوچھتا ہے۔" برھم کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے"
یم جواب دیتا ہے " اوم " برجس سے مراد برھم ہے۔ وچار
کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔"

تیسری ولی میں انسان کی روح کا پرماتما سے تعلق ظاہر
کیا گیا ہے۔

" خلقت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے۔ دوسری
غیر محدود۔"

" محدود روح ہیں۔ اندریاں۔ من ۔ بدھی اور اندریوں کے

وشئے ہیں یہہ روح بہو گنے والی اور جسم کی حاکم ہے - من اندریوں سے اعلےٰ ہے۔ بُدھی من سے اونچی ہے۔ بُدھی سے افضل روح ہے "

چوتھی ولّی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیان کے سدراہ اگیان ہے۔ اگر پوچھی رہے نور روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے -

" جب اندریاں اپنے بھوگ وشئے کے سامان سے علیحدہ ہو جاتی ہیں - روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ بیداری و خواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے روح اُنکو جانتی ہے وہ خود علم ہے - اور برہم بھی گیان ہے۔"

پانچویں ولّی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ہے یہہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم کے کاروبار اُس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے - یہہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے - اور اُسی پر اُسکی بنا ہے۔"

چھٹویں ولّی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے -میں برہم کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برہم پرکاش کرتا ہے - یا نہیں؟ جواب یہ ہے - " برہم کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ

ئے ہو گنے کے سامان :-

برھمہ سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برھمہ کا گیان "اوم" پر وچار کرنے سے ہوتا ہے وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے اندری دمن اپنے وشے سے علیحدہ ہوکر بدھی میں قایم ہوتی ہیں بدھی برھمہ میں قایم ہوتی ہے۔ تب یہہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ برہدآرنیک

برہدآرنیک جو شتپتھ کے چودھویں ادھیا سے اخذ کیا گیا ہے۔ واجسنیہ کا تتمہ ہے۔ اس میں ۷ ابواب یا آٹھ دیاکھیان شامل ہیں۔ اس کا نام برہدآرنیک ہے۔ اس کا بیشتر حصہ مکالمہ ہے اور یاگیہ ولکیہ خاص دیاکھیا کرنے والے ہیں۔ بہ حیثیت اپنشد اس کا تعلق کنو ساکھا سے ہے اور کم سے کم دویاینہ کی اپنشد کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس اپنشد کی طرز تحریر کے ظاہر کرنے کے لیے میری دانست میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:-

"جب اس کے دل سے خواہشیں جاتی رہتی ہیں۔ تب یہہ آدمی

یہاں ہی امرت ہوکر برھم کو پاجاتا ہے۔"

"جیسے سانپ کی کینچلی جُدا ہوکے بانبی میں ماری پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ شریر سوتا ہے۔ روح جسم نہیں ہے"

دیارنیہ نے درہد کے چوتھے دیاکھیان کا جو انتخاب کیا ہے وہ کئی لحاظ سے دلچسپ ہے۔

"ایک برہمن۔ بلکی نام اجات شترو کاشی راج کے دربار میں جاتا ہے اور اسکو علم معرفت سکھلانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اُسکو اس کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے اور برہمن اُسکو تعلیم دیتا ہے کہ" میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے جو بجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی یشبش۔ سایہ اور روح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضامین سے واقفیت رکھتا ہے۔ اِن مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے۔" آپ کو بس اتنا ہی کہنا تھا؟" بلکی جواب دیتا ہے۔" ہاں مہاراج! بس اسی قدر کہنا تھا۔" راجہ نے کہا" برھم کے گیان کے لئے یہ کافی نہیں ہے" اسکو سنکر برہمن درخواست کرتا ہے کہ" میری تلقین کیجئے" مگر راجہ جواب دیتا ہے کہ" اگر برہمن کسی کشتری سے گیان سیکھے تو مقررہ طریقہ میں فرق واقعہ ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں"

تب راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لیجاتا ہے۔ جہاں ایک
آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سونیوالے کو برہمن کے اصطلاحی
الفاظ سے پکار کر جگاتا ہے مگر لاحاصل۔ تب اُسکو حرکت دیکر اُٹھاتا
ہے اور برہمن کی طرف مخاطب ہوکر پوچھتا ہے۔ جبتک یہ شخص
سوتا تھا اسکی روح کہاں تھی؟ برہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کر سکتا
تب راجہ اُسکو من اور روح کی خصوصیتوں کو ویدانت کے اصول
کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض ان اصولوں
کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اسکو نہیں چھوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یگیہ ولکیہ اور اُسکی بیوی میتری کے درمیان ہے
یاگیہ ولکیہ دُنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے
میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتاینی کو بُلا کر اُن دونوں کے
درمیان اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔
"سوامی! اگر ساری زمین معہ اپنی دولت کے میرے قبضہ میں
آجائے تو کیا میں اسکی مدد سے موکش پا جاؤنگی" یاگیہ ولکیہ جواب
دیتا ہے "نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار
ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کبھی نہیں حاصل ہو سکتی" تب
میتری کہتی ہے "تب مجھے دولت دُنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے"
اور اپنے شوہر سے اُس گیان کے حاصل کرانے کی درخواست کرتی ہے

جس سے جنم و مرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے "اے پریا! تو مجھکو پیاری ہے۔ اور تو نے نہایت دل خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آ، بیٹھ جا۔ میں اصول کی تشریح کروں گا۔ اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کر" تب مکالمہ شروع ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برہم کے گیان پر وچار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی حالت کا حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا ویاکھیان اس اُپ نشد کا پھر مکالمہ ہے اس میں مباحث یاگیہ ولکیہ رشی ہے۔

"جنک متھلا کے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا۔ جس میں کورو دیچالا کے برہمن آئے تھے۔ جنک کو اس بات کے جاننے کی خواہش ہوئی کہ برہمنوں میں سے کون سب سے لائق ہے۔ اُسنے یگیہ شالا میں ہزار گائیں طلب کیں۔ جن کے سینگیں سونے سے منڈھی ہوئی تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی اُن میں بندھی ہوئی تھی جنک نے کھڑے ہو کر سبھا میں بہ آواز بلند کہا!! قابل تعظیم براہمنو! آپ لوگوں میں جو شخص مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔ ان سب گاؤں کو لیجائے" مجمع میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اپنے شاگرد شمسرو اس کو حکم دیا کہ "گاؤں کو گھر

ہانک لیجیئے۔" اُسنے ایسا ہی کیا۔ تمام برہمن غصہ کی آگ سے مشتعل ہو گئے۔ اسوال نامی راجہ کے پروہت نے یاگیہ ولکیہ سے مخاطب ہو کر کہا:۔ "مد کتھوں یاگیہ ولکیہ! کیا تو ہم سب میں سب سے زیادہ ہوشیار ہے" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا "میں سب سے زیادہ عالم کو نمسکار کرتا ہوں مگر میری خواہش گاؤں کے لینے کی تھی"

اس تمہید کے بعد بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں یاجنیہ اور رقیب برہمن علاوہ گارگی کے جو ایک رشی کی عالم فاضل لڑکی تھی۔ یکے بعد دیگرے یاگیہ ولکیہ کے مقابل میں آئے اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ ولکیہ نے اپنے دلائل قاطع و براہین ساطع سے اُن سب کو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بجائے خود ایک ودیا کی کان ہے۔ گارگی نے دو موقعوں پر بہت دیر تک مباحثہ کیا۔ آخرکار ودگدھ شکل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجادلہ عجیب طور پر ختم ہوا۔

یاگیہ ولکیہ نے ایک دقیق مسئلہ اپنے رقیب کے روبرو پیش کر کے کہا "اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا سر شمشیر براں سے علیحدہ کر دیا جائے گا" شکل اس مسئلہ کی گرہ کشائی میں کوشش کرتا ہے مگر ناکامیاب ہونے پر حسب وعدہ اُس کا سر تن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اور جو اُسکو کوئی قیمتی چیز سمجھ کر اُٹھا لیجاتے ہیں۔

یاگیہ ولکیہ نب آپنے باقی مخالفین سے مخاطب ہو کر پوچھتا ہے۔

"صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو پیش کرو۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں" تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں تب یاگیہ ولکیہ حسب ذیل تقریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کرتے ہیں:۔

انسان بطور بلند درخت کے ہیں۔ اُسکے بال پتے ہیں۔ اور اُسکا چمڑا چھلکا ہے۔ اُسکے چمڑے سے خون اُسی طرح بہتا ہے جیسے درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جسطرح کاٹے ہوئے درخت سے پانی بہتا ہے۔ اُسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں اِس (مشابہ دل) درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گودا ایک سے ہیں۔ اُس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت کی جڑ سے نیا درخت اوگتا ہے تو فانی انسان کے جڑ سے کیا اگتا ہے۔ جب موت اُسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ پھلدار بیج سے پھر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بیج زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اسطرح درخت بھی بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے اسی طرح از سر نو (جڑ سے) بعد (مرنے کے) نئے کلے پھوٹتے ہیں لیکن اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا کس جڑ سے فانی انسان پھر از سر نو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب دو گے وہ (صرف ایک مرتبہ کے لئے) پیدا ہولیا تھا: نہیں۔ وہ پیدا ہوتا

(پھر) اور میں پوچھتا ہوں - کیا چیز ہے جو اُسکو اندر نور پیدا کرتی ہے ؟"

برہمن اسطرح سوال کئے جانے پر اور پید اُیش کے پہلے[۵] سبب سے ناواقف ہوکر یاگیہ دلکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں - اس ودیاکھیان کے خاتمہ پر اُپنشد بہت اختصار کے ساتھ اُس علت اولے کے بیان کرنیکی کوشش کرتی ہے اور برہم کا گیان آنند دینے والا بتاتی ہے - برہم توجہ کے یکسو کرنے سے سمجھ میں آتا ہے -

چھٹویں ودیاکھیان میں جنک و یاگیہ ولکیہ کے درمیان دو مکالمے بیان کئے گئے ہیں جن میں رشی اُن اصول کی تشریح کرتا ہے جو پہلے راجہ کو اور رشیوں نے سمجھایا تھا -

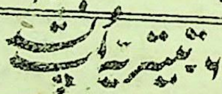
اِن کے پیچھے یاگیہ ولکیہ و میتری کے سوال و جواب کا تذکرہ ہے اور اُن رشیوں کی فہرست دیگئی - جنکو ویدک سدھانت کے گیان کانڈ کی تلقین ہوئی تھی -

۵ - چھاندوگیہ اُپنشد

چھاندوگیہ اپنشد میں آٹھ باب ہیں اور یہہ براہمن بھاگ سے

[۵] علت اولے -

اخذ ہوئے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کانڈ کا ذکر ہے۔
چھاندوگیہ اُپ نشد کا زیادہ حصہ نصیحت آمیز مضامین سے پر
ہے مگر مثل اور اُپ نشدوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔
ایک سنت کمار و نارد کے درمیان ہے۔ دوسرے دو مکالے شویت کیتو
(ارن کے پوتے) اور اُس کے خود باپ کے درمیان واقع ہیں۔
جسکا نام اددالک تھا اور جو ارن کا لڑکا تھا ان کی ترتیب پانچویں
باب میں دیگئی تھی۔ جس میں پرواہن جیوالا کے لڑکے نے شویت کیتو
پر دہرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا ہے۔ اسکے بعد اور بھی
مکالمے واقع ہوتے ہیں۔ چوتھے باب میں جنا سردتی پتر کے پوتے
کے قصے کا مذکور ہے۔ پانچویں باب میں فرضی انسانوں کے درمیان
مباحثے ہوئے ہیں۔ آٹھویں باب میں پرجاپتی اور اندر کے درمیان
روح کے اوصاف و خاصیت کے مضمون پر بحث ہوئی ہے۔
اس سالیہ کے آخری باب میں جو انتخاب اس اُپ نشد سے داخل
کیا گیا ہے اُس کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔



یہ کرشن یجر وید کا اُپ نشد ہے۔ یہ آرنیہ کا ساتواں اور
آٹھواں دیاکھیان ہے۔ "برھم" پر وچار کرتے ہوئے دُون اور

اُس کے فرزند بھرگو کے درمیان سوال و جواب ہوئے ہیں۔
پہلے ورُن نے جو برمھ کی تعریف کی اُس سے بھرگو کو بہرام ہوا
اور پھر رفتہ رفتہ وہ اصلیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جس سے
سب پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں سب رہتے ہیں۔ جسکی طرف سب
مائل ہوتے ہیں۔ وہی برمھ ہے۔ اِس سے بھرگو نے یہہ نتیجہ اخذ
کیا کہ چونکہ سب کی پیدائیش و پرورش غذا سے ہے برمھ غذا
ہوگا۔ پھر اُسنے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے
ہیں۔ اسلئے پران ہی برمھ ہوگا۔ مگر یہ بھی تسلی بخش تحقیقات
نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برمھ یوگ ہے۔ اور اُسنے
سمجھا کہ برمھ سے مُراد بدھی سے ہوگی۔ تب اُسنے غور کیا برمھ
آنند ہے اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہہ ایک عجیب بات ہے
کہ بھرگو ایک بات سُنکر اُسی پر برابر غور کرتے کرتے اُس آخری
نتیجہ تک پہونچا جہاں سارے مادی عالم کے خیالات کا خاتمہ
ہوجاتا ہے۔

۷ سویتاسوتر اُپنشد

یہ اُپنشد بھی کرشن یجروید سے متعلق ہے۔ اُس کا نام سویتاسوتر
اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسی نام کے ایک رِشی نے اپنے آشرم کے

آدمیوں کو اسکی تلقین کی تھی۔ اس اپ نشد کو اکثر لوگ بہت
بڑا پہم نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس میں جابجا یوگ ساںکھیہ ویدانت
وغیرہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں اور ساںکھیہ درشن کے بانی کپل
کا نام آیا ہے۔ مگر اس کی تالیف کے زمانہ کا پتہ لگانا مشکل ہے
تاہم اس میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ یہہ شنکر آچاریہ
سے پہلے کی کتاب ہے۔ اور شنکر نے اسکی بھی تفسیر لکھی ہے۔
ساںکھیہ اور ویدانت کو غلط فہمی سے اکثر لوگ ایک دوسرے کا
مخالف بتلاتے ہیں۔ یہ صرف سچائی تک پہونچنے کے دو زینہ
ہیں۔ اصل میں ان چھ درشنوں میں کوئی کسی کا مخالف نہیں ہے
صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے کہیں تک تحقیقات کی ہے۔ اور
کسی نے کہیں تک۔ اور ویدانت اس زینہ کی آخری سیڑھی
ہے۔

سویتاسوتر نے اس غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش میں فلسفہ
کی ہر دو شاخ کی مطابقت۔ مشابہت اور باہمی مناسبت دکھلا کر
ساںکھیہ کو ویدانت کا ضروری حصہ ثابت کیا ہے۔ اس نے
خلقت کی پیدائیش کو بالکل ساںکھیہ کی تعلیم کے موافق تسلیم کری ہے
اسکی تمام اصطلاحات کو صحیح مانا ہے۔ ساںکھیہ کی پراکرتی کو خلقت
کے پیدا کرنے کا علت اولے مانا ہے۔ برہم جو سب کا آدھار ہے

پرکرتی اُس کے آشرے ہے - یہہ دو قسم کی ہے - ویکت[۱] اور اویکت
اویکت حالت میں وہ دائمی و ابدی ہے - ویکت حالت میں وہ
دائمی نہیں ہے - اُس سے بُدھی - اہنکار وغیرہ پیدا ہوتے
ہیں اور پھر اُسی میں لے ہو جاتے ہیں - جب اُسکی[۴] سامیہ اوستھا
ہوتی ہے - تب پیدائش نہیں ہوتی - پیدائش کی حالت میں برہم
اُسمیں محیط کُل رہتا ہے - پرکرتی کا یہ سب سامان پُرش کے بھوگ
کے لئے ہے - پُرش برہم اور جیو کو کہتے ہیں - مگر برہم اپنے
سوبھاو سے اکرتا[۵] ہے - صرف[۶] ساکشی رہتا ہے - اُسمیں کسی
طرح کا وِکار[۷] نہیں -

یہ اِس اُپنشد کی تمام تعلیم ہے -

۸ - کین یا تلوکار اُپنشد

کین یا تلوکار اُپنشد کی غرض یہہ ہے کہ برہم کی تخفیفات سے
اُسکو دُنیا سے علیحدہ ثابت کرے - اُسکی یہہ کوشش نہیں ہے

---

[۱] پرگٹ پیدا شدہ [۲] جو پرگٹ نہ ہو - غیر پیدا شدہ [۴] جب تین گُن ست - رج - تم - برابر ایک حالت میں ہوں - اُسکو سامیہ اوستھا کہتے ہیں [۵] فاعل نہیں ہے [۶] شاہد - [۷] نقص *

کہ جیو یا مادی عالم سے برمھ کا تعلق ظاہر کرے - اِسکے تعلق کے قائمی کی طرف سے اُسکو کُلّی اطمینان ہے - اور وہ سوتا تر کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے کہ "کس طاقت کی مدد سے من - زندگی - اندریاں اپنے اپنے فرائض کو انجام دیتی ہیں ؟" ملقت کی ہستی کا باعث اُسنے برمھ کو تسلیم کرلیا ہے - برمھ ہستی مطلق ہے - پہلا کارن ہے - کارن کا کارن نہیں ہوتا - وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے - وہ کانوں کا کان من کا من - زندگی کی زندگی - کلام کا کلام - آنکھ کی آنکھ ہے - اُسی سے سب قوت پاتے ہیں - اُسکے گیان سے کمالیت اور نجات کی قابلیت ملتی ہے - اس طریقہ سے یہ اپنشد برمھ کو ثابت کرتا ہے - اِسکے سوا اور کوئی تدبیر اُس تک پہونچنے کی نہیں ہے - کیونکہ نہ تو کوئی اندری نہ من اُس تک جاتا ہے - اگلے رشیوں کے کلام کے موافق وہ منتہا نظر سے دور ہے - عقل اُس کا تصور نہیں کرسکتی کوئی اُس کا گیان نہیں بخش سکتا ہے - کیونکہ برمھ لامحدود و محیط ہے - "جاننے" و "نہ جاننے" کا اصطلاح (دیکت پیدا شدہ) دُنیا سے متعلق ہے - پیدا شدہ دُنیا کارج ہے

ملہ علت

اور اندریاں اُسکو جان سکتی ہیں۔ اویکت (یعنی پرکرتی) تک کا
علم بھی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برھمہ جو دونوں سے باہر ہے
اور جسکی آنتر دونوں ہیں کیسے اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے
جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُسکو سمجھ سکتی ہیں۔

۶۔ مانڈوکیہ

مانڈوکیہ کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔
"آتما کی چار اوستھائیں ہیں۔ جاگرت(۱)۔ سوپن(۲)۔ سوشپتی(۳)
چوتھی(۴) ان تینوں سے مختلف۔

جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم
دُنیا کے تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس (اندریوں) کے
ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں من کو پہلے اوستھا
کے خیالات۔ اور اُن کے اثر وسنسکار کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی
یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ باسنا رہتی ہے
صرف آتمنہ ہی آنند کا گیان ہوتا ہے۔ چوتھی اوستھا میں من
اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اُس کا تعلق

(۱) بیداری۔ (۲) خواب (۳) گہری نیند (۴) تُریہ اوستھا۔

ہنیں ہتا۔

"اوم" سے برمھ کا گیان ہوتا ہے۔ اسپر وچار کرنے سے برمھ کا وچار ہوتا ہے۔ یہ تین حرف ا۔ او۔ م अ उ म् से مکر بنا ہے۔ او صرف اسمی ایک نام ہیں سب نام آجاتے ہیں۔ آ۔ سے اکار۔ وراٹ۔ اگنی۔ او سے ہرنیہ گربھ وایو تیجس۔ اور م سے آدتیہ۔ پراگیہ وغیرہ سب کا اظہار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

۱۰ پرشن اُپنشد[1]

پرسن۔ اتھروویدی اُپنشد ہے۔ شنکر آچاریہ کے بھوجب اسکی تقسیم چھہ فصلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق ومخلوق کے متعلق۔ پیدائش کے زمانہ اور پرماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برمھ کے سنجوگ سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ پہلے جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل وصورت سے معرا ہوئی۔ مادہ۔ نارج۔ وغیرہ سب کے بعد دیگرے ظاہر ہوئے۔ رات دن[2] پکش وہینہ کا بھاگ ہوا۔

[1] اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اُپنشد سوال مع جواب کی شکل میں لکھی گئی ہے۔

[2] دوہفتہ کا پکش ہوتا ہے (۲) تقسیم

جسم کی بناوٹ میں پانچ مہابھوت - کرم اندریہ - من - بدھی پران وغیرہ شامل ہیں - جسم کو کون قائم رکھتا ہے ؟ جواب یہ ہے کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جس وقت پران نہیں رہتا جسم قائم نہیں رہ سکتا - پران کیا ہے ؟ روح یہہ سب میں موجود ہے بغیر اس کے کوئی بھی رہ نہیں سکتا - چاہے وہ آدمی ہو - تو ہو مخلوق ہو - کوئی بھی ہو - مگر روح اور زندگی کے صول میں بہ ادی النظر میں فرق معلوم ہوتا ہے ؟ (جواب) پران روح سے پیدا ہوتا ہے - زندگی پنچ پران میں شامل ہے - جبکی حرکت سے جسم قایم رہتا ہے -

سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا - بلکہ اور بھی اُس کا سلسلہ مطول ہو جاتا ہے - دوسرے اور تیسرے پرسن میں وہی بحث برابر چلی جاتی ہے آخر میں یہہ کہ تمام ہستی (کائینات) کی زندگی ٹھہراتے ہیں اور عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیال ظاہر ہوتا ہے -

چوتھے سوال میں اس اپنشد کے اصول کا جوہر ہے - پہلے روح کے تین اوستھاؤں پر وچار ہے - چونکہ انکا پہلے ذکر آگیا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہوتی

---

۵ عناصر - ۶ عنصر - ۵ حالتیں ۞

اِس کے بعد خلقیت کے مختلف اصول کا ذکر ہے۔ جیسے پنچ مہابہوت (مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش) پانچ گیان اندری۔ پانچ کرم اندری۔ من۔ اہنکار۔ بدھی وغیرہ۔

پھر برہمہ کا وچار شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ کس حیثیت سے کائنات کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کیسطرح اوصاف والا ہے اور کیسطرح مستغنے الصفات ہے۔

پانچویں سوال میں "اوم" کی تشریح ہے۔ اور اگر انسان کو پوری طرح برہمہ کا گیان نہیں ہوگا تو وہ آواگون میں رہیگا۔

امنڈک اُپنشد

اِس اُپ نشد میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہمہ اور وید کے علم کا ذکر ہے۔ دوسرے میں برہم ودیا[۱] کا خاکہ ہے۔ یعنی برہمہ کی صفات۔ دنیا سے اُس کا تعلق۔ اُس کے گیان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے۔ تیسرے میں اسی کی اور وضاحت وتشریح کیگئی ہے۔

ودیا کی دو قسمیں ہیں اپرا ورا۔ پہلے میں چار وید۔ چھہ

---

[۱] ذہانت شخصی [۲] عقل۔ [۳] علم عرفان۔

وید انگ شامل ہیں۔ آخرالذکر کا تعلق صرف برہمہ سے ہے
جو اندریونکی سمجھہ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کُل اور
سبکا خالق ہے۔ یہاں اپرا ودیا ہیں وید کے سہول سے صرف
کرم کانڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر ہی برہمہ ودیا کا
پتا ویدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور وید اُس سے خالی نہیں ہیں
چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اسوجہ سے کائنات اُسکی
تابع ہے۔ اور وہ مکڑی کے جالے کی طرح اُس کو بناتا بگاڑتا
رہتا ہے۔

(۱) اپرا ودیا سے مراد علم شریعت سے ہے۔ اراکین شریعت
کی تعمیل۔ وقت مقررہ پر انکی تکمیل۔ وطرز عمل وغیرہ کا علم اس سے
متعلق ہے۔ اِن کی پابندی سے اُسکو اُتم جنم ملیگا۔ اور نہ کرنے
سے نقصان ہوگا۔

(۲) پرا ودیا کا تعلق صرف برمھ سے ہے۔ برمھ جیتنیہ۔ محیط کُل
لاتغیر۔ بلاسبب۔ مستغنی الصفات کسی محدود شکل میں سمجھہ میں نہ
آنیوالا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا
آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیووں کا جیو ہے۔ اُسی
کا سب میں پرکاش ہے۔ اُس کے گیان سے مکت ہوتا ہے۔

(۳) کس طرح برمھ کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر شئے کا پرکاش

برہمہ سے ہوتا ہے۔ برہمہ کسی سے کیسے پرکاشت ہو سکتا ہے؟
جواب یہ ہے۔ برہمہ پرکاش وان ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے اندر و تمام
کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہمہ کے گیان کا خاص ذریعہ
"اوم" کا بچار ہے۔ جو برہمہ سے الگ نہیں ہے۔
وید کے پڑھنے اور سمجھنے سے یہ گیان نہیں حاصل ہوتا۔ یہہ گیان
ویدانت کے وچار۔ ویراگ اور یوگ کے شغل سے ہوتا ہے۔
یہہ۔ اس گیان کا نتیجہ نجات کا مل ہے۔ اُسوقت جیو دُنیا سے لاتعلق
ہو کر برہمہ میں لے ہوتا ہے جس طرح دریا بہتے ہوئے سمندر میں
مل جاتے ہیں۔
خاص چیز جو ہمارے معمولی تمیز و عقل کو برہمہ کی طرف مائل
کرتی ہے۔ ان اُپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا ناشمان
ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کاریہ کارن کے
مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار خارجی کائنات
پر غور کیا جائے تو یہہ غور بتدریج برہمہ کے علم تک پہونچا دیتا
ہے۔ دُنیا پانچ تتوں سے بنی ہے جن میں برابر تبدیلی ہوتی
رہتی ہے۔ اور غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی میں تحلیل ہو جاتی
ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا ہے ہوا آکاش
میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش گو نظر میں نہیں آتا۔ مگر اپنے کارن

شبد (آواز) میں غایب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنچ تن ماترا یعنے سوکشم ولطیف عنصر کی ہے۔ یہہ من میں اور من آہنکار میں اہنکار بدھی میں اور بدھی پرکرتی میں سے ہوتی ہے۔ پرکرتی برہم میں سے ہوتی ہے۔ یہہ حالت پرلے میں ہوتی ہے۔ جب سرشٹی ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بتدریج پرکرتی سے بدھی۔ بدھی سے اہنکار اہنکار سے من من سے گیان اندری وکرم اندری و پنچ تن ماترا و پنچ تن ماترا سے پنچ مہابھوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں۔ برہم ان سب سے علیحدہ اور ان سب سے بہت قریب رہکر ایک حالت میں قایم رہتا ہے۔ اس کا علم شانتی دینے والا ہے۔ اور اس عارضی عالم کے مصائب سے نجات کامل بخشتا ہے۔

۱۴۔ کوشتکی اپنشد

اس اپنشد کا تعلق رگوید سے ہے۔ اس میں چار باب ہیں پہلا ایک قصہ سے شروع ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں چتر گنگیا کے فرزند نے

---

۱ حواس عشرہ ۲ لطیف عنصر۔ یعنی شبد۔ سپرش روپ رس۔ گندھ۔ ۳ کثیف عنصر۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا آکاش ۔۔

یگیہ کا ارادہ کیا۔ اور ارونی کو یگیہ کا رتشی تجویز کیا۔ مگر اُسکے عوض اُس کے فرزند سویت کیتو کو بُلا بھیجا۔ چترنے اُس سے پوچھا کہ دُنیا میں کون گُپت سمتھان ہے۔ مگر وہ جواب نہ دیسکا سویت کیتو اپنے باپ گوتم کے پاس واپس آیا۔ اور یہہ سوال اُسکو سُنایا۔ تب باپ اور بیٹے دونوں چتر کے پاس گئے۔ اور چتر نے خوش ہوکر اُن کو استعارات وتشبیہات میں برہم کا علم اُپدیش دیا۔

دوسرے باب میں پران کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں دیوداس کے بیٹر پرتردن کے اِندر کے محل میں جانیکا ذکر ہے۔ اندر نے اُس سے کہا بر مانگ پرتردن نے کہا کہ آپہی بر تجویز کیجئے اندر نے تب برہم گیان کو سب سے اعلیٰ و افضل ٹھہرایا اور آتما کا لکشن بیان کیا۔ وہ یہہ پران پرگیا ہے۔ یہ آنند ہے۔ یہ لافانی ہے یہ نہ نیکی سے بڑھتا ہے نہ بدی سے گھٹتا ہے۔ حقیقتاً جسکو وہ اِن دُنیاؤں سے اوٹھانا چاہتا ہے۔ اُن کو نیکی کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ کائنات کا محافظ۔ کائنات کا خداوند۔ کائنات کا بادشاہ ہے۔ یہ آتما ہے۔

چوتھے باب میں بھی اِسی قسم کا بیان ہے۔

باب پنجم

اُپنشد سار

(اُپنشدوں کا عطر)

۱- ایتریہ اُپنشد

سب ہی پرگیا سے ہیں۔ پرتھوی۔ وایو۔ جل۔ آکاش۔ اور اگنی اُن کے بیج انڈج۔ جارج۔ سویدج۔ اودبھج۔ گھوڑا۔ گائے۔ پُرش ہاتھی۔ جتنے پران دھاری ہیں۔ کیا چلنے والے کیا اوڑنے والے کیا ستھاور۔ سب پرگیا ہی سے ہوئے ہیں۔ پرگیان میں پرتشٹھت ہیں پرگیان سے سنسار ہوا۔ پرگیان ہی پرتشٹھا ہے۔ پرگیان ہی برہم ہے۔۱

۲- ایشا واسیہ

سب بھوتوں کو کیول آتما میں دیکھتا ہے۔ اور آتما کو سب

ہوتوں ہیں۔ وہ کسی سے گھن نہیں کرتا۔

جب منشیہ جانتا ہے کہ سارے بھوت آتما ہی ہیں اور آتما ہی میں ہیں تو موہ اور شوک کون ہیں۔ (یعنے نہیں رہتے۔)

۳۔ کٹھ

جاننے والا نہ جنمتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ نہ وہ کسی سے ہوا۔ نہ اس سے کوئی ہوا۔ وہ اج ہے۔ نت ہے۔ شاشوت ہے۔ پوران ہے۔ شریر کے مارے۔ جانے سے مارا نہیں جاتا۔ (۱)

جو مارنیوالا سوچے کہ میں مارتا ہوں۔ جو مرنیوالا سوچے کہ میں مرتا ہوں۔ تو دونوں نہیں جانتے۔ نہ وہ مارتا ہے۔ نہ وہ مارا جاتا ہے۔ (۱)

جس نے اشبد۔ اسپرش۔ اروپ۔ اویہ۔ ارس۔ نت

---

[۱] نفرت [۲] آدمی [۳] بھرم [۴] افسوس [۵] پیدا نہیں ہوتا۔
[۶] ابدی [۷] صورت والا نہیں ہے [۸] قدیم۔ [۹] ہوا دار نہیں۔
[۱۰] مس نہیں ہو سکتا [۱۱] صورت والا نہیں ہے [۱۲] عضو والا نہیں ہے۔
[۱۳] جس کا ذائقہ نہیں [۱۴] جسکی بو نہیں +

اگندھ۔ انادی۔ اننت۔ دھرو۔ بدھی سے پرے (برھم) کو جانا وہ مرتیو کے مکھ سے چھوٹ گیا۔ (۳۳)

جو سورج ہو کے آکاش میں رہتا ہے۔ ہوا ہو کے انتریکش میں رہتا ہے۔ ہوتا ہو کے پرتھوی میں رہتا ہے۔ سوم ہو کے گھڑے میں رہتا ہے۔ وہ منشیہ میں رہتا ہے۔ وہ دیوتا میں رہتا ہے وہ ستیہ میں رہتا ہے۔ وہ اکاش میں رہتا ہے وہ پانی میں جنمتا ہے۔ پرتھوی میں جنمتا ہے۔ وہ یگیہ میں جنمتا ہے۔ وہ پہاڑ پر جنمتا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ بڑا ہے۔ (۵)

۴۔ ورہد آرنیک

پہلے برہم تھا وہ آتما ہی کو جانتا بھیا۔ ۱

جو پرتھوی میں رہ کر پرتھوی سے انتر جسکو پرتھوی نہیں جانتی جو پرتھوی کے بھیتر رہ کے نیم کرتا ہے۔ سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو جل میں رہ کر جل سے انتر جسکو جل نہیں جانتا جس کا

۱؎ جسکی پیدائش نہیں ۲؎ ابدی ۳؎ جسکی انتہا نہیں ۴؎ قایم بالذات ۵؎ جو عقل کے ادراک سے باہر ہے۔ ۶؎ موت ۷؎ حق ۸؎ سوم لتا ۹؎ حق ۱۰؎ علیحدہ ۱۱؎ پیدائش ۱۲؎ بیچ بھیتر محیط۔ آب حیات

جل شریر۔ جو جل کے بھیتر ہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتریامی ہے امرت ہے۔ جو اگنی میں رہکر اگنی سے انتر جسکو اگنی نہیں جانتی جس کا اگنی شریر۔ جو اگنی کے بھیتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو انترکش میں رہ کر انترکش سے انتر جسکو انترکش نہیں جانتا۔ جس کا انترکش شریر۔ جو انترکش کے بھیتر یم کرتا ہے سو آتما انتریامی امرت ہے۔ جو وایو میں رہ کر وایو سے انتر جسکو وایو نہیں جانتا۔ جس کا وایو شریر۔ جو وایو کے بھیتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتریامی امرت ہے[۱]۔

جو وگیان میں رہ کر وگیان سے انتر جسکو وگیان نہیں جانتا جس کا وگیان شریر ہے سو آتما انتریامی امرت ہے۔۔۔۔۔۔

اودِشٹ[۲] ہے۔ درشٹا[۳] ہے۔ اشرت[۴] ہے۔ شروتا[۵] ہے۔ مت[۶] ہے

---

[۱] اسی طرح دیو۔ آدتیہ۔ دِشا۔ چندر تارے۔ آکاش۔ تم تیج سمپورن بھوت۔ پران۔ وانی۔ نیتر۔ کان۔ توچا۔ وگیان تیتس سے مقابلہ کرتے ہوئے علیحدہ ثابت کیا ہے اعادہ کرنا مصلحت نہیں سمجھا جاتا۔

[۲] جو نظر نہ آوے (۳) دیکھنے والا (۴) جو سُنا نہ جاسکے۔ (۵) سُننے والا۔ [۶] جو عقل سے جانا جائے۔

متا ہے ۔ اوگیات ہے۔ وگیا تا ہے۔ اس سے اینہ کوئی دیشٹا اس سے اینہ کوئی اینہ کوئی بشروتا نہیں۔ اس سے، تینہ کوئی منتا نہیں۔ اس سے اینہ کوئی وگیاتا نہیں ہے۔ سو یہی آتما۔ انتریامی امرت ہے۔ اسکے سوا نزناشی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

جب اس کے ہردے سے سب کام چھٹ جاتے ہیں۔ یہ منشیہ یہاں ہی امرت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳

۵۔ چھاندوگیہ اپنشد

یہ سب نشچے برہم ہے ہے۔ کیونکہ اس سے پیدا ہوا اس میں لے ہو تا ہے۔ اسی سے استھت ہے۔ شانت ہو کے ایسی اپاسنا کرے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱

جب منشیہ مرتا ہے۔ اس کا واک من میں لے ہوتا ہے۔ من پران میں پران تیج میں تیج پر دیوتا میں وہ یہی آتما ہے سو آتما سے سب وہ ستیہ وہ آتما ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ؔ عقل سے جاننے والا ؔ جسکو کوئی نہ جانے ؔ سبکا جاننے والا ؔ علیحدہ ؔ زوال پذیر ؔ دل ؔ خواہش ؔ بالیقین ؔ قائم۔ ؔ عبادت ؔ بولی۔ ؔ آگ۔

وہ جس میں کوئی نہیں دیکھہ سکتا جسکو کوئی نہیں جان سکتا - وہ بھوماؔ ہے - وہ جس میں دوسرا دیکھہ سکتا ہے - جسکو دوسرا اُس سکتا ہے - جسکو دوسرا جان سکتا ہے - وہ الپؔ ہے - نشچے بھوما امرت ہے - جو الپ ہے - وہ مرتیہؔ ہے - بھوما کہاں رہتا ہے -

ہے بھگون ! (نارد نے پوچھا) وہ اپنی مہماؔ میں رہتا ہے - وا یہہ پوچھو وہ مہما کہاں سے ہے - سنت کمار نے کہا وہ اپنی مہما میں نہیں رہتا - - - - - - - - ۳

نشچے آتما اوپر سے آتما نیچے سے - آتما پیچھے سے آتما آگے سے آتما دکشن سے آتما اُتر سے آتما ہی یہ سب ہے - - - - ۴

وہ کہتا ہی اسکی جرا سے وہ جیرنؔ نہیں ہوتا - اُسکے بدہ کرنے سے وہ بدہ نہیں ہوتا - وہ برہمہ پور ستیہ ہے - - - - - ۵

ہے سومیہ - آگے ست ہی تھا - ایک ہی ادویتہؔ تھا - اُسی کو کوئی کہتے ہیں - آگے است ہی تھا - ایک ہی ادویتہ - اُسی است سے ست نکلا -

۱۱ اُس نے کہا پر ہے سومیہ ! نشچے ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ است سے ست نکلے - یہ آگے ستیہ ہی تھا ایک ہی ادویتہ - ۵ -

---

۱ برہمہ - ۲ محدود - ۳ فانی - ۴ عظمت - ۵ ضعیفی ۶ ضعف ۷ قتل ۸ بے نظیر - لاثانی

نِشچے آکاش نام ہے۔ نام روپ سے پرے سو پرمھ وہ امرت ہے وہ آتما ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶

۶۔ تیتریہ اپنشد

جب پانچوں گیان اندریہ من کے ساتھ رہیں اور بدھی کچھ چیشٹا نہ کرے اُسی کو پرم گتی کہتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱

چت ہی سنسار ہے۔ یتن کر کے اُسے شُدھ ہو۔ جو چنتن کرتا ہے۔ اُسی میں تن مے ہو جاتا ہے۔ یہی سناتن گوپیہ ہے چت ہی کے پرساد سے شُبھ۔ اشُبھ کرموں کو ناش کرتا ہے پرسن آتما۔ آتما میں استھر ہو کے اکشے سکھ کو پراپت ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲)

من دو پرکار کا ہے۔ شُدھ اور اشُدھ۔ اور وکلپ سے جب رہت من کو نشچل کر کے جب اُمنی بھاو ہوتا ہے۔ تب اُس پرم پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ جب تک ہردے میں کشے نہ ہو جائے۔ تب تک من کا نرودھ کرنا چاہئے۔ یہ ہی گیان ہے یہی موکش ہے۔ شیش کیول گرنتھ وستار ہے۔ ۔ ۔ ۳

۱ دریا پار ۲ آزاد۔ ۳ چنچل۔ ۴ من کی خرابی سے پاک ہو۔ ۵ حصول ۶ دل ۷ فنا۔ (۱) (۲) (۳) باقی۔ (۱،۲،۳) کتابوں کی طوالت ۵ میل

چت کو جس کال سمادھی سے دھو کیا ہے اور آتما میں لوِلیشت ہو گیا ہے جو سکھ ہوتا ہے بانی اُس کا برنن نہیں کرسکتی وہ آپ ہی انت کرن سے گرہن کیا جاتا ہے۔ جیسے پانی میں پانی۔ اگنی میں اگنی۔ اکاش میں آکاش نہ دیکھ سکے۔ ایسے ہی جس کا منؔ انترگت ہے۔ وہ چھوٹتا ہے۔ منشیوں کا من ہی بندھ وموکش کا کارن ہے۔ وشے کے سنگ بندھ اور نرِ وشے موکش سُنا ہے ۔۔ ۔ ۔۔ ۴

۷ ۔ سویتاسوتر

وہاں (برہم میں) سورج پرکاش نہیں کرتا نہ چاند اور تارے نہ بجلی۔ اگنی کی تو کیا بات ہے۔ اُسی (برہم) کے پرکاشمان ہونے سے سب پرکاشمان ہوتے ہیں۔ اُسی کا پرکاش سب کو پرکاشمان کرسکتا ہے۔ ۔۔ ۔ ۔۔ ۔۔ ۱

۸ ۔ کین اُپنشد

(برہم وہ ہے جو) کان کا کان ہے۔ من کا من ہے واچا کا

ؔ انترکی۔ ؔ کلام ؎

واچا ہے - پران کا پران ہے - آنکھ کی آنکھ ہے - ۱

نہ وہاں (برمھ میں) آنکھ جاتی ہے - نہ واک جاتا ہے نہ من - ہم (اپنے اسکو) نہیں جانتے نہ (یہہ) جانتے ہیں کہ کس طرح اُسے بتلادیں جو کچھ کہ جانا ہوا ہے اُس سے دوسرا ہے وہ اُس سے بھی جو کچھ کہ نہیں جانا ہوا ہے پرے ہے - ایسے ہی پہلوں سے جنھوں نے اُسے ہمکو سمجھایا سُنا ہے ۲

جو واک سے پرگٹ نہیں ہوتا اور جس سے واک پرگٹ ہوتا ہے اُسی کو تو برمھ جان نہ یہہ جو اوپاسنا کیا جاتا ہے - جو من سے من نہیں کرتا - اور جسے کہتے ہیں کہ من من کرتا ہے - اُسی کو تو برمھ جان نہ یہہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو کانوں سے نہیں سُنتا - اور جس سے یہ کان سنا جاتا ہے اُسی کو تو برمھ جان - نہ یہہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو پران سے پران نہیں لیتا - اور جس سے پران پران لیتے ہیں اُسی کو تو برمھ جان نہ یہہ جو اوپاسنا کیا جاتا ہے ۳

۹ - مانڈوکیہ

(۱) کلام - (۲) الگ - (۳) سلف -

شانت ہے - کلیان روپ ہے - ادویتہ ہے - اُسی کو چتورتھ مانتے ہیں - وہی آتما ہے - وہی وگیہ ہے ...

۱۰ - پرشن

یہی وگیان آتما پُرش دیکھنے والا ہے - چھونے والا ہے - سُننے والا ہے - سونگھنے والا ہے - رس لینے والا ہے - منن کرنیوالا ہے - جاننے والا ہے سومیہ! اکشر (برہم) کو جو وگیان آتما ہے - اور جس میں سب دیوتا (اندریہ) پران اور بھوت (عناصر) پرتشٹت ہیں - وہ سرد گیہ ہے وہ سب میں پرویش کرتا ہے ۴

۱۱ - مُنڈک

ادویتہ ہے - امورتی ہے - وہی باہر ہے - وہی بھیتر ہے - اج ہے - اپران ہے - امن ہے - شُبھر ہے - پر اکشر سے بھی پرے ہے -

لہ لاثانی ۲ چوتھا ۳ علیم (۴) لازوال ۵ قایم ۶ محیط کُل ۷ رہا ہوا - ۸ بجلال ۹ جسکی شکل نہ ہو ۱۰ جو پیدا نہ ہو ۱۱ جو پران والا نہ ہو - ۱۲ سندر -

یہہ امرت برمھ آگے ہے۔ برمھ پیچھے ہے۔ برمھ دہنے بائیں ہے۔ نیچے اور اوپر ہے۔ یہہ برشٹھ برمھ ہی ہوا وشو میں ہے۔

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

اوم شانتیھ۔ شانتیھ شانتیھ

...چھاپیں

...ر سے نقد قیمت یا ویلیو پے ایبل کے ذریعہ سے

...ہ فرمائیے +

...رم ہے - اردو قیمت ۱۰ر فی جلد

...ے اردو - - - .. ۲ر

...رم ہے - اردو .. - .. ۸ر

...شرادنگ زیب کی شادی اردو ۳ر

...تہذیب اردو - - - - - ۶ر

مہاراجہ چندرگپت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ۱ر

حیرت انگیز واقعات اردو ۱ر

سندھیا منظوم - ۱ر

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے

حصہ اول - اردو ۴ر

حصہ دوم - جسوتنی کی شادی اردو ۱۰ر

...سوم - چتور کا محاصرہ اردو ۱ر

حصہ چہارم - اردو زیر طبع ہے

ثبوت تثلیث وید اردو ۴ر

سوگ میں سبجک کمیٹی اردو

ستیہ دھرم پرچارک پر پہلا اپیل

اپدیش منجری اردو

ویدانت دھوانت نوارن اردو

وغیرہ

یوگ فلاسفی ا...

سانکھیہ کاریکا ار...

اپنشد

آریہ درشن دوسری فلاسفی اردو

اتھرا ... کت

ستیو دھرم اردو

نقصہ ہنود و اسلام میں لڑائی

مسدس قابل غور اردو

دھرم پرچاران اردو ... دیا ...

انند بھون چالیسی ہندی

دلیش ونود دھرم زیر طبع ... کو

تصدیق صداقت دھرم آریہ

المشتہر لیکھرام ...



